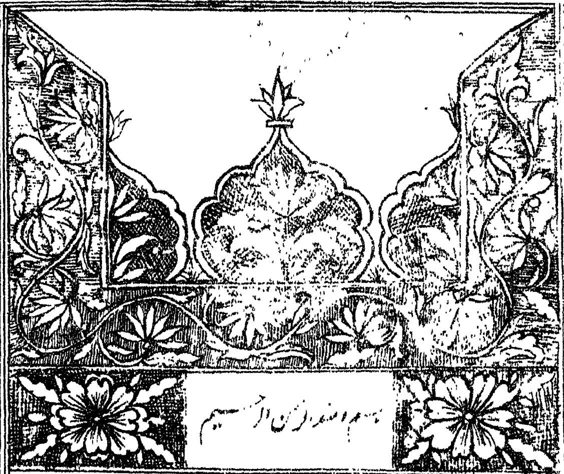
الكاظمين الغيظ والعافين عن الناس

رضاء الزہرا عن اول الخلفا

مطبع مطلع العلوم مرادآباد میں باہتمام منشی محمد علی چھپی



الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی وعلی من اتبع الہدی اما بعد مخفی نہین کہ اس زمانہ مین بسبب
کثرت دوران مطابع یعنی چھاپہ خانونکی علما و فضلا کے [illegible] اکثر عامی و جاہل بہی بشکل علما کے کتب و رسائل مہمل
انکا [illegible] مثل امین القول ورد التصنیف رسالے بذریعہ طبع نام آوری و شہرت اپنی چاہنے لگے ہین چنانچہ مباحثہ
[illegible] مولانا و مقتدانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے کتاب مستطاب تحفہ
اثنا عشریہ [illegible] لئن اجتمعت الانس والجن من رافضۃ علی ان یاتوا بمثل ذلک الکتاب لا یاتون بمثلہ ولو کان
بعضہم لبعض ظہیرا کے عبارات بیان ہوا ہوا ہی تحریر و ترقیم فرمائی تہی تو علاوہ اہل علم کے اکثر جہلاء نا اہل علم
بہی مدعی علم بکر بزعم خود جواب اوسکے تصنیف کئے اور مین بعد بذریعہ طبع اپنا نام روشن کیا مگر بفضلہ تعالی سوائے
خفت و خسران و مضحکہ صبیان ہسکے اونکو کچھہ نتیجہ اوسی کا حاصل نہین ہوا سو اسوقت تین چار رسائل صاحب قول
[illegible] کے نام تمام عالم کے علماء شیعہ کی خدمت مین ارسال کئے تو ہر چند کہ آجتک کسیکا جواب نہین
و دعوی علم تشیع نے لکہکر نہین بہیجا لیکن ایک شخص عامی نا اہل علم نے یہ رسالہ مسمی بعدۃ البیضا فی اثبات
[illegible] معاوضۃ معاندین یعنی چہاپتی لکہکر [illegible] جواب قول [illegible] کا
[illegible] تحفہ [illegible] کے بذریعہ طبع اپنی نام آوری چاہی ہے [illegible] امین القول [illegible]

بدنیر تبہ تھا کہ تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ہدا لہذا اس کمترین نے بھی جو نام اوسکا آل محمد ولد سید
بہادر حسین مرحوم و مغفور ہے چاہا کہ تا کرو زور اور بطلان اوسکا لکھکر اوسکو اور اوسکے معاصرین کو متنبہ کروں اور
سموات وارض کو باذن اللہ زوال سے الی حین بچاؤں کہ ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا فاسمع القول
واتبع احسنہ لتکونوا من الذین ہداہم اللہ واولئک ہم اولوا الالباب وسمیتہا برضاء الزہراء عن اول الخلفاء ربنا تقبل منا
انک انت السمیع العلیم **قال** الحمد للہ الذی فضل فاطمۃ الزہراء علی سائر النساء وجعلہا ابنۃ سید الانبیاء والصلوۃ علی
محمد بورث بتول العذراء واشرف الاولیاء ووصیہ علی المرتضی امیر الاتقیاء وصاحب اللواء وآلہ الاتقیاء النجباء
الی یوم الجزاء **اما بعد** میں احقر طلبہ خاکسار رفد و بیمقدار خاکپائے آل اطہار رسول مختار احقر الحجاج والزوار
آل محمد ابن خیر الزائرین حاجی سید اصغر حسین متوطن بلدہ طیبہ امروہہ خدمت میں طالبان حق کی ایک
تقریر دلپذیر فدک اور دیگر متروکات جناب سرور کائنات کے بارہ میں عرض کرتا ہوں اگرچہ میں تو
اس لائق نہیں کہ کوئی کلام میرا قابل قبول کرنے کی ہو مگر اخلاق سے صاحبان انصاف کے امیدوار
ہوں کہ جملہ انصاف پسند لوگ اول رتبہ جناب فاطمہ زہرا نور چشم اور پارہ جگر جناب رسول خدا کو
بغور و تامل سمجھیں بعد ازاں رضائے خاطر حضرت زہرا تصور کر کے میری تقریر کیطرف برجوع قلب
خیال فرماویں اور حدیث انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال کیطرف غور کر کے نتیجہ تقریر خوب فکر کے ساتھ
نکالیں اول تو میں خلاصہ تقریر عرض کرتا ہوں بعد ازاں جو جواب اہل سنت بیان کرتے ہیں اونکی ردکی
طرف رجوع کرونگا اور خواہ مخواہ کوئی لفظ ناگوار خاطر مخالف مذہب والوں کی اپنی طرف سے اس تقریر
میں نہ لاؤنگا تاکہ سب لوگ کیا مخالف کیا موافق بخوشی دل پڑھیں اور ... امید ہے کہ مخالف لوگ
بھی اسکو پسند کرینگے اور اس رسالہ کو میں نے مسمی کیا ہے ساتھ **درۃ البیضاء فی اثبات حق
الزہراء** وباللہ التوفیق وبہ نستعین **قولہ** ایک تقریر دلپذیر آیا **اقول** سبحان اللہ برعکس نہند نام زنگی کافور جس
تقریر سے ایمان لرزتا ہے اور نوبت تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ہدا کی پہونچی ہے اوسکو
دلپذیر کہتے ہو اور جس رسالہ قول فیصل کے رد پر کمر باندھی ہے اوسی سے یہ لفظ چرا لئے ہو خیر اب صاحب
قول فیصل نے بھی اپنی تقریر کو دلپذیر فرمایا ہے اور تمنے بھی کہا تو ہمیں تحیر ہو کر حق تعالی کی جانب رجوع ہوا کہ یا رب
دو تقریریں متضادین کیسے دلپذیر ہو سکتی ہیں تو وہاں سے وجہ تطبیق یوں الہام القا ہوئی کہ وہ دو قسم کی ہوتے
ہیں ایک راسخون فی العلم کی اور دوسری الذین فی قلوبہم زیغ کی فالاول للاول والثانی للثانی یعنی تقریر صاحب

صاحب قول فصل کی ولیدیہ استحوان فی العلم کی تالیف ہے صاحب دُرۃ البیضا کی ولیدیہ الذین فی قلوبہم زیغ
کی تب وہ تحریر شروع ہو لیا فاکتفیتہ الذی ہذا [illegible] ادراک ما انہت فی الولاۃ ان ہذا ما عند **قولہ عرض کرتا ہوں**
اقول یہ عرض کرنا بیجا تھی آپکا مصنف [illegible] و رسالہ صوت الرحمن وتشیید المطاعن وغیرہ دیکھ لینے کی بہ دیر
آپ اونکی میں کیا اس عرض غرض کے واسطے کافی نہوتی تہیں جو آپنے آج جہان یہ تکلیف گوارا کی **قال تقریر**
دلپذیر پر واضح رہے شریف طالبان حق پر فدک ایک شہر ہی اور درمیان اوسکے اور مدینہ منورہ کے تین روز کی
راہ ہے چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مذکور ہے فدک وہی بفتح الفاء والدال المہملۃ بلد بینہا
وبین المدینۃ ثلاث مراحل وکانت لرسول اللہ خاصۃ یعنی فدک ایک شہر ہی اور درمیان اوسکے اور مدینہ منورہ کے
تین روز کی مسافت ہے اور وہ خاص حضرت رسول خدا کا تہا اور حدود اربعہ اوسکی درۃ البیضا شرح خطبہ فاطمہ زہرا
میں بحوالہ بحار اسطرح مرقوم ہیں **حد اول** کوہ احد **حد ثانی** عریش مصر **حد ثالث** سیف البحر
حد رابع دومۃ الجندل یعنی جوف اصل عبارت یہ ہے وقد حدہا علی حد منہا جبل احد وحد منہا عریش
مصر وحد منہا سیف البحر وحد منہا دومۃ الجندل یعنی الجوف انتہی اور روایۃ ابن اسباط میں بہی ایسا ہی
آیا ہے اور آمدنی اوس کی سالانہ چوبیس ہزار دینار کی تہی چنانچہ سنن ابو داود میں مذکور ہے ولی عمر بن
عبد العزیز الخلافۃ وغلتہا ای غلۃ فدک اربعون الف دینار الخ اور حسب تحریر مولانا مجلسی علیہ الرحمہ سالانہ آمدنی
اوسکی تین ہزار اور چہ سو تومان کی تہی کہ بحساب ہندوستان علی ما فی تشیید المطاعن ایک لاکھ اور بیس ہزار
[illegible] الناس میں فدک اک باغ مشہور ہو گیا ہے ہر چند اوسمیں باغ بہی تہے اور چند
چشمہ ہای آب [illegible] تہے اور مقدار اوسکی تعداد ایک بڑے پرگنہ کی تہی جب کہ سب لوگون
کو مقدار اور ماہیت فدک کی معلوم ہو گئی تو اب میں یہ عرض کرتا ہوں کہ حضرت فاطمہ زہرا بذریعہ ہبہ اسکی حقدار
تہیں اور ہبہ چند دلائل عمدہ سے ثابت ہے **قولہ** میں یہ عرض کرتا ہون کہ جناب فاطمہ زہرا بذریعہ ہبہ اوسکی
حقدار نہیں **اقول** نہ روایات وقوع عقد ہبہ فدک جناب رسول اللہ سے برای حضرت فاطمہ زہرا بلا معارض
شیعہ [illegible] کے نزدیک ثابت ہیں اور نہ روایات دعوی کرنے حضرت فاطمہ کے بعنوان ہبہ بلا معارض ثابت بلکہ
فریقین کے نزدیک جیسے کہ ہبہ اور دعوی ہبہ کی روایات پائی جاتی ہیں ویسے ہی معارض اوسکی عدم وقوع ہبہ
اور دعوی ہبہ کی [illegible] موجود ہین چنانچہ رسالہ قول فصل میں اوسکے مصنف نے عینی شارح بخاری سے ابن
تیمین کا قول [illegible] نقل کیا ہے کہ [illegible] لا یثبت بہ روایۃ وانما ہو امر محتمل لا یثبت اور اوسکے بعد

بعد مشکوۃ شریف سے بھی روایت ابا و انکار آنحضرتؐ کی ہبہ سے یا وصف درخواست جناب فاطمہ کی مذکور
ہے اور کتب شیعہ سے روایت ابو البختری کے کہ جسمین خود جناب فاطمہ زہرا اظہار فرماتی ہین کہ لم یعہد الی النبی
بحوالہ اللمعۃ البیضا ذکر کردی ہی اور چند دلائل عقلیہ بھی کہ جس سے بالیقین متیقن ہوتا ہے کہ قصہ شان نزول آیہ وآت ذا القربی
حقہ کہ جسکو باعث اول عقد ہبہ گردانتے ہین ہرگز صحیح و حق نہین تو اب خلاصہ یہ ٹھہرا کہ جناب و جدال و قیل و قال
مابین شیعہ و سنی در مقدمہ فدک جو ہو رہا ہی تو ہر یک فریق مختار اپنا فریق ثانی کی روایات سے ثابت کرتا ہے
مگر بعد اسکے نتیجہ جو دیکھا جاتا ہے تو بموجب منطوق روایت کلینی کہ جسمین فکتب لہا ترک التعرض فخرجت والکتاب
معہا الخ وارد ہے اعتراض رد دعوی و رد شہادت جناب سیدہ اور اونکے زوج اور ابنا معصومین کا حضرت خلیفہ اول
صدیق اکبر پر ہرگز وارد نہین رہتا اور بموجب روایت ابن میثم شارح نہج البلاغۃ کی کہ جسمین فرضیت بذلک و اخذت
العہد علیہ الخ وارد ہے خلفاء اربع سے کسی ایک پر بھی وارد نہین رہتا اور بعد ثبوت رضامندی کے ناراض ہونے
کی روایات کے طرف التفات کرنا موجب تنقیص و توہین شان جناب فاطمہ کا ہے علی ما سنبینہ ان شاء اللہ تعالی
لہذا ہمارا ایمان تو اوسکو قبول نہین کرتا لیکن تمہارا ایمان اوسکو اگر پسند رکھتا ہی تو بئس ما یامرکم بہ ایمانکم ان کنتم مومنین

قال اول اہل سنت کی کتابون مین یہ امر جا بجا مسطور ہی از انجملہ در منثور مین سیوطی کی ہی اخرج البزار و ابو یعلی و ابن
ابی حاتم و ابن مردویہ عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت ہذہ الایۃ وآت ذا القربی حقہ دعا رسول اللہ فاطمۃ فاعطاہا
فدک انتہی یعنے جسوقت آیہ کریمہ وآت ذا القربی حقہ نازل ہوئی جناب رسول خدا نے اپنی پارہ جگر فاطمہ زہرا کو بلایا
اور فدک اونکو عطا کر دیا اور معارج النبوۃ مین یہ مذکور ہی کہ پیغمبر فاطمہ را بخواند و برا سے وی حجت نوشت و آن قبضہ
بود کہ بعد از وفات رسول پیش ابوبکر صدیق آورد انتہی اور حبیب السیر کی جلد اول مین درمیان جزو سوم صفحہ نوے
سطر پچیس مطبوعہ بمبئی مین مسطور ہی و در کتب فریقین بطرق متعددہ سمت ورود یافتہ کہ چون آیہ کریمہ وآت ذی القربی
حقہ نازل شد خواجہ کائنات علیہ افضل الصلوۃ مزرعہ فدک را بفاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا مسلم داشت و امیر المومنین
ابوبکر رضی اللہ عنہ در اوایل ایام خلافت خود آن مزرعہ را با سائر متروکات سید موجودات داخل بیت المال
کرد بفاطمہ بازنگذاشت و چون علی کرم اللہ وجہہ و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا درین قضیہ با نجناب [illegible]
گفت کہ من از رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شنیدہ ام کہ فرمود کہ نحن معاشر الانبیاء لا نورث انتہی اس عبارت سے
حبیب السیر کی یہ امر ثابت ہی کہ مطالبہ فدک مین حضرت امیر بھی شریک فاطمہ زہرا کے تھے اور اون ہی
نے حضرت زہرا کو اجازت دعوی فدک کی دی تھی و دوسرے حضرت امیر [illegible]

زہو ... حضرت زہرا کو اجازت دیتا اور ... ثابت نکرتا کہ ای فاطمہ تم جھوٹا دعوی خلیفہ رسول پر کرو
تیسرے حضرت زہرا کا دعوی ہبہ کرنا ہم نے تسلیم کیا ... اگر ان جھوٹے دعوے کا حضرت زہرا نہیں کر سکتی کہ
... رسول خدا نے معاذ اللہ جھوٹا دعوی کیا تھا اور دعوی کرنا حضرت زہرا کا درباب ہبہ
فدک ... کتب ... اہل سنت میں ہے ... عبارت جواہر العقدین کی یہ ہے قلت لزید بن
علی ... ان ابابکر انتزع من فاطمة رضی فدک فقال ان ابابکر کان رجلا
رحیما و کان یکرہ ان یغیر شیئا ترکه رسول الله فاتته فاطمة فقالت ان رسول الله اعطانی فدک فقرہ آخر کا
ترجمہ ... یہ ہے کہ حضرت فاطمہ ابی بکر ... اور فرمایا کہ رسول خدا نے مجکو فدک
عطا کر دیا ... **چوتھے** حضرت امیر ... ام ایمن حسنین علیہما السلام ... درباب ہبہ فدک گواہی دیا
چنانچہ شرح مواقف اور دیگر کتب اہل سنت میں مذکور ہے عبارت ... کی کہ جو عمدہ کتاب اہل
سنت ... بعبارت ... دستیاب ہوئی ... حقیر موجود ہے و شہد
علیہا علی والحسن والحسین وام کلثوم والصحیح ام ایمن فرد ابوبکر شہادتہم یعنی گواہی دی دعوی ہبہ فدک پر حضرت
زہرا کی طرف سے حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے اور حسنین وام کلثوم علیہم السلام
... بجائے ام کلثوم ام ایمن صحیح ہے پس ابوبکر نے گواہی انکی رد کر دی اور جو رسول کی انشہرت خاصہ میں
... سے بجان حضرت زہرا ... دیگر دریافت کرتا ہوں کہ آیا گواہی حضرت امیر کی قابل رد کرنے
کے تھی ... حضرت زہرا کو ... بصورت اجازت امیر المومنین گواہ طلب کرنے چاہیے تھے
پانچوین حضرت ... یہ امر بھی کتب اہل سنت سے بطور نیک ثابت ہے جواہر العقدین
میں ... ان ابابکر انتزع من فاطمة ... ابوبکر نے قبضہ سے حضرت فاطمہ کے فدک کو نکال لیا انتزاع اوسی
میں صادق ہوگا کہ جب قبضہ میں ہو فدک کا حضرت زہرا کے ثابت ہوا اور جو نہیں تو انتزاع کیسا اور یہی شرح
نہج البلاغہ ابن ابی الحدید میں ابوبکر جوہری سے منقول ہے اور ایسا ہی دیگر کتب اہل سنت میں آیا ہے اور شاہ عبدالعزیز
دہلوی نے تحفہ اثنا عشریہ میں لکھا ہے مسئلہ مجمع علیہ شیعہ و سنی است کہ موہوب ملک موہوب لہ نمی شود تا وقتیکہ
در قبض و تصرف او نرود و فدک بالاجماع در زمان حیات پیغمبر در تصرف زہرا نیامدہ بود بلکہ در دست آنجناب بود
و در ... تصرف مالکانہ میفرمود پس ابوبکر فاطمہ زہرا را در دعوی ہبہ تکذیب نکرد بلکہ تصدیق نمود لیکن مسئلہ فقہیہ را
بیان کرد کہ محروم ... بسبب ملک نمی شود تا وقتیکہ قبض متحقق نگردد و درین صورت حاجت گواہ و شاہد ...

طلبیدن اصلا نبود انتہی پس جبکہ درصورت تعلیم قبض حاجت گواہ طلب کرنے کی نہ تہی اور طلبیدہ اول اہل تشیع
سنے بل لک علی ما ہا بینہ کہکر علی ما فی کتاب اللہ گواہ طلب کئے تو ثابت اسے معلوم ہوگیا کہ فدک قبضہ مین حضرت
زہرا کے تہا اور جو نہین تو درصورت عدم قبض تہمت ابوبکر نے حضرت زہرا سے گواہ کیون طلب کئے شاہ صاحب
فرماتے ہین کہ درصورت عدم قبض حاجت گواہ طلب کرنے کی نہین تہی اور نہج البلاغہ مین کہ سب شیعہ کے نزدیک
معتبر اور شرح تجرید و کافی و نیز شرح مفتاح الفتوح وغیرہ انہان کلام ملاحظہ وصی خیر الانام حضرت امیر علیہ السلام
سمجھ یہ نکلا کہ یہی کاشت فی ما ایدینا فدک یعنی فدک ہمارے قبضہ مین تہا اس سبب ارشاد فیض بنیاد جناب
امیر فدک پر قبضہ حضرت زہرا کا ثابت ہوگیا اہل سنت کے نزدیک تو حضرت امیر مجتہد اور شیعہ کے معصوم اور خلیفہ
چہارم ہین تو ایسی صورت مین اہل سنت کو اونکا فرمانے کو ماننا نہایت ضروری ہی اگر کوئی شخص ان تحقیقات
پر غور کرے تو اوسکو معلوم ہو کہ یہ بڑی پکی دلیلین ہین ہبہ ہونے فدک پر بنام حضرت زہرا اور انکار اون
نہ ماننے کا ہمارے پاس علاج نہین اگر ہم سے گنہگار اور دنیا کے لوگ بہی کسی اپنے دعوی پر اسناد ہبہ کا
ثبوت دین تو اپنے دعوی کو پاوین اور حکام عادل اپنی عدالت سے اوسے قوانین مجریہ حق ہمارا مخالف
سے دلاوین چہ جائیکہ حضرت زہرا سی معصومہ بیٹی حضرت رسول خدا کی اشرف النسا حضرت مخدومہ ذات اکمل
آنکہون کی نور با تمام تمام پاس ابوبکر کے جاوین اور بذریعہ ہبہ اپنا حق تجویز فرماکر طلب کرین اور حضرت امیر
اونکو اس دعوی سے باز رکہین بلکہ حسنین اور ام ایمن اوس دعوی کی گواہی دین ... بلا عین
در معارج النبوۃ وغیرہ حضرت زہرا اپنے دعوی کی سند مین ہبہ نامہ ... ابوبکر پیش ...
اشارہ سمجھین کہ اسپر اقبضہ نہین ہبہ کیونکر صحیح ہی اور حضرت امیر فدک ... دلی لینے والی حضرت
زہرا کے قبضہ سے شئی موہوب کا انتزاع کرین بڑے افسوس کی جا ہے ... ہبہ وہ معصومہ پیغمبر خدا کے جگر
کا ٹکڑا اپنے دعوی مین معاذ اللہ جہوٹی اور کاذب اور دروغگو قرار دیجا کر اپنے حق سے محروم کیجاوین اور معصومہ
ناامید اور رنجیدہ ہو کر سب رنج و آلام اپنی دولت سرا کو تشریف لے آوین قسم بخداے عزوجل حضرت زہرا
کا کبہی ایسا رتبہ نہین کہ جو ناامید کی گئین بلکہ اپنے دعوی مین معاذ اللہ دروغگو اور کاذب قرار دی گئین ہمارے
کلام اور دعوی پر وثوق ہو المولفہ بضعۃ خیر الوری ہو فاطمہ زوجہ شیر خدا ہی فاطمہ فاطمہ کا جو کریگا دل ملول
اوسکو ہی منظور ایذاے رسول کہان تہی اوس دن جناب رسول خدا کہ جو اپنی پارہ جگر اور نور چشم ...
کرتے اور دلاسا دیتے مومنین یقین کامل کرین کہ اوسدن روح پاک رسول مقبول بیشک و شبہ دردمند اور ...

مین ضرور بے چین ہوئی ہوگی حضرت رسول خدا نے اپنی بیٹی فاطمہ کے حق مین بارہا فرمایا ہے من اذاہا فقد اذانی
یعنی جس نے اوسے ایذا دی پس تحقیق اوس شخص نے مجھے ایذا دی اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنی بیٹی کا نام فاطمہ
رکھے اوس کو نہ مارے مین اوسکو مارنے اور گھڑکنے سے رنجیدہ ہوتا ہون اس واسطے کہ نام اوس کا فاطمہ ہے
نہ جائیکہ خاص حضرت فاطمہ پر یہ مصیبت ڈالی جاوے اور اونکو نعوذ باللہ جھوٹا قرار دیکر حق اونکا نہ دیا جاوے
کہ جسکے باعث وہ معصومہ دلتنگ اور ملول ہوئین اور اس رنج کو اپنے ہمراہ لیگئین چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم
مین مذکور ہے کما سیاتی اور یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ یہ جو مسئلہ فقہ کا ہے کہ جب تک شی موہوب پر قبضہ موہوب لہ
کا نہو ہبہ صحیح نہین اور ہبہ مین قبضہ بڑی شرط ہے اس مسئلہ واضحہ اور ظاہرہ کو تو ہم لوگون کے بچے اور بے علم لوگ
بھی جانتے ہین اگر یہ تجویز کیا جاوے کہ حضرت زہرا نے باوجود عدم قبض دعوی ہبہ کیا اور حضرت امیر نے
اونکو اس کی اجازت دی اور منع نکیا بلکہ خود اوسکی گواہی دی تو معاذ اللہ جہالت حضرت زہرا صلوٰۃ اللہ
علیہا اور جناب شیر خدا حضرت علی مرتضی کی اس مسئلہ واضحہ سے قرار پاتی ہے اور اقدام پر باطل اور زلل صریح
اور خطاے فاحش اون حضرات کی لازم آتی ہے ایسے امر کو ہم کسیطرح تجویز نہین کر سکتے اور نہ ایسے امر کو کوئی با ایمان
اونکے لئے تجویز کرے گا یہ بھی بڑی دلیل ہے اسپر کہ فدک حضرت زہرا کے قبضہ مین تھا نہ ہم یہ تجویز کر سکتے ہین
کہ غیرونکا حق حضرت رسول نے تھا حضرت زہرا کو دیدیا تھا اور اوسپر اپنی بیٹی کا قبضہ کرا دیا تھا مین کہتا ہون
کہ حضرت رسول نے جو قبضہ حضرت زہرا کا فدک پر کرا دیا تھا وہ بطور جایز تھا وہ جایز کیا تھا یہی ہبہ کہ جسکا
دعوی حضرت زہرا نے کیا اور یہ امر بھی بڑے تعجب کی لایق ہے کہ حسب تحریر سیوطی در اتقان گواہی خزیمہ بن
ثابت کی درباب آیات سورہ براءت قبول کر لی گئی اور گواہی حضرت امیر علیہ السلام کی درباب ہبہ فدک اہل سنت
کے نزدیک قابل قبول نہوئی باوجودیکہ آنجناب محفوظ از خطا اور معصوم تھے اور بموجب حدیث علی مع الحق و
الحق مع علی بھی حضرت امیر کے فرمانے پر عمل کرنا چاہیے تھا اب منصف لوگ فرماوین کہ کیا بات باقی رہی حضرت
زہرا کے تصدیق اور حقیقت دعوی کے باب مین بجز اسکے اگر کوئی زبردستی کہدے کہ ہم نہین مانتے اور نادانون
کے بہکانے کے لئے کچھ تاویلین پوچ اور لچر پڑھ سنا دے تو اونکا ہمارے پاس کچھ علاج اور جواب نہین پس حسب
ان حجتون کے حضرت زہرا فدک کی دعوی دار تھین **قولہ** اول اہلسنت کی کتابون مین **اقول** یہ کلمہ کہ باقرار و اعتراف
علمائے اثنا عشریہ ابن میثم بحرانی شارح نہج البلاغۃ علی ما فی القول الفصل معلوم ہو چکا کہ مابین شیعہ اور اونکے مخالفین کے اس
مسئلہ فدک مین خبط کثیر لاجرم کلام طویل واقع ہے تو وہ خبط کثیر یہ ہے سمجھنا چاہیے کہ ہر دو فریق کی روایات اونکی موافق مذہب

مذہب مختار کے بھی موجود ہین اور مخالف اوسکے بھی مروی و منقول ہین پس ہر فریق روایت پر روایات مخالفہ ہونگی
اور موافقہ اپنی سے جو لیوے پس تاان حدوی ہین احتیاط ہو استدلال اگر طوالت کلام کرنا ہو او اسکات ایکدوسرے کا دو و جہ
سے نہین ہوتا لہذا صاحب قول فصل نے احترازًا عن الخبط و حذرًا عن التطویل اختصار کلام اختیار کرکے ارشاد کیا ہے
کہ اول ایسی روایات متخالفہ و متضادہ کو بموجب حدیث روایات دیگر کے عرض کرنا او پر قران و احادیث و دیگر متفق علیہ
فریقین کے واجب فرمایا ہے کہ جس سے مختار شیعہ کا باطل اور مختار مخالفین کا انکے حق و درست ہوتا ہے یعنی رضامندی
جناب سیدہ مین خلیفہ اول سے جناب سیدہ کی خیر رہتی ہے اور ناراضی مین بموجب قران و احادیث کتابی وغیرہ
کے بڑی شر لازم آتے ہی پس اب اختیار ہے تمکو کہ چاہو اونکی خیر رکھو اور چاہو اونکو شر پہنچاؤ کہ فمن شاء فلیؤمن و من
شاء فلیکفر اور مقتضائے توجہ اس جنجال کا شیعہ کے یہاں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وجود روایات مخالفہ اونکے مذہب مختار کا
انکے یہاں فضول شبہ ہوا اور سبب تدلیس مدقق ہوا ہے کہ رضامندی بھی اونکی زبان سے کہے جو امر حق تھا بحکم مذکور مروی و منقول
ہوگئی ہے اور انکے مخالفین کے یہاں ایسا کچھ معلوم ہوتا ہے کہ انکے استیلا و قہر و غلبہ کے وقتین شیعہ پر شیعہ نے
سرکوبی و کذب کاری سے تنگ آکر جھلا جھلا کر انکی تخریب مذہب یون تجویز کری ہے کہ انکے مختار کے مخالف اور اپنے
مختار کے موافق روایات بنا بنا کے انکے یہاں درج کردی ہین پس تقیہ کے ذریعہ سے اوس سورش مغلوبی مین
یون جہاد پنہانی اختیار کیا ہے اور موجب اجر و ثواب اوسکو سمجھا ہے چنانچہ انکا تقیہ کرنا اونکی استیلا کے وقتین مجالس المومنین
وغیرہ میں ہے مذکور ہو واللہ اعلم بالصواب اگر کوئی کہے کہ اونکا استیلا بھی مسلم اور انکا تقیہ بھی مسلم لیکن یہ جہاد پنہانی اگر کچھ
ثابت ہے تو تمہاری محض بدگمانی ہے کہ رجمًا بالغیب اتہام کرتے ہو اگر کچھ ثبوت ہو تو لاؤ ورنہ تو مین کہونگا کہ عقلاً و نقلاً دونوں
ثبت ہین اما النقل فلبداہتہ انہا عمدۃ تعقیبہ اشد الاقتضاء فان تجویز التقیۃ یجوز ذلک النوع من الجہاد الخفی لان ارتکاب
الکذب فیہا اصیانۃ المذہب علی السواء کیف لا یجوز ہذا و یجوز ذلک و ایضًا حرقۃ القلب فی حالۃ العجز یجر العاجز الیہا لاضطرار و
اما النقل پس اسی مجالس المومنین مین بذیل بیان احوال محمد بن ابی عمیر الازدی کے کتاب مختار کشی سے یہ قول فضل بن شاذان
کا مذکور ہے کہ پدرم سوال نمود کہ تو با بسیاری از مشایخ عامہ صحبت داشتہ چگونہ حدیث از ایشان نشنیدی گفتم استماع
حدیث از ایشان کردہ ام اما چون بسیارے از اصحاب خود را دیدہ ام کہ چون استماع علم عامہ و علم خاصہ میکردند
ساختند تا انکہ حدیث عامہ را از خاصہ روایت نمودند و حدیث خاصہ را از عامہ پس کراہت داشتم کہ مرا نیز این خلط واقع شود
و ست دہد اس جگہ سے ہرچند کہ یہ تو ثابت نہین ہوتا کہ یہ خلط و ملطہ لوگ براہ خیانت کرتے تھے لیکن یہ قطعی ثابت
ہوتا کہ خلط و ملط اونکا تو ضرور ہوتا تھا پس جبکہ معلوم فقہ لوگ خود و تفسیر کاری جو مانند عطر و گلاب تھی وہ انکی بدولت مخلوط ہو

اب اوس سے ہمکو الزام دینا بڑی حیامندی آپکی ہے ولنعم ما قیل اذا القیت جلباب الحیا فافعل ما شئت آپ ہی تو ہماری
علما ملکو منقلب کر دو اور آپہی ہمکو اپنے جیسا سمجھو بعد اللتیا والتی اب ہم متحیر ہو کر اور با تعجب کر کے اور یہہ کہتے ہین
کہ اول تو اتحاد نہ ہوسکے جو وثیقہ فدک بنام جناب فاطمہ اور وثیقہ خلافت بنام جناب امیر تحریر فرمایا تھا تو اوسپر
سوا امیر و دستخط تمامہ صحابہ کے وبالخصوص غاصبین اور اونکے معاونین کے کیون ثبت نہین کرائے تھے بعد اسکے
رواۃ ان امور کے اصحاب رسول ہی مین سے ہوئے ہین اس سے یہہ بڑا تعجب آتا ہے کہ روایت کرنیکو توان امور کی ہینگے اور
موجود ہونگے مگر تلاوت کے وقت کچھ بھی عمل آمد اونہونکیا حضرت ابو سعید خدری صاحب جو اس قصہ ہبہ کے راوی
ہین کیون انہونے وقت غصب کے حرب وقتال کا تو کیا ذکر ہے جناب امیر کے ہمراہ ہو کر گواہی ہی اسکی نہ دی تا کہ
عذر غاصبین کا اور بہانہ نہ دینے کا مندفع ہو جاتا الغرض فلیس ہذا علیہم الا فریۃ بلا مریۃ واللہ علی ما نقول وکیل اور بعد
کمال تنزل کے بتسلیم این روایات ہم کہتے ہین کہ معنی اعطاہا فدک ضرور بالضرورۃ یہ مقرر ہونے چاہئین کہ جعل نفقتہا بہا
بحیث کانہ اعطاہا ایاہا لانہ جعلہا مالا لہا مقبوضا فی یدہا مرفوعا یدہ عنہا فی حین حیاتہ علی ما ہو مقتضی حقیقۃ الہبۃ
لان تحقق قبضۃ النبی ص واثبات قبضتہ بنتہ علیہا فی شی من حین حیاتہ ص انکار لاجلی البدیہیات واثبات لاخفی المعدومات
واللہ اعلم بالصواب **قولہ** سلہ اجازت دعوی فدک کی دی تھی الخ **اقول** یہہ کون کہتا ہے اور کسکو ضرورت اسکے کہنے کی ہے
کہ جناب فاطمہ نے دعوی ہبہ فدک تو کیا تھا مگر بلا اجازت حضرت امیر کے کیا تھا اسکا اثبات محض لغو ولایعنی ہے اظہار
قابلیت باظہار لغو ولایعنی نکرو کہ ہم تو منکر اصل دعوی ہبہ کے ہین نہ اجازت جناب امیر کے **قولہ** سلہ کیسا حسن کلان
جھوٹے دعوی کا الخ **اقول** حضرت زہرا کو جھوٹا کون کہتا ہے ہمتو تمکو جھوٹا کہتے ہین کہ تم حضرت زہرا پر جھوٹ باندھتے ہو
کہ اونہونے ہبہ کا دعوی کیا تھا ذرا سمجھو اور حضرت زہرا پر اور یہہ جھوٹ نہ باندھو سبحانک ہذا بہتان عظیم لو معصوم
ہونا اونکا اور اونکے گواہونکا جسکو تم دست قدم بڑا بڑا کر کہتے ہو تسلیم تو کچھ موجب تشنیع کا حضرت صدیق پر
نہین ہوسکتا اسلئے کہ حدیث البینۃ علی المدعی مین بلفظ الا المعصوم استثنا وارد نہین ہوا تا کہ یہہ حکم شرع اونسے مرتفع سمجھا جاتا
اور اونسے طلب بینہ حرام ہوتی دیکھو تو جب جناب امیر نے اپنے قاضی شریح کے محکمہ مین ایک شخص پر دعوی درع کا
حضرت طلحہ کا کیا تھا کہ اسنے یوم بصرہ براہ غلول چرالی ہے اور قاضی شریح نے انسے بینہ طلب کیا اور حضرت امام حسن کو
گواہ انہونے پیش کیا پہر اونہونے ایک گواہ پر قناعت نکر کے ایک گواہ اور چاہا انہونے قنبر غلام اپنے کو دیا پس
[illegible] نہ ہوسکے مگر وجہ لو سکی یہ ارشاد فرمائی کہ اول تو [illegible] غلول مین بموجب حدیث
[illegible] ایک گواہ [illegible] یمین پر ہی حکم دینا چاہئے سیوم مملوک عبد عادل جو تو ہو سکتا ہے

گواہی قابل قبول ہی الغرض ان باتون پر ناراض ہوی وراس بات پر ناراض نہوئے کہ مجھ معصوم سے شہود کیون طلب کیے
اور دوسرے معصوم کی گواہی تنہا کی کیون قبول نکی پس جبکہ جناب امیر قاضی شریح سے اس بات پر ناراض نہین
ہوئے تہے تو تم کیون حضرت ابوبکر پر اس بابت اسقدر تشنیع و تغلیظ بار بار کرتے ہو اس قصہ کو [illegible] ہین
ملاحظہ کرکے سکوت کرو اور مونہہ کو لگام دو ورنہ اسکا جواب دو کہ جناب امیر اسوجہ سے کیون ناراض نہوئے
جو اور وجہ ہونے ہوسے **قولہ** ششم جواہر العقدین اہ **اقول** جواہر العقدین کی روایت کا جواب تمکو وہی روایت
اوسکی وہی ہی کہ وانا ارید ان ابحث ابابکر یعنی جو شخص کہ تحقیق ابوبکر کا ارادہ رکہتا ہو اور خود مقر ہو اس باتکا تو
اوسکی اس روایت کا ہمکو کیا اعتبار **قولہ** ہفتم حضرت امیر کا مع ام ایمن و حسنین علیہما السلام اہ **اقول**
علاوہ خبط اصل شہادت کے جل مایجی تقریرہ عن قریب انشاء اللہ تعالی اسقصہ مین یہ ایک عمدہ خبط [illegible] نظر آتا
کہ جناب حسنین کو بہی یہ لوگ گواہ قرار دیتے ہین باوجود اسکے کہ وہ بوجہ [illegible] ہونیکی مثل جناب فاطمہ کی
خود مدعی مثل اونکی ہونے چاہئی تہے نہ گواہ اونکے بیان علی ذلک ما فی لمعۃ البیضا شرح خطبۃ الزہرا من قولہم فلو
ذلک لم یکن خصا مخصوصا بہا بل کان لاولادہا مشارکین لہا فیہ انتہی فعلیک بالانصاف اور عمدہ عبارات شرح موقف
کا آیندہ آویگا انشاء اللہ **قولہ** پانچوین حضرت زہرا کا اوپر قبضہ ہونا اہ **اقول** جبکہ حضرت زہرا کا اوپر قبضہ
تہا اور آمدنی اوسکی حسب تحریر آپکے مولای مجلسی کے تین ہزار چہ سو تومان کے تہے کہ جو بحساب ہندوستان کے علی ما فی
تشیید المطاعن ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ ہوتا ہے تو اب ہمکو آپ ثابت کیجئی کہ وہ اسقدر روپیہ جناب فاطمہ
کہان صرف کرتی تہین کہان اوسکا خزانہ بنایا تہا اور کیا کیا اوسکے مصارف مقرر کئے تہے کس روز سے تمکو
حضرت فاطمہ لیکر بیٹہین تہین بیان تو کیجئی ہم تو یہی جانتے ہین کہ اسقدر روپیہ حضرت فاطمہ کو کبہی خواب مین بہی
نظر نہین آئے جو تم بیقلہ مین بیان کرتے ہو قل ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین نیز اگر حضرت زہرا کا اوپر قبضہ تہا تو مین
حیران ہون کہ حضرت زہرا اور حضرت امیر نے اوس قبضہ ہی کو اپنی ہبہ اپنے دعوے کا کیون قرار نہ دیا اور حضرت
صدیق کے اس قول پر کہ ہل لک علی ہذا بینۃ [illegible] باسنید کرہ عن کتاب الاکتفاء [illegible] احمد علی باقی الکلینی حضرت امیر
اور حضرت حسنین اور ام ایمن کو گواہ بنایا اور یہ کہا کہ یہ میرا ہی قبضہ میرے لئے کچہ بہی علاوہ اسکے جنکی احتیاج نہون
اگر ایسا کہو کہ تینون تو نہ شوہر ہونیکی وجہ سے جناب امیر مردود الشہادت ٹہرتے اور نہ حسنین بوجہ صغر سن یا فرزند ہونیکی
اور نہ ام ایمن ایک عورت ہونیکی وجہ سے اور نہ جناب کا کچہ ضرر ہوتا اور نہ شیعہ کو کوئی دیکہتا پہر تو [illegible] دعوی [illegible]
اور یون بالاتہامہ [illegible]

اما الشہادۃ فقد مر تقریرہ لا یمکن من العادیین واللہ الموفق والمعین **قولہ** لفظ انتزاع لیا اھ **اقول** جو خوش
الاتقریبوا الصلوۃ ہی کو دیکھتے ہیں اور انتم سکاری کا لحاظ نہیں کرتے انکی انتزاع کو تو دیکھ لیا اور ثبوت قبضہ کا ادسے
نہیں پایا اوسے قبضہ سمجھا مگر کان بکر واجب الیہ فیما زلہ دل آل اللہ ہم کو نہ دیکھا اور اوسے یہ نہ سمجھا کہ فدک کا قبضہ رسول اللہ
تک نہ ثابت ہوا ہے اور حضرت فاطمہ کو قبضہ میں دینے سے تعبیر لازم آتی ہے اور لفظ انتزاع کسکے کلام میں واقع ہے
اور انداز ان یقینیکہ یا اجماع ہے اور بعض نے اوسے تعبیر با بو بکر کا کرتے لفظ انتزاع کہا تو پھر اوسکا کہا کیا حجت ہے نا ہمتو
شیعہ کے اقوال یقینیت عدم قبضہ یا بسے سمجھو کیون نہ سمجھین جو انتزاع سے قبضہ سمجھین اور شاید کہ حضرت
کو بیشتر جواب اوسکو علی سبیل التنزل دیا ہوگا اور اوسے اوسکے ذکر کرنے مین خیانت کے ہوگی واللہ اعلم بالصواب
قولہ اور خلیفہ اول اہلسنت نے اھ **اقول** یہ مسلم قول لیس لک علی ہذا بینۃ تو مراد بینہ سے حضرت صدیق اکبر کی یہ ہے
سمجھو نہ چاہیئے کہ لیس لک علی ہذا بینۃ ای دلیل القبض لان القبض دلیل الملک اور استفہام بطور انکار سمجھنا چاہیئے یعنی
الیس لک علی ہذا بینۃ القبض ولو کان لک بینۃ لوقع بہ لان القبض الموقوض حضرت صدیق کے اصول سے علی تقدیر
تسلیم مطالبہ بینہ غلط ہے جس کے ثابت نہیں ہوتی تاکہ بانضمام قول حضرت شاہ صاحب قبضہ باب فاطمہ کا اوسپر
ثابت ہوجاوے اور غنیۃ نہیہ لا یمکن من المجاہدین **قولہ** در نہج البلاغت اھ **اقول** نہج البلاغت کی نسبت ہدایۃ الاصول مین
یون لکھا ہے قیل ان ما فیہ من الموضوعات والصحیح انہا مجموعۃ من احادیث رویت عن رسول اللہ ومن امیر المومنین علی
ومن کلام بعض السلف ومن کلام الحکماء وما وضعہ بعض الرفضۃ کذا فی بعض الحواشی علی شرح الجامی پس یہ کتاب قابل
احتجاج کے نہین ہو سکتی واللہ اعلم بالصواب **قولہ** تو حضرت امیر محفوظ اور معصوم اھ **اقول** آپ سے محفوظ اور خلیفہ چہارم تو
بلا شک ہین مگر معصوم مثل انبیا علیہم السلام کے اہلسنت مین سے کسیکے نزدیک بہی نہین ایسی بہکی بہکی باتین کسواسطے
فرماتے ہین اگر جو بعض اہلسنت کے نزدیک اونکو معصوم آپنے کہدیا ہے وہ بہی بہک کر ہی کہدیا ہے اور یہان مطلق
جو کہا ہے سو یہ بہی بہکاوے شیطانی سے بہک کر ہی کہا ہے اہلسنت ایسے غالی تو نہین جو ایسے غلو کے قول ہین **قولہ**
اس مجلس کا ثبوت دینا اھ **اقول** یہ کیسی باتین کرتے ہو کس خواب خرگوش مین ہو ذرا عدالت کلام قوتین عاد تو اور
شہر اور میون منیر الواسنا اور تو ہم بہی تو دیکہین کیا تم دعوی جیت کراوگے یہ جاہلون کے بہلانے کی باتین تم کرتے ہو
شرح اور عدالت سے تمکو کچھ کام نہین **قولہ** تو معاذ اللہ جاہلیت حضرت زہرا اھ **اقول** لحاظ لزوم نہی مخدورات غیر
جو انکے لیے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ غدا صفی یوم الکدر اور آپکے بہی ہم ایسے ملتجی ہین اور عتبہ کرتے ہین کہ ایسے پریشان
ہو یا تم گوشہ نشین ہو کر اور جناب علی اور جناب فاطمہ سے ہاتھ دہو بیٹھوگے مگر تمہاری آنکھین نہین کہلتین اور

[illegible] اقول [illegible] امیر [illegible]

[illegible]

[illegible] الکتاب [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] جناب امیر کی [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] جناب [illegible]

[illegible]

[illegible] جناب [illegible] حضرت [illegible] جناب امیر [illegible]

اور دوسرا وجہ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

موریہ ہی کہتے ہو کہ ہونا سو ہو مگر ہم تو عکس اوسکا غذ یا کذ روح ماصدق ہی کو اختیار کرینگے فانا للہ وانا الیہ راجعون
اندم پر مطلب کہ برین تقدیر جہالت حضرت زہرا کی اس مسئلہ سے لازم آتی ہے تو مین کہتا ہون لو سلم الغیۃ
فتلکم لا یجوز کہ اسسیدہ تعلق کو اپنے نفقہ کے ساتھ فدک کے حضرت زہرا نے اپنا حصہ تصور کیا ہو اور ہبہ کو تمام سمجہا
مگر چونکہ وہ قدر حسب شرع کافی نہین تہی حضرت صدیق نے اوسکو تغیر دیا اور تعلق نفقہ سے زیادہ اونکا تعلق نہ
کیا چنانچہ جناب امیر نے بہی اپنی خلافت مین ایسا ہی کچھ کیا فاین تذہبون وانی تؤفکون دیکہو کہ حضرت صدیق نے حضرت
زہرا کو اسکے بعد کیا خوبی سے راضی کیا کہ ان لک مالابیک کان رسول اللہ صلعم یاخذ من فدک قوتکم ویقسم الباقی
ذلک واخذت العہد علیہ کذا فی ابن میثم تو اب تم اوشخصین کیون تعلق وغیرہ ثابت کئے جاتے ہو کہ جن کا اپنے ذہن کا
کہوج کہوتے ہو ذرا وہ تو تدلیسے اید ہر اودہر بجاؤ نقل زعفیت پر پا فلکت لہا ترک التوفیق پر قناعت کرو واللہ الموفق
والمعین وہو یہدی من یشاء الی صراط مستقیم **قال اور دوسرا دعوی** جناب فاطمہ زہرا کا بذریعہ میراث اپنے
باپ کے ترکہ مین بابت عوالی مدینہ طیبہ اور بعد رد دعوی ہبہ فدک قیمت فدک مین تہا اور وہ اسطرح ہے کہ حق
شانہ نے قرآن مجید مین درباب میراث یہ آیہ کریمہ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین نازل فرمائی
ہے بنابرین حضرت زہرا بہی وارث اپنے پدر عالی قدر حضرت رسول خدا کی تہین اور تمام امت کو رسول خدا کی
جس طرح میراث اپنے آبا کی ملتی ہے اوسیطرح اونکو بہی ورثہ اور ترکہ اپنے باپ کا پہونچا اس جہت سے کوئی
تخصیص اسبات کی اس آیہ مین نہین کہ تمام اشخاص امت مرحومہ رسول خدا کی تو اپنے باپونکا ترکہ پاوینگے
اور حضرت رسول خدا کی اولاد ورثہ سے محروم رہیگی چنانچہ اسی جہت سے حضرت زہرا نے ابوبکر سے اپنا حق
طلب کیا احمد حنبل نے اپنی مسند مین روایت کی ہے عن ابی الطفیل قال لما قبض رسول اللہ صلعم ارسلت فاطمہ
الی ابی بکر انت ورثت رسول اللہ ام اہلہ قال لا بل اہلہ قالت فاین سہم رسول اللہ الخ یعنی ابی طفیل نے کہا ہے
وقتیکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی حضرت فاطمہ نے طرف ابی بکر کی پیغام بہیجا کہ تو وارث
ہوا رسول خدا کا یا اونکی اہل وارث ہوئی جواب دیا کہ مین وارث نہین بلکہ اونکی اہل بیت وارث ہوئی پہر حضرت
فاطمہ نے فرمایا کہ کہان ہے سہم رسول اللہ انتہت ملاحظہ اسیطرح اہل سنت کے اور علما نے بہی مانند ملا علی متقی
وغیرہ کے اپنی کتابون مین تحریر کیا ہے فللہ الحمد کہ وارث ہونا حضرت فاطمہ کا باقرار ابی بکر کتب سے اہل سنت
کی ثابت ہوگیا **دوسری** دلیل اسپر یہ ہے کہ حضرت فاطمہ نے دعوی وراثت کیا اگر کوئی شخص ناجائز طلب
دعوی وراثت کو درباب فدک یا دیگر متروکات جناب رسول خدا صلعم مین طرف سے حضرت زہرا کے تجویز کرے

ایسی صورت مین عاقلین یا ایمان اوس شخص کو جواب دیدین بہلا اگر حضرت فاطمۂ زہرا سلام اللہ علیہا ناجائز اپنے باپ کے
ترکہ کی رو سے ابوبکر دعوی پیش کرتین تو حضرت امیر علیہ السلام اونکو اسکی اجازت کیون دیتے اور خود اونکی ذات
مقدس بعد وفات پیغمبر ایسا امر بیجا تجویز نہین کر سکتے اور اگر وہ دعوی جہوٹا اور ناروا تہا تو حضرت امیر نے اونکو
اس سے کیون نہ باز رکہا بلکہ خود بنفس نفیس وقت طلب ورثہ حضرت زہرا جناب امیر ہمراہ اون معصومہ کے
نزد ابوبکر گئے چنانچہ کنز العمال مین کہ جو بڑی معتبر کتاب اہل سنت وجماعت کی ہے یہ روایت مذکور ہے عن ابی جعفر
قالت جاءت فاطمۃ الی ابی بکر تطلب میراثہا وجاء عباس بن عبد المطلب یطلب میراثہ وجاء معہما علی فقال
ابوبکر قال رسول اللہ لا نورث ما ترکناہ صدقۃ فقال علی وورث سلیمان داود وقال زکریا یرثنی ویرث من
آل یعقوب قال ابوبکر ہو ہکذا وانت واللہ تعلم مثل ما اعلم فقال علی ہذا کتاب اللہ ینطق فسکتوا ونصرفوا انتہی یعنی ابی جعفر
سے منقول ہے کہ حضرت فاطمہ بسوی ابوبکر تشریف لائین اپنے پدر عالی قدر کی میراث طلب کرنے کے لئے اور حضرت
عباس بن عبد المطلب اپنی میراث مانگنے کو آئے اور حضرت امیر ساتھ حضرت فاطمہ کے تھے ابوبکر نے کہا رسول
خدا نے فرمایا ہے کہ مین ترکہ نہین چہوڑتا جو چہوڑتا ہون وہ صدقہ ہے پس حضرت امیر نے اسکے جواب مین آیہ کریمہ وورث
سلیمان داود اور آیہ کریمہ یرثنی ویرث من آل یعقوب تلاوت فرمائی انتہت خلاصہ بقدر الحاجۃ اس روایت سے
وہ مطالب جو بیان کیا ہے ثابت ہو گیا کہ اہل سنت رد دعوی توریث مین حدیث احاد اور موضوع اور مکذوب
اور باطل زبانی اپنی خلیفۂ اول سے کہ جسکا نفع خاص اوس کے قائل کے لئے ہے پیش کرتے ہین وہ حدیث موضوع
یہ ہے یعنی معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ما ترکناہ صدقۃ یعنی ہم گروہ انبیا نہ تو ورثہ پاتے ہین اور نہ ورثہ چہوڑتے
ہین جو کچہ کہ چہوڑتے ہین وہ صدقہ ہے تو بحمد اللہ اسکا بہی موضوع ہونا حضرت امیر کے اس فرمانے سے عیان ہو گیا
کہ جسوقت ابوبکر نے جواب مین حضرت زہرا کے حدیث موضوع کرکے بیان کی تو جناب علی نے اوسکی رد مین دو آیہ
قرآنی تلاوت فرمائین کہ جس سے انبیاء سابقین کا ورثہ چہوڑنا اور اونکی وارثون کا ورثہ پانا مانند آفتاب نیمروز
روشن اور عیان ہوتا ہے اور صریح معنی اون آیات کے اس حدیث موضوع کے برخلاف ہین پہر جو برخلاف خود
جناب امیر کوئی شخص دوسرے معنی اون آیات کے اپنے دل سے نکال پیش کرے یا بیجا قرینے پیدا کرکے تاویلات
رکیکہ نا واقفون اور کم علمون کے بہکانے کے لئے پیدا کرے بہلا وہ کسطرح قابل قبول کرنیکے ہوگی کیونکہ اوس مین
مخالفت حضرت امیر کے فرمانے کی ہے اور جیسا کہ حضرت امیر قرآن اور اوسکی تفسیر کو جانتے ہین دوسرا انکے اونکی برابر
نہین جان سکتا چنانچہ حدیث نبوی انا مدینۃ العلم وعلی بابہا اور حدیث علوی سلونی عن کتاب اللہ [illegible]

[illegible] روایات [illegible] اور دیگر [illegible] احتجاج جناب فاطمہ [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] جناب سیدہ حضرت [illegible] احتجاج [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] جواب [illegible] روایت [illegible]

[illegible] الرابع [illegible] مالک [illegible] الرابع [illegible] الله [illegible]

انیہ الا وانا اعلم الجبل نزلت ام نہار ام فی سہل ام فی جبل وغیرہا سے خوب ظاہر ہے پس ثابت ہوگیا کہ جناب پیغمبر
نے حدیث موضوع نحن معاشر الانبیاء کو ہرگز قبول نفرمایا اور قرآن مجید سے انکار او سکے رد کردیا
اور علاوہ برین دیگر دلائل اوسکے باطل اور موضوع اور مکذوب ہونیکا عنقریب مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ ثابت
ہوگیا حق حضرت زہرا کا ترکہ مین اونکے پدر عالی قدر جناب رسول خدا کے اور فدک مین بذریعہ ہبہ کے [illegible]
مخالف انکار نہین کر سکتا قولہ بذریعہ میراث اہ اقول اعلم ان فی انتفاء المیراث عن اموال الانبیاء [illegible] نفیسۃ
ونفائس لطیفۃ منہا ان اموالہم لیست اموالہم بل اموال اللہ تعالی ہم لا یتصرفون فیہا علی وجہ الملکیۃ المستقرۃ بل تصرفہم انما ہو علی
مجرد التولیۃ من اللہ تعالی ولذا لا یخافون المواخذۃ علیہا فی یوم الحساب من این اکتسبت وفیما صرفت لان ہذہ المواخذۃ
انما ہی علی الملکیۃ المستقلۃ لا علی التولیۃ الصرفۃ ومن ہہنا ثبت انہ لا زکوۃ فی اموالہم فان المال مال اللہ تعالی والخلق
عیال اللہ تعالی فہو فی حیوتہم وبعد مماتہم ایضا صدقۃ علیہم لا محالۃ ومنہا ان الانبیاء اباء لامہم فالامۃ کلہا ورثتہم علی
السواء لا مزیۃ للنسبیۃ علی غیر النسبیۃ ومنہا انہم احیاء فی عالم البرزخ ولذا یحرم علی ازواجہم نکاح آخر بعدہم کانہن
منکوحات لم یتوف عنہن ازواجہن ولذا ایضا لیس علیہن عدۃ الوفاۃ کان ازواجہن احیاء لم تحل بہم الموت
فکذا المیراث فانہ لیس فی اموال الاحیاء ومنہا انہ لو کان فی اموالہم میراث لتمنی بعض ورثتہم موتہم بحب المال
فیہلک بدینہ واسلامہ وعندنا بانہ بذلک الوجہ ومنہا انہ لو کان فی ترکتہم میراث لظن علیہم انہم یجمعون المال [illegible]
الورثۃ ومنہا انہ جعل ترکتہم صدقۃ ولم یجعل میراثا لیصل الیہم ثواب الصدقۃ وانما ابدا انتہا واللہ اعلم بالصواب
قولہ فللہ الحمد کہ وارث ہونا اہ اقول لو سلم پس مراد یہ ہے اگر وارث ہوتین تو تم ہی ہوتین میری جہوتا نہ [illegible]
وارث ہوا تو حضرت کے میراث لیلو بالجملہ بالقوۃ کو بالفعل پر محمول کرنا اور تابعین اونکی [illegible] سمجہنا خوب [illegible]
علمی ہے کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ قولہ اگر کوئی شخص اہ اقول یہ کوئی نہین کہتا کہ حضرت زہرا نے میراث [illegible]
المیراث اکلا لما کا ارادہ کیا تہا اور اونکی شان وتحبون المال حبا جما لی تہی یعنی حب مال کے وجہ سے وہ یہ چاہتی
تہین کہ کسی وارث کو نہ دون اور سبکا حق مین ہی لیلون ہم تو یہ کہتے ہین کہ انہون نے بموجب ظاہر عموم قرآن کے
دعوی میراث کیا تہا اور رد حدیث مخصص کا اوسکے اوسوقت اونکو علم نہین تہا جب علم ہوگیا حضرت
صدیق کے بیان سے تب انت ورسول اللہ اعلم ما انا بسائلتک بعد مجلسی ہذا وفی روایۃ اخری انت
مین رسول اللہ اعلم کذا فی المنۃ ایضا کہکر ازاد ہوگئین اور حضرت صدیق سے بہرگونہ راضی ہوگئین کذ [illegible]
[illegible] کذا فی شرح نہج البلاغۃ اب دوست شاد ہین اور دشمن پریاد قل موتوا بغیظکم قولہ تو حضرت [illegible]

اقول حضرت زہرا کا دعوی میراث کچھ جناب امیرؑ کی اجازت پر موقوف نہیں تھا فلم لا یجوز کہ انہوں نے بلا اطلاع
اونکے یہ دعوی کیا ہو اور شاید اونہوں نے اطلاع ہی حضرت صدیق سے فیصلہ کر کے راضی ہو گئی ہون مبارک باد دوستہ
شاد دو دشمن ... اور اگر بعد اطلاع کے ہی ہے تو شاید یہ حدیث اوسوقت تک اونکے نزدیک محمول اوپر اموال خاص
کے ... واسطے دنیا کی ... یہ ... کہ انہوں نے رجوع کیا ہو حقوق خاص کی طرف خصوم کے پس حتی ظاہری متفق علیہ
پہلے تو اپنے خلاف ... عمل ... آمد کیا ہو نا بجا ر عدم ممانعت از طلب بیان و دلیل قائلی اسکی نہیں ہو سکتی کہ یہ حدیث جناب
امیر کو معلوم تھی ... آپ ... نے ... سے نتیجے للاحتمال المذکور ہیں اگر انہی جناب سیدہ کی جانب سے باوجود علم
اس حدیث کی مطالبہ ہی کیا ہو تو کیا بعید ہے واللہ اعلم بالصواب **قولہ** چنانچہ کنز العمال ۔ **اقول** بر تقدیر تقدیم نقل
جناب امیر کا عام رائے موافق اولین کہ اپنی خلافت میں یقینا بلا دسن قسم کی روایات کو جو اوسکی مخالف ہون جھوٹا بتاتا ہے
اور ہمکو یقین دلاتا ہے کہ اس قسم کی روایات جملہ موضوعات اون منافقون کے ہیں کہ جو وقت استیلا و غلبہ ہمارے
ذرا ... تحقیق ... خود را شافعی و حنفی مشہور نمودند کذا فی مجالس المومنین وغیرہ واللہ اعلم بالصواب و ...
یہ روایت کہ اوسکی تسلیم کرنے مین جناب امیر کی محبت ... آیات ... سے ... ضعیف ہوی جاتی ہے سو یہ
کہ کتاب اللہ تو ناطق ... تشبیہ ... تو اتنا ہی کہدیتا کہ ... کتاب اللہ ... تشبیہ کو بھی ہمارے مقابل
مین ممکن ہو سکتا ہو ... جناب امیر درجواب قول ابی بکر ... واللہ ... فرمائے کہ ...
تو ... تمہاری ... **قال وجوہ انتزاع فدک قبضہ سے**
جناب فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا کی پہلی وجہ فدک کے ... نے یہ تجویز کیا کہ حضرت
زہرا و جناب شیر خدا علی مرتضیٰ ... سے ... بے تعلق ہو اور حضرت امیر او جناب فاطمہ زہرا ہمیشہ ہماری
دست نگر رہین اور اپنے ... اور ... خلافت کی طرف خیال نکرین **دوسری** ... لینے والون
نے اوس سے نفع مقصود ہے خواہ اوسکی آمدنی اپنے مصرف مین لاوین یا اپنے ہاتھ سے غیرون کو تقسیم کرین اس لئے کہ
جو ... ہاتھ سے ... اس صورت ... انہوں نے خیال کیا کہ خلق اللہ
نفع ... جاسکے گی اور حضرت امیر کیطرف ... جاسکے گی پس ہماری خلافت مین کچھ نقصان نہوگا **تیسری** ... اللہ
سے لینے والون نے یہ سمجھا کہ اگر مقدار کثیر یعنی ایک لاکھ اور چوبیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی ...
دنیا مین ... دنیا کی ... زیادہ ہوگی اور لوگ انکی طرف رجوع ہونگے دوسرے سبب ...
... سکے اور ... لوگون کو تقسیم کریا کرین گے تو ... ہے ... کو باقی ...

اور نہیں تو امام کہو گے یہ ہمکو کون پوچھے گا ہم نے جو تدابیر بسیار در باب حصول خلافت نبی کی ہین اور کچھ اوسکو
حاصل کر لیا ہے وہ ساختہ اور پرداختہ اوسکی بیخ ہماری بالکل جاتی رہیگی ہمارے تو خلافت پر زوال آیا اور
لوگ حضرت امیر ہی کو امام جانینگے اس حالت مین بہتر اس سے کوئی تدبیر نہین جسطرح ممکن ہو فدک
کو انسے لیلو یہ سمجھکر اوسے لے لیا واقعی یہ تدبیر اونکے موافق حصول امور دنیا بڑی اچھی تھی چنانچہ یہ تیر اونکی تدبیر
کا پوری طرح سے نشانہ پر بیٹھا اور مطلب دلی اونکا جیسا کہ چاہئے ویسا ہی بر آیا اور شاہ عبد العزیز دہلوی نے
وجہ فدک کی لیکر واپس نہ دینے کی یہ لکھی ہے کہ درصورت حضرت عباس و ازواج مطہرات نیز دعوی طلب
واگذاری برائے خود ہمین قسم مینمودند و مہمات جی خواستند و کار بر ابوبکر تنگ می کردند مین کہتا ہون کہ اصل
یہ نہین ہے کہ جو شاہ صاحب نے تحریر فرمایا بلکہ درحقیقت وہ اور ہی وجہ ہے کہ جسکے سبب سے جناب
خلافت مآب نے فدک لیکر اور دعوی حضرت زہرا کی تصدیق نکر کر واپس نہ دیا وہ وجہ یہ ہے کہ اونہون نے
اپنے دل مین یہ تصور فرمایا کہ اگر حضرت زہرا کے دعوی کرنے پر مینے انکو آج فدک دیدیا تو حضرت امیر
انکے شوہر اپنی خلافت کا دعوی تو کرہی رہے ہین یہ حضرت کل کو اونہین لیکر اپنی خلافت مانگنے کے
لئے کھڑی ہونگی اگر فدک دیدونگا تو خلافت بھی ضرور دینی ہوگی چنانچہ یہی وجہ ابن ابی الحدید نے
شرح نہج البلاغہ مین علی فارقی مدرس مدرسہ عربیہ بغداد شافعی مذہب سے نقل کی عبارت اوسکی یہ ہے

لو اعطاہا الیوم فدک بمجرد دعواہا لجاءت الیہ غدا وادعت لزوجہا الخلافۃ اور یہ عبارت درمیان ایک
عبارت طولانی کے واقع ہے وہ یہ ہے قال سئلت علی بن علی الفارقی الشافعی مدرس المدرسۃ الغربیۃ ببغداد
فقلت لہ الا کانت صادقۃ قال نعم فقلت فلم لم یدفع الیہا ابوبکر فدک وہی عندہ صادقۃ فتبسم ثم قال کلاما
لطیفا مستحسنا مع ناموسہ وحرمتہ وقلۃ دعابتہ قال لو اعطاہا الخ بہلا ناواقف لوگ ان باتونکو کیا جانین اور کم
علم بیچارے بڑی بڑی کتابون کے مضامین پر کسطرح مطلع ہون جیسا کہ طرفداران آخذین فدک نے
ایک دو بات ادہر اودہر کی بیان کر دی یا ایک دو تاویل رکیک بتلا کے بہلا دیا ویسا ہی اونہون نے
مان لیا اور اوسیکو صحیح اور سچ جان لیا بعضے ناواقفون اور جہال کے دل مین طرفداران مانعین ارث سہل
دعوی قبول کی محبت اسطرح ذہن نشین کر دی ہے کہ اونکے ذہن مین ایسی تقریرین کسیطرح نہین آتین وہ تو کسیطرح
نہین مانتے کہ حضرت ابوبکر نے ایسا کیا ہوگا وہ لوگ بھی اس تقریر کو کہ علما کی کتابون سے ماخوذ ہے [illegible]
پورے طور سے غور کر کے سمجھین تو مجھے یقین ہے کہ اونکے ذہن مین آجائیگی خصوصا کم علم لوگ جانب [illegible]

عربی اور فارسی زبان کی کتابون سے فیضیاب نہوتے تھے اور اچھی طرح یہ حال اونکی سمجھ مین نہ آتا تہا
چونکہ یہ تقریر اون کی زبان مین ہی لہذا اس سے وہ لوگ بہت بڑا نفع اوٹہا سکینگے انکا تسلی بعد ثبوت حق و
دعوی صحیح حضرت زہرا فدک اور وراثت حضرت ختم الانبیا ہی اور بعد بیان وجوہ اخذ فدک اور وجہ واپس نہ دینے
فدک کے حضرت زہرا کو باوجود اونکی حق ثابت ہونیکے جو نتیجہ اوس سے برآمد ہوتا ہی اوسکو عرض کرتا ہون

قولہ وجوہ انتزاع فدک الخ **اقول** یہ وجوہ بہت پسندیدہ علما پسند ہین انہین آپنے ذہن کی رسائی سے گویا عجیب
نکتہ تراشی کی ہی اگر ہمکو بہی اجازت ہو تو ہم بہی اتنا تو تقلید سے کچھ کہین کہ شاید وجہ انتزاع یہ ہو کہ اول تو
انتزاع اوسکا شاید اس غرض سے اونہون نے کیا ہوگا تاکہ یہ حضرات امر تحصیل [illegible] اور صرف کے اونکا
غیر تناہیہ سے محفوظ رہین اور فراغ بال [illegible] عبادت و اسباب [illegible] وغیرہ کے [illegible] اونکو [illegible]
واقع نہو دوسرے کثرت مال اکثر منشر ہو جاتی ہی [illegible] چنانچہ [illegible] نے کہا ہی [illegible]
نکر دی ہو تو شاید انہون نے یہ سمجھا کہ مبادا کوئی انہین سے دل کو مال پرست ہو جاوے اور خاندان نبوت کو [illegible]
سوم یہ کہ جہان مال ہوتا ہی وہان چور اور [illegible] دشمن مال اکر دشمن جان ہو جاتے ہین تو انکے مال [illegible]
دشمن جانی پیدا ہو جاوینگے لہذا انکے حق مین انتزاع ہی بہتر تہا اب آپ ان ہماری وجوہ پر اپنی وجوہ کو
ترجیح تو دیجئی بہلا ہم بہی تو دیکہین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودہا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین

قولہ مین کہتا ہون الخ **اقول** تم جو کچھ چاہو سو کہو مثل مشہور ہی کہ مارتی کا ہاتھ [illegible] جاتا ہے مگر کہنے کی زبان
نہین پکڑی جاتی مین حضرت فاطمہ ہی سے تعجب کرتا ہون کہ انہون نے اپنے جناب شوہر کی خلافت کا دعوی
اپنے دعوی فدک کی نسبت کیون کم پر رکہا تہا اول اگر حضرت ابو بکر کو کوشش کرکے یہ معزول خلافت سے
کرپاتین تو فدک کا جہگڑا کہان رہتا فدک کی طلب سے تو خلافت کی تسلیم پائی جاتی ہی علاوہ برین میری نظر
کتب شیعہ مین کوئی روایت طلب خلافت کی جناب سیدہ سے نہین گذری بلکہ انکی روایات کے دیکھنے سے
یہ معلوم ہوتا ہی کہ جناب سیدہ کو سوائی اپنے دعوی فدک کے دعوی خلافت کچھ سروکار ہی نہین تہا و نیز
جناب امیر کو بہی سوای دعوی خلافت کے دعوی فدک مین کچھ اہتمام نہین تہا چنانچہ الفاظ ناشایستہ و نا بایستہ
[illegible] جو جناب سیدہ نے [illegible] کو کہے وہ آپکی کتب احتجاج وغیرہ مین موجود ہین نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ

قولہ [illegible] **اقول** حضرت صدیق کو یہ اندیشہ حضرت زہرا سے کیونکر کوئی تجویز کرسکتا ہی
حالانکہ وہ اگر فدک کو واپس دیتے تو اپنی طرف سے [illegible] چنانچہ کلینی کی روایت مین واپس دینا جو لکہا ہی تو وہ شیعہ ہی

کے ساتھ لکھا ہے اور جب وثیقہ اپنی طرف سے لکھتے اور لکھا تھا تو اوسپر بالضرور اپنی مہر یا دستخط بھی بعنوان خلافت
ثبت کرتے اور سکے ہوتے اور اوسکو جناب زہرا جب استشہاد کیواسطے لی گئیں پالیا تھا تو اونکی خلافت کو قبول
و تسلیم بالضرور کرتیں اور کیا تھا تو پہلیس کی سوئی سے وہ کل کو خلافت مانگتے آئینہ تیں بالجملہ یہ خاطرہ حضرت صدیق
کو ہوا ہو سو ہونیکی لائق نہیں **قال عجبہ مقرر** کتب اہل سنت مین مسطور ہے کہ جب حضرت زہرا فدک اور وراثہ سے
ست ناامید ہوئین اور خلیفہ اول اہل سنت نے واپس دینے سے انکار کیا تو حضرت زہرا غضب مین آئین
اور وہ معصومہ رنجیدہ ہوئین چنانچہ صحیح بخاری مین کہ نزد اہل سنت صحیح کتاب باری ہے بعد دعوی حضرت
فاطمہ یہ مذکور ہے فابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ منہا شیئا فوجدت فاطمۃ علی ابی بکر فھجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت و
عاشت بعد النبی ستۃ اشہر فلما توفیت دفنھا زوجھا علی لیلا ولم یوذن بہا ابا بکر وصلی علیہا یعنی انکار کیا ابوبکر
نے اس امر سے کہ واپس دے حق حضرت فاطمہ زہرا کو پس وہ معصومہ جگر گوشہ رسول خدا یعنی فاطمہ زہرا ابوبکر
پر غضب مین آگئیں پس ہجران کیا یعنی چھوڑ دیا ابوبکر کو پس کلام نکیا اوس سے یہان تک کہ وفات پائی اور
زندہ رہین وہ معصومہ چھ مہینے دفن کیا اونکو اونکے شوہر علی ابن ابی طالب نے رات کو اور ابوبکر کو خبر تک نہ کی
اور خود اونکی جنازہ پر نماز پڑہی اور نماز پڑہنے کو بھی اونکی جنازہ پر منع فرمایا انتہت خلاصتہ و نیز یہ حدیث غضب
حضرت زہرا کی ابوبکر پر صحیح مسلم مین کہ جو اہل سنت کی نزدیک اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے کتاب الجہاد مین مسطور
ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح مشکوۃ مین ترجمہ بخاری کی روایت کا اسطرح لکھا ہے پس در غضب
آمد فاطمہ پس ہجران کرد ابوبکر را پس ہمیشہ بود ہجرت کنندہ مر او را تا آنکہ وفات یافت اور تقریر اشکال اموال بنی النضیر
بعد لکھا ہے برگشت از غضب تا آنکہ بابتدا و کشید و تا زندہ ماند مہاجرت کرد ابوبکر را انتہی جبکہ غضب حضرت
زہرا کا بڑی بڑی معتبر کتابون سے اہل سنت کی ثابت ہو گیا تو اب یہ دوسرا امر اور بھی سمجھنا چاہیے کہ حضرت
رسول مقبول نے فرمایا ہے یا فاطمۃ ان اللہ یغضب لغضبک و یرضا لرضاک یعنی ای فاطمہ بتحقیق اللہ تعالی غضب
مین آتا ہے سبب تیرے غضب کے اور راضی ہوتا ہے تیری رضامندی سے چنانچہ یہ حدیث شریف
کنز العمال ملا علی متقی و صواعق محرقہ ابن حجر اور اصابہ فی معرفۃ الصحابہ اور مفتاح النجا فی مناقب آل العبا تصنیف
مرزا محمد بدخشانی اور اسد الغابہ وغیرہا کتب معتبرہ اہل سنت مین منقول ہے عبارت صواعق محرقہ کی یہ ہے۔
اخرج ابو سعید فی شرف النبوۃ وابن المثنی انہ صلعم قال یا فاطمۃ ان اللہ یغضب لغضبک و یرضا لرضاک و
ابن النجار ایضا اما روایت کنز العمال وہ یہ ہے عن علی قال قال رسول اللہ لفاطمۃ ان اللہ یغضب لغضبک و

[illegible] کتاب [illegible] ان اللہ یغضب [illegible] فاطمۃ ویرضی لرضا فاطمہ یہ صحیح حدیث شریف ہے
[illegible] ہوا کہ [illegible] حضرت فاطمہ زہرا [illegible] ان لوگون پر غضبناک ہوا کہ جن لوگون پر حضرت
زہرا غضبناک تہین اور شیخ عبد الحق نے مدارج النبوۃ مین کہ بڑی معتبر کتاب اہلسنت کی ہے اور الحال پیش نظر
[illegible] ہے [illegible] پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ فاطمہ بضعۃ منی من اذاہا فقد اذانی [illegible]
[illegible] کہ ان اللہ یغضب بغضب فاطمۃ ویرضی برضاہا انتہی پس ہر جب اس حدیث
کی الحسب تحریر شاہ عبد الحق محدث جلیل القدر اہل سنت صحت کو پہونچی ہے ایذا فاطمہ زہرا کی ایذا ئے حضرت
رسول ہے اور غضب حضرت زہرا کا در حقیقت غضب جناب رسول خدا کا قرار پایا پس بسبب غضب فاطمہ زہرا
جناب رسول خدا بہی غضب مین آئے اور اونکو بہی ایذا پہونچی پس منصف لوگ خود فرمادین کہ جو شخص خدا و
رسول کو غضب مین لاوے اور خدا و رسول اوسپر غضبناک ہون وہ شخص کیسا اور جبکہ ایذا فاطمہ زہرا کی خدا
و رسول کی ایذا ہے اور یہ امر احادیث کتب معتمدہ اہل سنت سے خوب ثابت ہو لیا تو اب یہ سمجہنا چاہئے کہ اللہ
جل شانہ سورۂ احزاب مین فرماتا ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم
عذابا مہینا یعنی جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ کو اور اوسکے رسول کو اونکو لعنت کی ہے اللہ نے دنیا اور آخرت
مین اور رکہی ہے اللہ نے اونکے واسطے ذلت کی مار جو نتیجہ ان مقدمات سے برآتا ہے عاقل باایمان خود سمجہ
لیوینگے مین کچہ نہین کہنا ہون فقط روایات اہل سنت اونکی معتبر کتابون سے اور آیہ قرآنی نقل کردی ہے اور علی ہمدانی
شافعی نے کتاب مودۃ فی القربی مین کہ جو عمدہ کتاب اہل سنت کی ہے اور اسوقت پیش نظر حقیر حاضر ہے
[illegible] لکہی ہے عن زاذان سلمان قال قال رسول اللہ یا سلمان من احب فاطمۃ ابنتی فہو فی الجنۃ معی ومن ابغضہا
فہو فی النار یعنی فرمایا رسول خدا صلعم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہ اے سلمان جس شخص نے دوست
رکہا میری بیٹی کو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا اور جس شخص نے اوسکے ساتہ بغض رکہا وہ دوزخ
مین جائیگا پہر حضرت رسول خدا فرماتے ہین یا سلمان حب فاطمۃ ینفع فی مائۃ من المواطن ایسر تلک
المواطن الموت والقبر والمیزان والمحاسبۃ فمن رضیت عنہ ابنتی فاطمۃ رضیت عنہ ومن رضیت عنہ
رضی اللہ عنہ ومن غضبت علیہ ابنتی فاطمۃ غضبت علیہ ومن غضبت علیہ غضب اللہ علیہ یا سلمان
ویل لمن یظلمہا ویظلم بعلہا علیا وویل لمن یظلم ذریتہا وشیعتہا یعنی اے سلمان فاطمہ کی دوستی سو مقامون
مین نفع بخشتی ہے زیادہ آسان اونمین موت اور قبر اور میزان اور محاسبہ ہے تو جس شخص سے راضی ہو گی میری بیٹی فاطمہ

فاطمہ ہین اوس شخص سے راضی ہوا اور جس شخص سے مین راضی ہوا اوس سے اللہ راضی ہوا اور جس شخص
پر میری بیٹی فاطمہ غضبناک ہوئی مین اوسپر غضبناک ہوا اور جسپر مین غضبناک ہوا اوسپر خدا غضبناک ہوا اور ویل
ہے واسطے اوس شخص کے کہ اوسپر اور اوسکے شوہر علی پر ظلم کرے اور ویل ہے واسطے اوس شخص کے کہ اوسکی
اولاد اور اوسکے دوستون پر ظلم کرے انتہت خلاصہ اس حدیث سے یہی صاف ظاہر ہے کہ حضرت رسول
نے اون ظالمون سے کہ جو حضرت زہرا اونکی بیٹی پر اور جناب امیر المومنین علی شوہر حضرت فاطمہ اور اولاد
امجاد اور اونکی دوستون پر ہونیوالی تہی اول ہی خبر دیکر اونکی ظالم کے حق مین بد دعا فرمائی تہی اور غضب کو
اپنی دختر او پارہ جگر کی موجب غضب خدا اور اپنے غضب کا فرمایا ہے اب انصاف پسند لوگ آیہ مذکور کو ملاحظہ
فرما کر نتیجہ نکال لین **قولہ** نتیجہ تقریر **اقول** یہ نتیجہ و یہ ثمرہ ہے کہ جسکو تم پریشان جہوٹی سچی روایات و
اقوال سے اندہی ہنکر بجہد تمام استنتاج فرماتے ہو اور ایمان اپنا گروی رکہتے ہو اس ثمرہ نتیجہ سے تو تمام بیخ ایمان
تمہارا تباہ و برباد ہوا جاتا ہے اور ہو گیا مگر تمکو تنبیہ نہین ہوتی ولکن لا تشعرون افسوس صد افسوس اس ثمرہ اور
نتیجہ کو ذرا آیہ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس اور آیہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم پر اور ان احادیث
کلینی پر جو سیقدر رسالہ قول فصل مین درج ہین عرض کرکے دیکہو تو کہ یہ ثمرہ و نتیجہ پر آتا ہے اور کیا وہ کہاتا ہے
خدا کے واسطے یہ تو کہو کہ خدا نے اپنے احکام و امر و نواہی اور وعد و وعید کے ساتہ اور دن ہی کو مکلف کیا و یا
انہی بہی کچہ تکلیف رکہی ہے کیا اور لوگ تو بشرط کظم غیظا و رعفو عن الناس واللہ یحب المحسنین کی نعمت سے اور الا تحبون
ان یغفر اللہ لکم کی کرامت سے فائز ہونگے اور یہ بلا اس شرط کی ہونگے کیا بموجب حدیث کلینی ان العبد لیکون مظلوما فما
یزال یدعو حتی یکون ظالما کے اور یہی کوئی مظلوم اپنے ظالم کو کوسنے کاٹنے سے ظالم ہوجاتا ہے یا یہ بہی ہو جاتے ہے
کیا اور یہی کلینی کی حدیث الرجل لیغضب فما یرضی حتی یدخل النار کا مصداق ہو سکتا ہے یا یہ کہی ہو سکتی ہین ہوش مین آؤ اور
اپنے دین کو برباد نکرو ان مقدمات اور اس نتیجہ کے اثبات مین تمہارے دین کی خیر نہین ہونا ہو سو ہو و لکن لا تشعرون
الغرض ہمارا مختار تو یہی ہے کہ اہلبیت رسول اللہ اور اصحاب رسول اللہ سب آپس مین بحکم رحماء بینہم شیر و شکر تہے
اور جو کچہ باہم اونکے از قسم مشاجرات ہوے ہین صحیح اونمین سے محمول او پر محامل نیک ہین اور ناشی ہین خطاء اجتہادی سے
نفسانیت کو اوسمین ہرگز دخل نہین اور تمہارا مختار یہ ٹہرا ہے کہ اونکے آپس مین چہری کٹاری تہی جوتی پیزار ہی تہی ہزارہا جہوٹی سچی
روایات ڈہونڈ ڈہونڈ کے تم اونکے باہم یہی ثابت کرتے ہو کہ اوسنے فلان سے کہی اوسپر چوٹ اوسنے [illegible] کو
اوسکی کہوٹ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ تکاد السموات یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ہدا **قولہ** چنانچہ بخاری

اصول [illegible] صحیح الکتب بعد کتاب اللہ البخاری ہمارے نزدیک تھی مگر جلبی کہ یہ امر ثابت
و منکشف ہوا [illegible] بلاد قبلہ ہمارے اعداء ہمارے بخوف سرکوبی اپنی کے ثقال و سیوف ہمارے صدرا
مرویہ [illegible] النفاق [illegible] علمہم کی ہو کر در پردہ تقیہ و نفاق متواری و مختفی بودہ خود را شافعی و حنفی مینمودند کمانی مجالس
المومنین وغیرہ [illegible] انکی صحت میں اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ بعید نہیں کہ اس قسم کی روایات مشتبہات و مشکلات
[illegible] بخاری [illegible] کی اس کتاب میں بھی وارد ہوئی ہوں اور جبکہ جناب رسول مقبول
[illegible] مروو علی النفاق کو نہیں پہچانا کہ لا تعلمہم نحن نعلمہم تو امام بخاری کا
[illegible] اور فراست نبوت رکھتے تھے تو یہ لیکر اپنے وقت کے اگلے پچھلے مردوا
[illegible] پہچان لیا [illegible] تفسیر میں در ذکر امام آخر الزمان لکھا ہے کہ [illegible] اصحاب النبی
کان [illegible] اور [illegible] الکلام میں لایا ہے کہ قد رایت بعض الائمۃ الحنابلۃ
[illegible] اب جناب [illegible] حلاوۃ [illegible]
[illegible] ہمارے نفرمانی ہوگی اب وہ
[illegible] روایات [illegible] نے اجتہاد [illegible] ہماری روایات و تعہدات کی تخریب
[illegible] گذاشت کیا ہو گا خیر اب ہم [illegible] روایت بخاری میں یہاں یہ عرض کرتے ہیں کہ قاعدہ اصول کا بین الفریقین
[illegible] مقرر ہوا ہے کہ جو روایت بسند ثبوت صحت کے پہنچ جائے [illegible] بظاہر خود اگر مخالف دلائل قطعیہ یقینیہ عقلیہ و نقلیہ
کی [illegible] ہو تو [illegible] اور محامل نیک پر محمول کرنا واجب ہے اور اگر کوئی تاویل
[illegible] سکو از قسم متشابہات [illegible] خاموش ہو رہنا ضرور ہے تو یہ روایت بھی چونکہ بظاہر خود مخالف قطعیات
[illegible] ہم چاہتے ہیں کہ وہ فضل و کرامت حضرت صدیق و جناب فاطمہ کا ہے لہذا ہم پر ضرور ہوا کہ اسکو ہم بتقدیم
صحت [illegible] ماول [illegible] کریں ورنہ مثل متشابہات کے معروض عنہا و لا التفات الیہا کر دیں
دیکھو کہ تمہارے شیخ ابو جعفر طوسی نے تبیان میں نسبت ان روایات کی کہ جو وقوع تحریف پر قرآن شریف
میں وارد ہوتی ہیں کیا لکھا ہے کہ فالاولی الاعراض عنہا و ترک التشاغل بہا لانہ یمکن تاویلہا ولو صحت لما کان ذلک
طعنا علی ما ہو موجود [illegible] ولا یعرف ذلک احد من الامۃ [illegible] ہم بھی یہاں [illegible] ہیں
کہ فالاولی الاعراض عن مثل [illegible] و ترک التشاغل بہا لان الذین فی قلوبہم زیغ [illegible] تاویلہا علی ما [illegible]
[illegible] لا علی جانب الصدیق ولا علی جانب الزہراء [illegible]

صحتہ وبعلوم ثبوتہ ولا یعیر ہذا احد من الائمۃ الا اخوان الشیاطین فنزعبنا باعتقادہم ولا یلتفت الی ہذیانہم والتہ تعالی الموفق

وکیل وہو یہدی من یشاء الی سواء السبیل **قولہ** جبکہ غضب حضرت زہرا کا **اقول** مجکو توہ روایات معتبرہ نہیں سنا ہو سکتیں بوجہ اون روایات کلینی وغیرہ کی کہ جو فقرہ سیر رسالہ قول فیصل زینہا مذکور ہیں کہ ان العبد لیکون مظلوما

فما یزال یدعو حتی یکون ظالما ولا تفرق رجلان الا استحق احدہما البراءۃ واللعنۃ وربما استحق ذلک کلاہما فقال المعتب

جعلنی اللہ فداک ہذا الظالم فما بال المظلوم فقال لانہ لا یدعو اخاہ الی صلتہ ولا یتعامس لہ عن کلامہ ... اذا

تنازع اثنان فعاز احدہما الآخر فلیرجع المظلوم الی صاحبہ حتی یقول ... انا الظالم ...

الی ... قال رسول اللہ ایما مسلمین تہاجرا فمکثا ثلاثا لا یصطلحان الا کانا خارجین من الاسلام ... فایہما سبق

حتی یدخل النار ... اور ... خصوص ... اولاد ...

... رب العالمین

... انا اللہ ... ان کریم ... **قولہ** لو آپ ... ہو ... جناب

رسول اللہ کا غضب فی بعض الاحیان بحکم قولہ اللہم ... جعل الانسان ... علی ... الاعلیٰ واہدہ

الی صراط مستقیم اور ... علی ... البالغۃ ... اور ... غضب الٰہی ... تو حضرت

فاطمہ کا غضب بھی اگر فی بعض الاحیان ... کچھ ہو تو کیا ... اور کیا محال لازم آویگا اور جواب تحقیقی یہ ہے

کہ ... میں مبالغہ ... اگر ... کلام ... ایسا کلیہ نہیں ... عموم

کبر ... اول کے ہر جگہ قابل ہو تو فیما نحن فیہ میں یوں نہیں ... کان غضبہا ... غضب ...

لان ابا بکر کان معذورا بحدیث ... بغیر غضبہا ان سلم صح واللہ اعلم باب **علاوہ** برین یہ کرامت و فضیلت

تو خدا تعالیٰ اوسی شخص کو عطا فرماویگا کہ جسکا قلب سے اس صفت غضب کو بالکل منزوع ... فرماویگا ورنہ

ایسا شخص کہ ... خوشی گہر ... خفا ہوتا ہوگا تو اوسکو یہ فضل ... عطا کریگا واللہ علی ما نقول وکیل

قال اب رہی یہ بات کہ شیخ عبد الحق محدث عظیم الشان اہل سنت نے جو شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ ... از

غضب ... با ستاد کشید و تا زندہ ماند ہاجرت کرد ابوبکر را ... اس تحریر سے اونکی یہ امر نہایت وضاحت کے

ساتھ عیان ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا تا وقت وفات خود ابوبکر سے ناراض رہین اور بموجب حدیث صحیح مسلم اور

صحیح بخاری لم تکلم حتی توفیت سے بھی یہی عیان ہے کہ حضرت فاطمہ تا وقت وفات خود ابوبکر سے ناراض ماند

رہین اور ... ہمکلام ... اور صحیح بخاری میں کہ جو ... معتبر کتاب اہل سنت کی ہے یہ ... مسلم ...

ارشاد فوق ثلاثہ لیال یعنی حلال نہین مسلمان کو کہ چہوڑ دے اپنے بہائی مسلمان کو زیادہ تین رات سے اور
[illegible] تا وقت وفات حضرت زہرا کا چہوڑنا ابو بکر کو صحیح بخاری سے ثابت ونیز دیگر معتبر کتابون سے اہل سنت
کی ثابت ہوا ابھی آیا جواب منصف لوگ فرماوین کہ اندرین صورت حضرت ابو بکر اہل عقل وایمان کے نزدیک
کیا قرار پائے کوئی باایمان رسول کی بیٹی حضرت زہرا صلواۃ اللہ علیہا پر یہ گمان نہین کر سکتا کہ وہ نوشیتم [illegible]
رسول خدا کہ جنکے واسطے جناب رسول مقبول فاطمہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ اور احب اہلی الی فاطمۃ فرماوین جیسا کہ
نزل الابرار مین ہے اور یہ کتاب الحال پیش نظر حقیر حاضر ہے معاذ اللہ مرتکب فعل حرام اور ناجائز کی ہوئین بلکہ
ان روایات سے یہ امر ثابت ہوا کہ حضرت زہرا سیدۃ النساء ابو بکر کو مسلمان نجانتی تہین لہذا تا وقت آخر
کبہی اونسے متکلم نہوئین اور صاحب قول فیصل نے جو لکہا ہے کہ حضرت زہرا ہجران ابو بکر یون کرتین اونکو حدیث
اس حدیث لا یحل لمسلم الخ کی ہجران ابی بکر حلال نہین تہا اگر کوئی اسکا معتقد ہو تو حضرت زہرا کے ایمان سے
معاذ اللہ ہاتہ دہو بیٹہے پس یہ محض دہوکا دہی ہے اسلئے کہ ناراض رہنا جناب فاطمہ زہرا کا تا وقت بقا
خود ابو بکر سے اوس کی صحیحین مین مندرج ہے اوسکا کیونکر انکار ہو سکتا ہے تو ایسی صورت مین معاملہ بالعکس
اس لئے کہ یہ ہجران حضرت زہرا کا سلب ایمان و اسلام ابی بکر پر موجب روایات معتبرہ اہل سنت بڑی دلیل
ہے اس جہت سے کہ اگر حضرت زہرا ابو بکر کو مسلمان جانتین تو کبہی تا وقت وفات خود بولنا نچہوڑتین اور
ہجران ابی بکر نکرتین اور اگر کوئی از راہ مکابرہ برائے حفظ خلیفہ اول اس طعن سے کہے کہ ایذائے فاطمہ زہرا
خدا و رسول کی ایذا نہین اور نہ اوسکی حرمت ہمارے نزدیک ثابت ہے تو اوسکے جواب کو احادیث مذکورہ کافی
ہین لاکن بمزید توضیح ابن حجر کا بہی قول نقل کرتا ہون فتح الباری شرح صحیح بخاری مین ابن حجر عسقلانی نے لکہا ہے
فی الحدیث تحریم اذی من یتاذی النبی بتاذیہ لان اذی النبی حرام اتفاقا قلیلہ او کثیرہ وقد جزم بانہ یوذیہ ما اذی
فاطمۃ فکل من وقع منہ فی حق فاطمۃ شئی فتاذت بہ فہو یوذی النبی بشہادۃ ہذا الخبر الصحیح ولا شئی اعظم من ادخال الاذی
علیہا حاصل یہ ہے کہ تحقیق ایذا نبی کی حرام ہے اتفاقا قلیل ہو یا کثیر ہو اور یہ امر یقینی ہے کہ ایذا پاتے ہین حضرت رسول خدا
لہذا اس حیثیت سے کہ جس چیز سے فاطمہ زہرا ایذا پاوین تو ہر وہ شخص جس سے فاطمہ کے حق مین کوئی ایسا امر واقع ہو
جس سے جناب مخدومہ نے ایذا پائی پس وہ شخص اس حدیث صحیح کی شہادت سے پیغمبر خدا کا ایذا رسان ہے
اور فاطمہ کی ایذا رسانی سے بڑہکر کوئی گناہ نہین انتہت خلاصۃ اور اگر کوئی یہ کہے کہ وجہ اسکے متی غضبت کی
[illegible] پس محض دہوکہ دہی ہے کیونکہ غضب حضرت زہرا کا بسبب نہ ملنے فدک اور دیگر ترکہ رسول خدا کے مانند [illegible]

نیم روز روشن ہی شیخ عبد الحق محدث اہل سنت نے شرح مشکوٰۃ مین اشکال اس سوال ہی کی بعد ہجر کے کیا ہو و
مشکل تر ازین قضیۂ فاطمہ زہرا است زیرا کہ اگر گوئیم کہ وے رضا حاصل بود باین صفت بعید است و اگر اقرار کنیم کہ تا بد
اتفاق شیخین او را استماع این حدیث از آنحضرت مشکل تر می شود کہ بعد از استماع این حدیث از ابوبکر بشہادت
صحابہ بدان چگونہ قبول نکرد و در غضب آمد و اگر غضب پیش از استماع حدیث بود چرا بر نگشت از غضب تا آنکہ
با شکستہ [illegible] تا زندہ ماند مہاجرت کرد ابوبکر را بلکہ انہین محدث نے شرح مشکوٰۃ مین ترجمہ حدیث صحیح بخاری [illegible]
لکھا ہی پس در غضب آمد فاطمہ پس ہجران کرد ابوبکر را پس ہمیشہ بود ہجرت کنندہ مر او را تا آنکہ وفات یافت جبکہ
محدث اہل سنت نے ہی یعنی وحدت کے غضبت قرار دے لو اب اہل سنت کو کیا مجال تاویل باقی رہی اب رہا
یہ تاویل علیل صاحب قول الفصل کی مردود ہو گئی لیکن مزید توضیح اوسکی مین بھی بیان کرتا ہون وہ یہ ہین کہ بعض
جو وعید اس بات کے ہین کہ ہمارے خلیفہ اول ابوبکر نے حضرت زہرا کے گھر جا کر صفائی کر لی اور وہ راضی ہو گئیں
چنانچہ ریاض النضرہ مین مذکور ہی عن الاوزاعی قال بلغنی ان فاطمۃ بنت رسول اللہ غضبت علی ابی بکر فخرج ابوبکر
حتی قام علی بابہا الخ یعنی اوزاعی سے روایت ہی کہ کہا اوسنے مجکو یہ روایت پہونچی ہی کہ تحقیق فاطمہ بیٹی رسول خدا
کی غضبناک ہوئین ابوبکر پر پس خارج ہوا ابوبکر تا آنکہ کھڑا ہوا اوپر دروازے فاطمہ کے انتہت خلاصتہ پھر اسی
روایت مین راضی ہونا حضرت زہرا کا لکھا ہی اول تو اس روایت مین بھی لفظ غضبت بصراحت وارد ہوا ہی
دوسرے اون معصومہ کے پاس برائے صفائی اور رضامندی کے لئے جانا دلیل اونکی غضب کی ہی ورنہ اگر وہ
غضبناک نہ ہوتین حضرت زہرا کے اونکو راضی کرنا کیسا اور اونکے پاس صفائی کو کیون جانیکے کیا معنی بعد راضی کرنیکے لئے تم
تو عجب ہی گئے ہو کہ جو پہلے اس سے حضرت زہرا غضبناک تہین اور اون معصومہ کو پہلے اس سے ابوبکر پر غضب
اور غصہ تہا در صورت عدم غضب حضرت زہرا برائے صفائی و رضامندی جانا کیسی بے معنی بات ہی اس دلیل
سے بھی تاویل علیل صاحب قول الفصل کے باطل ہو گئی **قولہ** اب رہی یہ بات کہ شیخ عبد الحق اھ **اقول** حضرت شیخ
عبد الحق محدث دہلوی نے ترجمہ مشکوٰۃ اور مدارج النبوۃ مین جو روایت رضامند ہو جانیکی ہی بعد ذکر روایت ناراضی
کی لکھی ہی مگر تم ایک کا تو ذکر کرتے ہو اور ایک کو اخفا فرماتے ہو یہ کیا نا انصافی ہی اگر پہلا کو دیکھا تو دوسرا [illegible]
تو تمہارے دھوکے مین نہین آنے کے اور رضامندی جو کہ عقلاً و نقلاً یقینی ہی اور ناراضی اونکی برخلاف اوسکے کہ اوسکو
نہ عقل اہل ایمان کی باور کر سکتی ہی اور نہ نقل ثقات کی تنقیص اوسی طرح باقی ہی بلکہ وہ مستبعد ہی بعید وہ قابل تاویل اور بلا تاویل
پر محمول ہو سکتا ہی تو پھر تم کیون [illegible] اپنا ایمان بگاڑتے ہو اور کیون مصداق قد ضلوا و اضلوا کے بنتے ہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ

فهو ان ابو بکر کو مسلمان نجاتی تھے [illegible] اقول پس خوب ثابت ہوا کہ حضرت زہرا انکو مسلمان نجاتی نہیں جانتی تھیں [illegible] اور شوہر نامدار بھی انکو

مسلمان [illegible] کہ [illegible] [illegible] الاخبار اور فرماتے ہیں [illegible]

ان [illegible] فی الاسلام [illegible] فی الاسلام [illegible] کا [illegible] مهاجرین [illegible]

[illegible] حضرت فاطمہ زہرا [illegible]

[illegible] جناب فاطمہ زہرا [illegible]

[illegible] صادق [illegible]

[illegible] اسلام [illegible]

[illegible] حضرت ابو بکر [illegible] اسلام [illegible]

[illegible] مسلمان نجاتی [illegible]

[illegible] قولہ مانند آفتاب نیمروز روشن ہوا اقول غضب حضرت زہرا کا مانند آفتاب نیمروز

تو جب [illegible] روشن [illegible] ثابت [illegible] اگر [illegible] ثابت ہوگا [illegible]

[illegible] ثابت [illegible] تو کہاں [illegible] ثابت [illegible] تسلیم کیا جاوے تو بھی

[illegible] کہ ہم [illegible] غضب و مہاجرت کا کیا ہو

[illegible] کیا ہو [illegible]

[illegible] حضرت فاطمہ کا حضرت صدیق پر [illegible] غضب حضرت

[illegible] غضب و مہاجرت [illegible]

[illegible] عداوت [illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عبارت [illegible]

مالا انہ کان فی زمیاعہ ہوتا جیسا حضرت زہرا نے ابی بکر سے میراث مانگی اور فرمایا الیوم ترث اباک ولا ارث ابی تو ایسے ہی بیان صحیح سمجھا جائے

کہ حتی توفیت اسی قدر حصہ بیان کیا ہے تو قیاس ہے ابی بکر کی طرف سے انکار کا جواب جو کہ لاہور ایک ہی بیان سے پاس رہتا

نزدیک اتفاق ہے مسلم میں نقل ہوا ہے کہ بلاتفاق اہل سنت حضرت زہرا ابوبکر سے ناراض رہیں بعد موت تک انہوں نے کلام نہ کیا

اوسکے تاب سے حضرت ہو جا تی ہیں اور جناب کو ان سے کچھ تعلق نہ رہا یعنی جناب نے انکار فرمایا یا ناراضی ظاہر کی

ایسا ہی علم انکو ہوتا ہے قال سوا اسکے عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ سنی کہ جو بزرگ اہل سنت ہیں شیعہ عالم نہیں

اپنی کتاب الامامۃ والسیاسۃ میں کہتے ہیں کہ اسمیں شیعہ کا ذکر نہیں ہے انکا ناسخ الوری باحیار ام القری وغیرہ تصنیف سے

اسی ابن قتیبہ سنی مذہب کی یہ روایت ذکر خلافت ابی بکر میں لکھا ہے فقال ابو بکر انطلق بنا الی فاطمۃ فانا قد

اغضبناہا فانطلقا جمیعا فاستاذنا علی فاطمۃ فلم تاذن لہما یعنی ابو بکر نے عمر سے کہا ہمارے ساتھ طرف فاطمہ

کے چلو تحقیق انکو ہم غضب میں لائے ہیں پس گئے اور اجازت پاس آنے کی طلب کی حضرت زہرا نے اپنے

پاس آنے کا اذن نہ دیا انتہت خلاصتہ پس جبکہ غضب میں لانا ابو بکر کا جناب فاطمہ زہرا کو شیعہ اور ابن قتیبہ

محدث اہل سنت باقرار ابو بکر ثابت ہو گیا تو اب کیا مجال تاویل اہل سنت کو باقی رہی اور اس تحریر سے

ابن قتیبہ کی یہ بھی عیان ہے کہ بابت خلافت آپ اون معصومہ کو غضب میں لائے تھے چنانچہ قول ابی بکر فانا قد

اغضبناہا ہمارے دعوے پر شاہد ہے یہ دلیل ہے کہ حضرت از راہ بشریت غضب میں نہ آئی تھیں اور ہجران حضرت زہرا

کا ابو بکر کو اپنے وقت وفات تک اسپر ایک اور دلیل عمدہ ہے صحیح بخاری میں ہے فوجدت فاطمۃ علی ابی بکر فی ذلک

فہجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت یعنی غضبناک ہوئیں فاطمہ ابو بکر پر بیچ اسکے یعنی قصہ میراث فدک میں پس چھوڑ دیا ابو بکر

کو پس نہ کلام کیا یہانتک کہ وفات پائی اون معصومہ نے انتہت خلاصتہ اور دوسری جگہ تو صحیح بخاری

میں لفظ غضبت بصراحت وارد ہوا ہے فغضبت فاطمۃ بنت رسول اللہ فہجرت ابا بکر فلم تزل مہاجرتہ حتی

توفیت یعنی غضبناک ہوئیں فاطمہ بیٹی رسول خدا کی اور چھوڑ دیا ابو بکر کو اور یہ مہاجرت اونکی زندگی یہانتک

کہ فوت ہوئیں انتہت خلاصتہ پس فعل حضرت ابو بکر سے ایسا سرزد ہوا ہے کہ اہل سنت کسیطرح اسکا جواب نہیں

دے سکتے البتہ برائے جان بری جناب خلافت مآب ہزاروں تاویلیں کرتے ہیں جیسے کہ صاحب قول الفصل

نے کہا ہے کہ وجدت بمعنی غضبت نہیں بلکہ بمعنی کالمت ادسکی تاویل کی تو غلاہر ہو گئی اب ایک اور تاویل اہل سنت

کی بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ فلم تکلمہ حتی توفیت کے معنی یہ ہیں کہ کبھی حضرت زہرا نے میراث کے باب میں

کلام نہ کیا میں کہتا ہوں کہ اسکو تو اہل سنت کے ہی محقق عالموں نے اپنی کتابوں میں رد کیا ہے چنانچہ ابن حجر عسقلانی

[illegible] تاویل علیل کے لکھا ہے وتعقبہ الدیاسی بان
[illegible] الکلام [illegible] وکذا صرح البحرۃ خلاصہ یہ ہے کہ دیاسی نے تاویل
[illegible] کہ حضرت زہرا نے ترک کلام ابوبکر سے تا حیات اپنی
[illegible] دلالت کرتی ہے اور تتمہ شرح صحیح بخاری میں مسطور ہے کہ عمر
[illegible] تاویل کو کہ جو ترمذی نے اپنے استاد شیخ علی ابن عیسیٰ سے
[illegible] میراث میں ابوبکر سے کلام نہ کیا عبارت اوسکی یہ ہے
[illegible] ما حکاہ الترمذی عن شیخہ علی ابن عیسیٰ انہا لم تکلمہ فی
[illegible] اہلسنت کی معتبر کتابوں اور معتمد روایتوں سے حضرت زہرا کے ابوبکر
پر غضبناک ہونیکے ثبوت میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہا اور وہ مانند روز روشن عیاں ہو گیا پس ایسی صورت
میں انکار غضب فاطمہ [illegible] **قولہ** [illegible] مسلم [illegible] **اقول** تعجب ہے کہ ان [illegible]
[illegible] استحجاج کرو اور [illegible]
[illegible] تو معنی اسکے ظاہر یہ ہیں
[illegible] بالقصد [illegible] غضبنا [illegible] کما قال [illegible] الرسول [illegible] قال [illegible]
[illegible] فتدبر [illegible] **قولہ** تو اہلسنت کے بھی عالموں نے [illegible] **اقول** ان عالموں نے
اہلسنت کے [illegible] روایت [illegible] نہ پہونچی ہو گی کہ جسمیں جناب فاطمہ خود یوں فرماتی
ہیں کہ [illegible] روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے ترک سوال فدک کو ساتھ ترک
کلام کی تعبیر فرمایا اور ان عالموں نے ترک کلام [illegible] کے عام سمجھا اور خاص میں [illegible] اگر اس روایت سے
اطلاع ہو گا اوسکو اسمیں کچھ [illegible] اور [illegible] تاویلیں پیش نہ جاتیں اور مجبور ہو کر اہلسنت
یہ کہتے ہیں کہ حضرت زہرا اور جناب امیر علیہ السلام کے باہم بھی رنجش ہوئی تھی یہانتک جب حضرت امیر نے بنت
[illegible] عقد کرنا چاہا تو حضرت [illegible] ناراض ہو کر اپنے باپ کے پاس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہین اسکی مخاصمت اون جناب سے رہی اور روایت اس خبر کی منافی اور مخالف اوس امر کا اور موجب وحجت انکا ہی تو ہم اسکو کیون قبول کرین **دوسرے** یہہ روایت موضوعہ اہل سنت کی ہی پہر کیا حجت چنانچہ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ مین لکہا ہی کہ معاویہ نے کچہہ لوگ اصحاب رسول خدا اور تابعین سے اس بات کے لئے مقرر کئے تہے کہ حضرت امیر کی شان مین قبیح روایات کہ جس سے اونحضرت پر طعن وارد ہوتا ہو اور لوگونکی طرف سے اون روایات کو دیکہہ کر پہر جاوین بنا یا کرین منجملہ اون روایات موضوع کرنیوالون کے صحابہ رسول سے ابوہریرہ اور عمرو بن عاص اور مغیرہ بن شعبہ اور تابعین سے عروہ بن زبیر ہین عبارت اوسکی یہہ ہی ان معاویہ وضع قوما من الصحابۃ وقوما من التابعین علی روایۃ اخبار قبیحۃ فی علی تقتضی الطعن فیہ والبراءۃ منہ وجعل لہم علی ذلک جعلا یرغب فی مثلہ فاختلقوا ما ارضاہ منہم ابوہریرۃ وعمرو بن العاص والمغیرۃ بن شعبۃ ومن التابعین عروہ بن زبیر بعد اسکے کچہہ احادیث موضوعہ عروہ بن زبیر اور عمرو بن العاص کی بنائی ہوئی بیان کی ہین پہر ابوہریرہ سے یہہ روایت نکاح بنت ابی جہل نقل کی ہی پہر کہا ہے وذکرہ المرتضی فی کتابہ المسمی تنزیہ الانبیاء والائمۃ وذکر انہ روایۃ حسین الکرابیسی وانہ مشہور بالانحراف عن اہل البیتؑ وعداوتہم والمناصبۃ لہم فلا تقبل روایتہ یعنی ذکر کیا ہی اوسکو سید مرتضی علم الہدی نے اپنی کتاب مسمی بہ تنزیہ الانبیاء والائمہ مین اور ذکر کیا ہی کہ وہ روایت حسین کرابیسی کی ہی اور حسین کرابیسی مشہور ہے انحراف مین اہل بیت رسول خدا سے اور اون کے عداوت اور بغض مین پس نہین مقبول ہوتی روایت اوسکی پس جبکہ راوی اوسکا حسین کرابیسی منحرف از عترت اہلبیت رسول خدا ہوا اور وہ عداوت اہل بیت بہی رکہتا ہو اور معاویہ نے اوس سے برائے طعن جناب امیر موضوع کرایا ہو اور یہہ امر کتب سے اہل سنت کی بخوبی واضح ہو تو ہم اوسکو کسطرح قبول کرین اور ابن ابی الحدید نے اس مضمونکو شرح نہج البلاغہ مین ابو بکر جوہری سے نقل کیا ہی اور سید مرتضی علم الہدی رح فرماتے ہین یہہ خبر باطل اور موضوع غیر معروف ہے اور نزد اہل نقل ثابت نہین ہوئی اسکو کرابیسی نے واسطے طعن جناب امیرؑ کی معارض ذکر شریف الجناب ذکر کیا ہی اور وہ دشمن اہلبیت تہا اور اگر جناب امیرؑ بنت ابی جہل کے ساتھہ نکاح بہی کرتے تب بہی تو باعث طعن حضرت امیرؑ پر نہین تہا اس لئے کہ نکاح چار عورتون کا امت رسول خدا کے مردون کو ایک وقت مین جائز ہے وہ تو موافق شرع ہوتا اور جس چیز کو رسول نے برسر منبر بارہا مباح بیان فرمایا ہو اوسکو پہر کیون منع فرماتے کونسی آیۃ قران مین اس حکم خدا کے منسوخ کرنیکے لئے نازل ہوئی تہی یہہ تو جب ہی ثابت ہو کہ رسول خدا پر تجویز ہوتی ہے کہ اول تو جناب نے برسر منبر بیان فرمایا

کہ بیان شطاری کرو کہ لوگوں کو معتقد … اور سچ کو شبہ فرما سے ترجمہ کہ خدا نے قرآن مین اون لوگون سے مباح کو حرام کیا
اور شکوہ باپ رسول کی … کیون … فرما … قال … اوس روایت مقصد نکاح بنت ابی جہل کا موضوع اور
بے اصل ہونا ثابت ہو گیا پس جواب … نہین **قولہ** تو بجبہ … اہل سنت **اقول** اہلسنت کا یہ
کہنا مجبور ہو کر کچھ غلط بات نہین بلکہ محض … درست … ثبوت اسکا اپنی کتاب علل الشرایع مین دیکھ لیجئے کہ در باب
العلة التي من اجلها دفنت فاطمة بالليل ولم تدفن بالنهار یہ قصہ لکھا ہے یا نہین اور … حضرت رسول خدا کی فاطمہ
بضعة مني وانا منها فمن آذاها فقد آذاني فرمایا ہو یا کہین … فرمایا تھا اور حق … مین رنجش کے طرف جناب
امیر کی نظر … جناب فاطمہ کی … علل الشرایع … کہا ہو یا نہین … نے یہ کلمات سخیفہ جناب امیر
کے واسطے حضرت سیدہ نے نقل کئے ہین یا نہین … مثل الجنین … قعدت حجرة الظنين الخ اور ما بین انکی
رنجیدگیون کے اصلاحین صاحب جلاء العیون … در گاہ رب العالمین تفکری باید
کرد الخ لکھا ہے یا نہین اور علل الشرایع ہی مین در باب العلة التي … ایک قصہ …
جناب فاطمہ کا حضرت علی سے اور حضرت جبرئیل کا نازل ہونا کہ شکایت فاطمہ کی جا ہی … منقول ہے یا نہین
اور کشف الغمہ مین روایت رنجش کی ما بین … حضرت حسنین ع کے دیکھ لو یہان تک کہ بوجہ صلح معاویہ …
حضرت امام حسین کا لو … لکان احب الي مما فعله اخي لکھا ہے یا نہین جب ان جملہ مقامات کو دیکھ لوگے تب تمکو
جواب دینا ہی … کیا کہتے ہو **قولہ** پس جبکہ اوسکا … **اقول** خبط کلام آپ اپنا ملاحظہ کیجئے اور تو
حضرت ابوہریرہ کو اس روایت کا واضع آپ نقل کرتی ہین اور یہان حسین کرابیسی کو نقل کرتے ہو کیا دروغگو را
حافظہ نباشد تمہاری ہی شان مین وارد ہے **قولہ** تو باعث طعن حضرت امیر ہوا **اقول** حضرت امیر پر کسی نے طعن
کیا جو ابہی آپ نے … اوسکو رفع کرتے ہو کیا بھولے لڑتے ہو **قولہ** کیون منع فرمانے اوا **اقول** منع فرمانا حضرت
رسول خدا کا اسکو بطور شرع نہین تہا بلکہ … شفقت … جناب فاطمہ پر واللہ اعلم بالصواب مگر … اصل قصہ کا
نزد شیعہ بالغرض بے اصل ہونے سے کچھ بات نہین بعد اثباته من وقوع الملال والكدورة مين علي وفاطمة مطلقا …
نہین ہوا جاتا … ثبوته بالطرق المتعددة اور اگر مطلق بے اصل ہوتا تو اوسکی اصلاحین ملا باقر مجلسی آپ اپنی
کتاب جلاء العیون کی فصل معاشرت علی و فاطمہ مین کیون یون فرماتے کہ در کارہای بزرگان دین و مقربان درگاہ
رب العالمین تفکری باید … اگر … در کارہای حضرت صدیق و حضرت زہرا ایسا ہی کچھ کہا یا کہین تو کیا
زبون ہوا اور … **قال** اور یہ … قابل لحاظ ہے کہ شاہ عبد العزیز تحفہ اثنا عشریہ مین لکھتے ہین پس ابوبکر فاطمہ … را

زہرا اور دعوی ہبہ تکذیب نکرد یا تصدیق نمود انتہی مین کہتا ہون جبکہ ابو بکر نے بسبب شہادت شاہ صاحب
دعوی ہبہ فدک کے تصدیق کر لی تو پہر حضرت زہرا کو فدک کیون نہ دیا اور چونکہ باوجود تصدیق کر لینے کے دعوی
ہبہ کے فدک حضرت زہرا کو واپس نہ دیا تو معلوم ہوا کہ بالقصد اندر دیدہ و دانستہ جناب رسول مقبول کی پارہ جگر
کا حق غصب کر لیا تو اس صورت مین غصب اغتصاب حضرت زہرا بیان تحفہ ایسا ظاہر ہو گیا کہ جناب فاطمہ زہرا
از راہ بشریت غضب مین نا حق نہین بلکہ باوجود تصدیق دعوی ہبہ فدک جو حق تھا وہ اپنے حق کو نہ دیا
لہذا انکو غضب اور غصہ ہوا اور جبکہ دعوی ہبہ فدک کی ابو بکر نے تصدیق کر لی تھی تو حضرت زہرا سے گواہ کیون
طلب کیے تھے محض اون کے دعوی کرنے پر ہی واپس کیون نہ دیا آیا حضرت فاطمہ زہرا پر جہوٹے دعوی کا
شبہ تھا اون معصومہ کا تو محض دعوی ہی کرنا فدک کے واپس کرنے مین کافی تھا اور در صورت گواہ طلب
کرنے کے بھی تو حق اونکا خوبی ثابت ہو گیا تھا اس لیے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ہبہ فدک کی گواہی دیدی تھی جناب
امیر کی گواہی کب لایق رد تھی اخر یہ ابن ثابت کی گواہی تنہا قبول ہو گئی اور حضرت امیر کی گواہی رد کر دی اور بموجب
حدیث مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح ہی اتباع جناب امیر کا ضروری تہا شاہ عبد العزیز نے تحفہ مین لکھا ہی مثل اہلبیتی
کمثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق دلالت می کند کہ مدار فلاح و ہدایت مربوط بدوستی ایشان
ومنوط باتباع ایشان است و تخلف از دوستی و اتباع ایشان موجب ہلاک انتہی جبکہ اتباع عترت اہلبیت رسولخدا
حسب شہادت شاہ صاحب موجب نجات اور تخلف اون سے باعث ہلاک ہو تو وجہ اسکی کیا ہی طرف حضرت
امیر کے رجوع کیا ہوتا آپ یون تجویز کیا اور علمائے اہل سنت تو مشکلات مین طرف جناب امیر کی رجوع
کیا کرتے تھے چنانچہ ولی اللہ کابلی نے صواقع مین لکھا ہی کہ فلاح اہل بیت کی محبت اور اون کی ہدایت سے مربوط
ہی اور ہلاک اون سے تخلف کرنے پر منوط ہی اور خلفا اور صحابہ مشکلات مین رجوع بافضل اہلبیت یعنی علی ابن
ابیطالب کی طرف کیا کرتے تھے وہ عبارت یہ ہی ولاشک ان الفلاح منوط بولائہم وہدیہم والہلاک بالتخلف
ومن ثمہ کان الخلفاء والصحابۃ یرجعون الی افضلہم فیما اشکل علیہم من المسائل وذلک لان ولایتہم واجب وہدیہم
ہدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی پس اگر اس فدک کے قضیہ کو بھی حضرت امیر سے رجوع کرتے اور جیسے کہ اونہون
نے گواہی دی تھی اوسے مان لیتے اور فدک کو واپس دیتے تو مخالفت ہدایت رسول اور جناب امیر اور اہلبیت
رسول کی نہوتی اور ہلاکت سے محفوظ رہتے بر خلاف فرمودہ رسول مقبول شہادت جناب امیر کو رد کیا اور انکی
گواہی و نیز حق زہرا اور امیر رد کیا باوجودیکہ گواہی جناب امیر کی حقتعالی قبول فرما چکا تہا چنانچہ حق سبحانہ تعالی

قرآن مجید مین فرماتا ہے افمن کان علی بینة من ربه ویتلوه شاہد منه اور مراد شاہد سے جناب امیرؑ ہین چنانچہ سیوطی نی
تفسیر درمنثور مین لکہا ہے اخرج ابن مردویه وابن عساکر عن علی فی الآیة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علی بینة من ربه
وانا شاہد منه واخرج ابن مردویه من وجه آخر عن علی قال قال رسول الله صلعم افمن کان علی بینة من ربه انا ویتلوه شاہد
منه علی تو بموجب اسکی حضرت امیرؑ بتصدیق جناب رسول خدا کی طرف سے شاہد قرار پائے پس ایسی صورت مین تنہا
گواہی حضرت امیرؑ کی مفید یقین اور لایق تسلیم تھی افسوس کی جا ہے کہ خدا گواہی کو حضرت امیرؑ کی قبول کرے اور یہ لوگ
مسلمانی کا دم بہر کے اونکی گواہی رد کرین اور براہ مکابرہ کہین کہ حضرت امیرؑ اور ام ایمن زوجہ رسول خدا ایک مرد اور ایک
عورت تہی یا تو ایک مرد اور ہوتا یا ایک عورت اور ہوتی تاکہ نصاب گواہی کا پورا ہو جاتا چنانچہ قول شارح مواقف
اما علی وام ایمن فلقصورہما عن نصاب البینة وہو رجلان او رجل وامرأتان اسپر دال ہے وہ بہی اس دلیل سے رد ہو گیا
سوا اسکے بمزید توضیح اوسکی تردید مین یہ اور بہی لکہا جاتا ہے کہ امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین درمیان تفسیر آیہ کریمہ و
ما افاء الله علی رسوله یہہ لکہا ہے کہ حضرت رسول خدا کے موالی نے بہی حضرت زہرا کے دعوی کی تصدیق مین گواہی
دی تہی چنانچہ عبارت تفسیر مذکور کی یہی ہے فشہد لہا ام ایمن ومولی رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی گواہی دی
فاطمہ زہرا کی ام ایمن اور مولاے رسول خدا نے اور جناب امیرؑ کا گواہی دینا شرح مواقف سے ظاہر ہے تو ثابت
ہوا کہ حضرت زہرا کے دعوی ہبہ پر حضرت امیرؑ اور ام ایمن زوجہ رسول خدا اور مولا یعنی غلام نے حضرت محمد مصطفی
کے گواہی دی تہی تو اندرین صورت دو مرد اور ایک عورت کا گواہی دینا ثابت ہوا پس حق حضرت زہرا فدک مین
بذریعہ ہبہ پوری پوری طور سے ثابت ہو گیا اور واپس نہ دینے فدک اور قبول نکرنے گواہی کو حضرت امیرؑ کی اور حضرت
زہرا کے جہوٹلانے کا الزام فدک کے لینے اور غاصبین پر قایم ہوا اور بموجب حدیث ثقلین انی تارک فیکم الثقلین
کتاب الله وعترتی اہلبیتی حضرت امیرؑ کی طرف رجوع کرکے فدک حضرت زہرا کو دیا ہوتا کیا اسمین اتباع حکم جناب
رسول خدا اور اونکی عترت اہلبیت کا تہا حضرت رسول نے تو اس حدیث مین حکم اتباع اپنی عترت اہلبیت کا دیا تہا
پہر حضرت امیرؑ کی طرف کیون رجوع نکیا اور اونکی گواہی قابل قبول نہوئی اور اگر اہل سنت یہ کہین کہ حدیث ثقلین مین ہمکو
قرآن پر عمل کرنیکو حکم ہے اور عترت اہلبیت کی محبت کے لئے رسول خدا نے ہمارے لئے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ بعضی متعصب
جیسے ہمارے سکوت گزین مین بہی یہی امر بیان کرتے ہین پس یہ کہنا اونکا غلط محض ہے اسلئے کہ شاہ عبد العزیز تحفہ مین لکہتے
ہین باید دانست کہ باتفاق شیعہ وسنی این حدیث ثابت است کہ حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرمودانی تارک
فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب الله وعترتی اہلبیتی پس معلوم شد کہ در مقدمات

در مقدمات دینی و احکام شرعی ما را پیغمبر حوالہ ما بین [illegible] علیم الله [illegible] فرموده است پس با تعجب که مخالف این بو باشد

در امور شرعیہ [illegible] باطل و نامعتبر است پس بموجب اس حدیث کی بہی ان کو طرف حضرت امیر کی رجوع

کرنا چاہئے تہا جو کچھ [illegible] فرماتے اوسپر عمل کرتے اور جبکہ حضرت ابوبکر نے باوجود ایسی وصیت حضرت امیر

کے فدک [illegible] دیا [illegible] تو یہ عمل اونکا حسب تحریر شاہ صاحب بالکل نامعتبر و باطل قرار پایا

[illegible] حضرت رسول نے اپنی امت کو اتباع اہلبیت کو حکم فرمایا تہا اور دوسرے درصورت

[illegible] حضرت زہرا سے فدک لے لیا اور دوسری [illegible]

[illegible] دعوی [illegible] پارہ جگر رسول خدا کو جہوٹا جانکر [illegible]

دعوی [illegible] گواه [illegible] اور جبکہ [illegible] جناب رسول خدا و حضرت امیر

و حضرت امام حسین اور ام کلثوم علیہم السلام نے گواہی دی تو اوسے رد کردیا اور جبکہ حسب [illegible]

حضرت زہرا نے اپنے دعوی ہبہ کی تصدیق میں [illegible] روبرو ابوبکر پیش کیا اوسکو بہی نہ مانا [illegible]

[illegible] دعوی وراثت کو بہی نہ مانا اور قبول نکیا [illegible] جناب امیر علیہ السلام نے [illegible]

[illegible] حضرت زہرا [illegible] دعوی کی تصدیق میں پیش کیں اونکو بہی قبول نکیا کہ جسکے باعث وه معصومہ [illegible]

[illegible] اونکو تشریف [illegible] کلام نہوئین چنانچہ لم تکلمہ حتی توفیت

[illegible] اہل انصاف فرماوین کہ ولا اسی کا نام ہے اور محبت اسی کو کہتے ہین افسوس صد افسوس

[illegible] رسول [illegible] وفات پاتے ہی جناب فاطمہ اونکی پارہ جگر کی یہ توقیر ہوگئی اگر حضرت زہرا کے نام پر

[illegible] تہا تو وه [illegible] دعوی ہبہ کیون کی تہین حضرت ابوبکر کے مسند خلافت پر بیٹہتے ہی یہ جھگڑا

حضرت زہرا سے کیسا شروع ہوگیا اگر اہل سنت جناب خلافت مآب کو اس طعن سے بچائین گی تو حضرت

فاطمہ کو دعوی کرنے میں [illegible] جائز کا جواب دینا ہوگا کیونکہ دعوی کرنا اونکا بنا بر ہبہ کتب اہل سنت کی

روایات اور عبارات سے مانند آفتاب نیمروز روشن ہے چنانچہ گواه جو ہبہ کی طلب کرگئی اور نصاب پورا

نہونے کا صاحب شرح مواقف وغیره نے جواب ہی جو دیا ہے اگر حضرت زہرا نے دعوی ہبہ نہین کیا تہا تو گواه کیون

طلب کئے گئے اور اگر کیا تہا تو وه دعوی یا تو سچا تہا تو ابوبکر نے فدک اونکو بصورت صدق دعوی کیون نہ دیا

اور اگر بنزدیک اہل سنت کے وه دعوی جہوٹا تہا تو حضرت فاطمہ زہرا کی طرف سے جواب دین کہ اونہون نے

رسول خدا کی بیٹی ہوکر العیاذ باللہ جہوٹا دعوی کیون کیا اور یہین انصاف پسند لوگون کی خدمت مین یہ بہی عرض

کرتا ہون کہ محبت حضرت زہرا کی بہی تو اسی امر کی مقتضی تہی کہ جیسے اون معصومہ نے دعوی کیا تہا تو فدک اونکو
تشریف لانے کے ہی سبب سے اور دعوی کرنے کے باعث سے ہی بلکہ بنظر رعایت تکریم و رعایت حق رسول خدا اور
حفظ عہد جناب بلا توقف واپس دیتے گواہ طلب کرنے کی کیا ضرورت تہی اور بسبب تحریر ابن [illegible] فاطمہ
حضرت ابوبکر نے جناب فاطمہ سے [illegible] آپ کا بہ جنبیہ جو کہا اوسکا کیا موقع تہا معاذ اللہ جناب فاطمہ نے

کہیں [illegible] ہی کیا تہا ابن ابی الحدید نے بہ نقل کلام قاضی القضاة عبد الجبار معتزلی و کلام سید مرتضی
علم الہدی [illegible] البراہین [illegible] الکلام یون یہ لکہا ہے و قد نقل قاضی القضاة بلفظہ حکایة عن الشیعة علم [illegible]
علیہا [illegible] فلذلک قالت ان الاحیاء ان یعلم التکرم مما ارتکبا [illegible] عن الدین و ہذا الکلام لاجواب عنہ لقد کان
التکریم و رعایة حق رسول اللہ و حفظ عہدہ یقتضیان ان تعوض ابنتہ بشیء [illegible] ان لم یستنزل المسلمون عن فدک
[illegible] الامام ان یفعل ذلک من غیر مشاورة المسلمین اذا رای المصلحة فیہ یعنی
تحقیق [illegible] کیا قاضی القضاة نے ساتہہ اون لفظون کے حکایت کیا ہے اوس لفظ کو شیعہ سے اور کلام
کیا اوسپر [illegible] شیعہ نے کہا ہے تحقیق کہ جمیل [illegible] کرتا تہا اونکو تکرم اوس چیز سے کہ
ارتکاب کیا ساتہ اوس معصومہ کے اور یہ کلام ہی کہ جواب نہین اوس سے تحقیق کہ تکریم اور رعایت حق
رسول خدا و حفظ عہد جناب رسول مقبول مقتضی اسکا تہا کہ عوض دیتے بیٹی کو حضرت رسول خدا کی فدک
سے [illegible] ساتہہ کہ جو وہ حضرت راضی ہو جاتین اگر مسلمان لوگ فدک سے دست بردار نہوتے
[illegible] و تحقیق کہ جایز ہی امام کو کہ ایسا کرے بغیر شورہ مسلمانان وقتیکہ مصلحت دیکہے انتہت خلاصہ عین
لہذا [illegible] جبکہ ابوبکر نے ایسا نکیا تو درحقیقت بموجب تحریر ابن ابی الحدید تکریم فاطمہ اور رعایت حق
رسول [illegible] حفظ عہد رسول [illegible] آپ [illegible] لوگ فرمادین کہ عدم تکریم حضرت فاطمہ اور رعایت ترکہنا
عہد رسول خدا کا اور عدم حفظ عہد انجناب آیا [illegible] حضرت فاطمہ تہی کہ جسکو بکوشش تکلم و باہتمام ما لا کلام
بجا لاتے [illegible] ان مطالب کو ذرا تامل کرکے سمجہین قولہ اور یہ آخری قابل لحاظ ہی وہ اقول عند العوام
[illegible] مصنف صاحب [illegible] تصنیف جو [illegible] طریقہ تصنیف کا یہ ایجاد کیا کہ اول
[illegible] شروع کردی پہر اوسکو چہوڑا اور [illegible] کو پہر لیا
[illegible] اور اوسکو ختم کیا [illegible] کا مصنف مثل مزخرفات کی بحث کو چہوڑ
[illegible] کو چہوڑ کر مزخرفات کو تمام کرتا پہر [illegible] تمام کرتا یا کلستان کی مصنف باب اول کو چہوڑ کر

چھوڑ کر باب ثانی اور باب ثالث کو پورا کر کے باب اول ختم کرتے ہیں یا باب ثانی ختم کرتا ہوں تو پھر حضرت زہرا کی گواہیوں [illegible]
تصدیق حضرت زہرا کی دعوی کی حضرت صدیق نے علی حسب شہادت شاہ صاحب [illegible]

تصدیق کری تو فدک سے اونکا قبضہ اٹھا لیا [illegible] مفصل بتفصیل و تسلط [illegible]

نہو سکے دیا اسلئے کہ نہ سکا اونھوں نے ان روایات کی سند سے ظاہر ہوتا ہے کہ دعوی کیا تھا [illegible] شہادت

شاہ صاحب اسکی تصدیق کی ہے اور بیشک تم [illegible] شہادت شاہ صاحب نے کہا [illegible] حضرت

صدیق فدک کو اونکے قبضہ میں دیدیتے قولہ اگر حضرت زہرا پر جھوٹے دعوی کا [illegible] اقول گواہ اگر بالفرض طلب کئے تھے تو

محض واسطے اثبات حکم نبی یا شرع کی طلب کئے تھے نہ اس سے کہ [illegible] اور نہ [illegible] شبہ [illegible]

انہوں نے [illegible] کسی نے بھی آنحضرت سے یہ سنا تھا کہ اگر فاطمہ کسی چیز کا دعوی کریں تو گواہ نہ طلب [illegible]

اور وہ ان ہی سے کے واسطے ہے فاطمہ کے واسطے نہیں فاطمہ اسی سے مستثنی نہیں لا جرم [illegible] شرع [illegible]

سمجھے گئے اور جب آخر انجام وہ راضی ہو گئیں تو دوست شاد اور دشمن برباد ہوئے [illegible] اور تفسیر [illegible]

کرتے ہیں کہ بعض احکام شرع ایسے بھی ہیں کہ اونکے مشروع ہونیکی ایک علت قرار دی گئی ہے [illegible] وہ علت اگرچہ اب

منتفی ہو گئی ہو یا بعض موادوں میں منتفی پائی جائے لیکن وہ حکم بعد تقرر کے اپنی علت کے ہمراہ منتفی نہیں ہوا [illegible]

بلکہ وہ اپنے حال پر قایم بدستور رہتا ہے جیسے کہ طواف خانہ کعبہ کا کود کود کے مشروع ہوا تھا واسطے [illegible]

دکھانے کفار کو پس حالا کفار وہاں موجود نہیں مگر یہ حکم قایم بدستور باقی ہے [illegible] طلب شہود [illegible]

ذمہ پر مشروع ہوا ہے [illegible] کذب [illegible] مشروع ہوا ہے [illegible] یہ علت منتفی ہم فرض کریں [illegible]

حضرت فاطمہ زہرا اور جناب امیر یا عامہ صحابہ کہ جملہ عادل ہیں اور کسی پر اون میں سے [illegible] کذب کا نہیں تاہم یہ حکم

طلب شہود کا بر وفق شرع باقی اور بدستور قایم رہیگا غایۃ ما فی الباب وجوب سے طرف جواز تنزل کر جاویگا کہ

اور موادوں میں حاکم پر طلب شہود واجب ہوگی اور صحابہ کی مادہ میں جایز مگر حرام ہر گز نہیں ہونیگی و ہمچنین نصاب شہود

جو شرع میں مقرر ہوا تو بلحاظ ان تضل احدٰهما فتذکر احدٰهما الاخری مقرر ہوا ہے [illegible] جناب فاطمہ کے شہود میں منتفی ہو

لیکن حکم وہی رہیگا پس اگر حاکم اونسے گواہ طلب کریگا یا نصاب گواہوں کا چاہیگا کسی مصلحت سے کہ آیندہ میں ہم

انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے اوس حاکم کو تکذیب حضرت زہرا اور اونکے شہود کی متہم کرنا [illegible] ثابت ہو [illegible]

[illegible] قولہ اوسے مان لیتے اور فدک کو واپس دیتے اقول آپکے زمانے بموجب حضرت صدیق

نے جناب امیر کی گواہی کو بھی مان لیا اور فدک کو بھی واپس دیا ذرا اپنی چشم [illegible] دیکھو کہ حضرت صدیق فی صدق [illegible]

یا نہین لہا اور کلینی مین دیکھو کہ فکتب تبرک التعرض لہا موجود ہو یا نہ ہو پہر اسکو نیاز لا کہ حضرت زہرا ان تہا اور سا
کتابکو ہاتھ مین لٹکا کر اونکے پاس سے اپنے گہر کو چاہین راہ مین یا ان عمر صاحب نے اوسکو دیکہکر چہین لیا الخ ان
حضرت ابوبکر کا کیا قصور ہین مین بڑا تعجب کرتا ہون کہ حضرت امیر انکو بعد گواہی کے تنہا کیون چھوڑا عجب اور اپنے
ساتھ کیون نہ لے گئے اگر دونو ساتھ آتے تو حضرت عمر صاحب کو چہین لینے کی کیا مجال ہوتی اور اگر حضرت زہرا
تنہا تہین تو انہون نے اوس کتابکو بغل مین چھپا کیون نہ لیا تہا ہاتھ مین اوسکو بچاتے کیون لا تو اگر وہ کتاب
چھپی پوشیدہ ہوتی تو حضرت عمر کیسے دیکھ سکتے اور چہین لینے کی نوبت کیون پہنچتی تاہی خود کردہ را علاجی نیست پیاشعر
اب نہی رویا کرو ہونا تہا سو ہو گیا اور اگر کہو کہ بعد چہین لینے عمر کے چاہیئے تہا کہ حضرت ابوبکر پہر لکھدیتے تو میں
کہونگا کہ حضرت ابوبکر کی مجال مخالفت حضرت عمر کی نہین تہی تقیہ کرتے اوسے ہمیشہ سے چنانچہ جناب امیر بھی اوسے تقیہ
کرکے اپنی خلافت سے ہمیشہ رہے فلا حول ولا قوة الا باللہ **قولہ** اور ام ایمن زوجہ رسول خدا **اقول** اس لفظکو
سنکر مین حیران ہون کہ یا اللہ خواب مین سنتا ہون یا بیداری مین عقل میری ماری گئی ہے اس کہنے والے کی مین تحقیق
کرتا ہون کہ دنیا مین آجتک کسنے ام ایمن کو زوجہ رسول خدا کہا ہوگا یہ تم علی الخواتم نے ابد بار فرمایا ہے سبحان اللہ ان
ہذا الشیء عجاب جملہ ازواج مطہرات کے اسماء ہم نے تفسیر صافی مین دیکھلو [illegible] ام ایمن کا اون مین کہین نام و
نشان بھی نہین ام ایمن تو ایک صحابیہ تہین زوجہ حضرت زید کی اور والدہ حضرت اسامہ بن زید کی [illegible]
تہین اور حاضنہ آپکی اولاد کی تہین علی مافی شرح المواقف وغیرہ مگر شیعہ صاحب اونکے [illegible] حضرت [illegible]
لفظ فروغ بیکوکی کا اصل مافی جلاء العیون نقل فرماتے ہین اور دوم علی مافی الکافی مین یہ بھی نقل فرماتے ہین کہ گویا
اونہون نے حضرت فاطمہ کو بہوک نہ لگا کر ہو کا نسہ غیبی مین سے طعام لیلیا تو وہ کاسہ غائب ہو گیا اگر یہ نہ لیتین تو وہ
کبہی غائب نہ ہوتا پس شاید حضرت ابوبکر نے اسوجہ سے انکی شہادت قبول نکی ہوگی لا حول ولا قوة الا باللہ
قولہ طرف حضرت امیر کی رجوع کرنا الخ **اقول** جب ہمنے دیکھلیا کہ حضرت امیر نے ہی باوصف اپنی خلافت کے اونکی
طرف کو رجوع کیا تہا یعنی وہی عملدرآمد کیا تہا جو اونہون نے کیا تہا تو اب ہم اونکو کس منہ سے الزام دین کہ اونکو جناب
امیر کیطرف رجوع کرنا چاہیئے تہا واللہ ان ہذا الشیء عجاب **قولہ** ابن ابی الحدید نے الخ **اقول** مین متحیر ہون کہ ابن ابی الحدید
کس قطار و شمار مین علماء اہلسنت کے نزدیک معدود ہین اور اونکی کتاب شرح نہج البلاغہ کس مرض کی دوا ہے جو
لوگ بڑے کہود کر دیکے اونکے اقوال ہم پر سند لاتے ہین اگر وہ معتزلی تھے تو حسب انکے اصول تمہاری موافق اور [illegible]
ہماری موافق تھے پہر اونکی قول کا کیا اعتبار اور اگر خالص شیعی تھے تو اونکی توثیق اور اونکی اس کتاب کی توثیق [illegible]

[illegible] ثابت کرو تب اونکا اقوال سے سند لاؤ وانّی لکم ذلک [illegible] اور جسکو تم کلام

[illegible] اوسکا جواب صاف صریح یہ موجود ہے کہ فرضیت فدک فاخذت العبید علیہ وکان یاخذ غلتہا

[illegible] الخ علی ما فی ابن میثم تو جب اونہوں نے اونکو راضی کر لیا تو بقیہ کلام نور و لام کیسے لاجواب

[illegible] ہو جاتے وہ خود ابن ابی الحدید صاحب ہی یہ روایت لکھتے ہیں کہ فوالتصنعین بہا قالت اصنع بہا

[illegible] ان لک علی اللہ ان اصنع فیہا کما کان یصنع ابوک قالت اللہ لتفعلن قال اللہ لافعلن قالت اللہم

[illegible] فکان ابو بکر یاخذ غلتہا الخ پس اس روایت سے بھی مطلب ہمارا برآیا اور [illegible] فالحمد للہ

[illegible] ما شاء اللہ **قال** اور اہل سنت یہ جو کہتے ہیں کہ یہ ہمارے نزدیک ثابت نہیں بلکہ مشکوٰۃ میں

[illegible] دیکھو کہ فاطمہ زہرا نے اپنے پدر عالی قدر سے اس فدک کو طلب کیا اونحضرت نے

[illegible] اونکو تقسیم کرتے رہے یہ کلام بھی اونکا غلط محض ہے اس لئے کہ **اول** تو یہ روایت

[illegible] حجت نہیں ہو سکتی کہ ہم اہل سنت کی روایت کو کیوں مانیں **دوسرے** یہ روایت

[illegible] روایت ایسی کوئی اہل سنت کے یہاں بھی نہیں تیسرے ابو سعید خدری کی روایت جو

[illegible] اس روایت کی تکذیب کرتی ہے کہ حاکم اور ابن نجار اور بزار اور ابو یعلی اور ابن ابی حاتم

[illegible] آیا ہوں اور اوسکو نقل کیا ہے جیسا کہ درمنثور و استیعاب فی معرفۃ الصحاب وغیرہا کتب اہل سنت

[illegible] سے مشکوٰۃ کی جو روایت ہے اوسکو ابو داؤد نے با اپنا اسناد روایت کیا ہے حدثنا عبد اللہ

ابن الجراح [illegible] المغیرۃ قال [illegible] محمد بن [illegible] عبد العزیز الخ تو اول راوی اسکا عبد اللہ بن الجراح نزد اہل سنت

[illegible] اس راوی کے لئے مذکور ہے قال ابو حاتم کان کثیر الخطا یا یحییٰ بن جریر کہ دوسرا

راوی [illegible] روایت کا ہے وہ بھی نزدیک اہل سنت کی قبل از موت خود مدتہ مختلط ہو گیا تھا بیہقی نے اپنے سنن میں

[illegible] آخر عمر میں سو حفظ کی طرف منسوب ہوا میزان ذہبی میں ہے قال البیہقی فی سننہ فی تعلیق

حدیث الجریر بن عبد الحمید و قال قد نسب فی آخر عمرہ الی سوء الحفظ سوا ان سب کے اور بھی بحثیں اوسکے رد کی

کتاب تشیید المطاعن میں مرقوم ہیں پس یہ روایت اہل سنت کی اونکے بھی نزدیک بسبب ان دلائل متینہ کی

پایہ اعتبار سے ساقط ہو جاتی کہ شیعہ لوگ انپر کسیطرح حجت نہیں ہو سکتی ہمارے مخالف [illegible] ناعاقبت

اندیش ہیں کہ وہ ایسی روایت اپنی ہمارے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں کہ اون کے نزدیک بھی بسبب مجروح ہونے

اوسکی راویوں کے پایہ اعتبار سے ساقط ہے مگر بیچارے کیا کریں حالت اضطرار میں کچھ بھی نہیں اگر ایسی تاویلیں

[illegible] روایتیں [illegible] کیا کریں اسیطرح اس طعن غصب فدک کو بھی مانیں چونکہ یہ طعن نہایت
[illegible] باطل اور بہ بناوٹ اور تدلیس مخالفین ظاہر ہوجاتی ہے **قولہ** [illegible]
[illegible] **اقول** [illegible] ہو کر آپ سمجھتے ہیں کہ اس اپنی روایت کو ہم آپ پسند گردان لیتے
[illegible] آپ نہیں سمجھتے کہ انکی حجت کو ہم اپنے اوپر سے بذریعہ اس اپنی
روایت [illegible] بعید الاول باطل والثانی جائز عند الفریقین **قولہ** یہ روایت
[illegible] **اقول** حضرت ابو سعید [illegible] کی بھی روایت احادیہ ہی کچھ متواتر نہیں اور دوسری اور کوئی روایت
[illegible] **قولہ** تکذیب کرتی ہی اہ **اقول** تو اب گویا دونو متعارض
[illegible] ساقط الاعتبار ٹہریں مگر ہم کیونکر اسکو ساقط سمجہیں کہ اسکو ترجیح
[illegible] اپنی روایت کے وقت غصب کے شہادت نہیں دی
[illegible] روایت کرنیکو موجود ہوگئے وہ تم چاروں خلیفوں سے اور سیر عقل
[illegible] اس میں حضرت معصوم بھی داخل ہیں تو بالضرور مغلوب و مجروح
[illegible] **قولہ** [illegible] **اقول** [illegible] ہونے سے اوسکا دائم
[illegible] قبل از موت بہ عاشقہ ہوجانے سے تو اب ہم اس روایت
[illegible] قال [illegible] یہ بات کہ صاحب قول الفصل نے [illegible] سے روایت [illegible]
[illegible] ابو بکر سے کہا [illegible] فدک [illegible] ہی اس کے جواب میں [illegible]
[illegible] ابو البختری [illegible] المذہب اور کذاب تہا چنانچہ رجوع کرنے سے طرف کتب رجال
[illegible] اس روایت سے کسیطرح درست نہیں مخالف پہلے ابو البختری کا معتمد ہونا
تمہاری کتب رجال سے ثابت [illegible] استدلال اسکو پیش کرے ورنہ خرالقتاد و سوا اس کے
[illegible] سے اس روایت کو نقل کیا ہی اور ابن ابی الحدید
[illegible] قال ابو بکر حدثنا ابو زید قال حدثنا عمر و ابن مرزوق عن
[illegible] قال لما طلبت فدک [illegible] عندی الصادق
[illegible] وشہد [illegible] قالت
[illegible] فقال اشہد لقد کان رسول اللہ [illegible]

بقول ما معاشر الانبیاء لا نورث اور صاحب لمعۃ البیضاء نے شروع فصل مین اس امر کو ظاہر کر دیا ہے کہ ہم اس مقام
مین اکثر روایات مخالف لوگون کی نقل کرینگے چنانچہ قول انکا واکثر ما نذکرہ ہہنا من الاخبار انما ہی من طرق العامۃ
مذکور ہے قبل اس روایت کے ہمارے دعوے پر بڑی دلیل ہے اور ابن ابی الحدید نے بعد نقل اس روایت کے
لکھا ہے وفی ہذا الحدیث من الاشکال ما ہو ظاہر لانہا قد ادعت انہ عہد الیہا رسول اللہ فی ذلک اعظم العہد
وہو النحلۃ فکیف سکتت عن ذکر ہذا لما سالہا ابو بکر وہذا اعجب من العجب تماشا تو یہ ہے کہ ابن ابی الحدید نے بھی اس
روایت کو قبول نہین کیا اور سکوت حضرت زہرا سے کہ درباب ہبہ اور عہد رسول جو اس مین مذکور ہے تعجب کیا
بلکہ صاف لکھدیا کہ رسول مقبول نے عہد کیا تھا اور وہ اعظم العہد نحلہ یعنی ہبہ تھا صاحب قول الفاضل نے واسطے دفع
وہم کے اوس روایت کو ہماری طرف منسوب کیا اور یا اوسکو یہ شبہ ہوا کہ قبل اس روایت کے یہ مذکور ہے ورد فیہ
تو روی صیغہ ماضی معروف کا نہین صیغہ ماضی معروف مین یہ گمان ہوتا تھا کہ قبل اس کے روایت کشف الغمہ
سے منقول ہے تو صاحب کشف نے اپنی کتاب مین اسکو مذکور کیا ہو کشف الغمہ حقیر کے پاس موجود ہے اوسمین یہ لکھا جا
یہ روایت اوسمین ہرگز نہین بلکہ روی فیہ کے معنی یہ ہین کہ روایت کی گئی ہے اس باب ارث یا اس مقام مین صیغہ
صیغہ ماضی مجہول کا ہے **قولہ** ابو البختری عامی المذہب ہے **اقول** عامی وکذاب تمہارا ابو البختری نہین تھا بلکہ یہی ہو کہ
ہمیشہ کہنا کہ رواں اور یہ عجب ہے کہ تمہاری ساری کلینی جو فاسد المذہب اور کذابونکی روایات سے بھری ہے چنانچہ شرح
ملا صدرا کے ملاحظہ سے یہ امر عیان ہے تو ان روایات کو تو تم سب کو بسر و چشم رکھتے ہو اور یہ دو روایت ابو البختری نے جو
بیہقی نے روایت کی ہین کہ ایک اونمین سے کلینی مین ان العلماء ورثۃ الانبیاء ہے اور ایک یہ روایت ہے کہ جنمین امر حق ظاہر ہوتا ہے
اوسی کو تم اس بہانہ سے بے اعتبار ٹھہراتے ہو یا للعجب کیسی بے انصافی انکی ہے خیر اب ہم یہ کہتے ہین کہ ابو البختری تمہارا
کیسا ہی عامی وکذاب ہو مگر اوسکی یہ دونو روایت حق کی موافق ہین کہ جو اجماع صحابہ سے ہے اوپر انتفاء توریث آنحضرت
کی اور اس اجماع مین بالبداہت حضرت معصوم بھی داخل وشامل ہین تو یہ دونو روایت اوسکی شاید بحکم وقفا صفاء
الکذوب قد یصدق کے صادر ہو گئی ہونگی اور ہمکو بعد اس اجماع کے اور کسی روایت کے محتاج نہین رہے کوئی روایت
جھوٹے یا سچے یہ اجماع ہمکو ایسی دلیل ہاتھ لگا ہے کہ اسکو لغزش ہرگز نہین ہو سکتی اور تکملۃ الاولیٰ حاشیہ [illegible]
کی روایاتکی نسبت لکھا ہے کہ [illegible] روایات ہے برای تایید اثبات امور متفق علیہا ہے انما لیس [illegible] اجماع [illegible]
متفق علیہا سے ہے تو ایراد این ہمہ روایت برای تایید واثبات آنچہ بالکل بخوا ہد داشت وہو المطلوب **قولہ**
سوای اسکے صاحب لمعۃ البیضاء **اقول** یہ تمہارے محض [illegible] ہے ورنہ صاحب لمعۃ البیضاء نے نہ اسکی [illegible]

میں کوئی ایسا لفظ کہا کہ جس سے انکا منقول ہونا شرح ابن ابی الحدید سے ثابت ہوتا ہو اور نہ کوئی [illegible]
اسکی سیاق میں کہا غور فکر کیجئے یہ سخن ساری تمہاری عقل و روع کی بے بنیاد ہے باقی رہا ابن ابی الحدید کا [illegible]
شرح میں ابوبکر جوہری سے نقل کرنا فلو سلم تو لم لا یجوز کہ یہ دونو بھی اپنی اپنی کتابوں میں دونو فریق کی روایات لاتے [illegible]
یہ انہوں نے التزام نکیا ہو کہ صرف اہلسنت ہی کی روایات لاویں سنیت ثابت نہ ہوئی اسیلئے [illegible]
ابی الحدید اور ابوبکر جوہری کو کتب میں [illegible] قولہ ہماری نزدیکی [illegible] اقول [illegible]
یہی دلیل ہے اسلئے کہ اول تو [illegible] سست ہونا اس روایت کا [illegible] راوی [illegible]
روایت تمہاری ہی ہے ہماری نہیں دوم [illegible]
اسکے نہیں ہو سکتے کہ جس کتاب میں [illegible] روایت مذکور [illegible]
پس اگر انکو یہ روایت کشف الغمہ میں [illegible] صاحب کشف الغمہ [illegible]
نہو گا سوم بطریق مخالف [illegible] روایت [illegible] شیعہ [illegible]
غیر مفید کو غیر کے [illegible] کیوں لایا [illegible] اسکی [illegible] کتاب [illegible]
جگہ تو [illegible] اہل علم [illegible] تمہاری مجہول [illegible] اللہم [illegible]
آمنا وصدقنا کہیں جیسے تمہارے رسالہ پر تقریظ لکھنے والوں نے آمنا وصدقنا کہا قولہ اور ابن ابی الحدید [illegible] اقول
ابن ابی الحدید اگر سنی ہوتا تو بجای اسکے یوں کیوں نہ لکھتا ومن هذا الحديث يقع في [illegible] اشکال [illegible]
ان فاطمة اذا انكرت [illegible] طلبت [illegible]
اس روایت کو باوجود مستند باسناد مذکور ہونیکی روایت [illegible] غیر مستند [illegible] اشکال [illegible]
بالعکس بنانا چاہیئے تھا تو خود معلوم ہو گیا کہ رجحان اوسکا طرف رفض کے ہے [illegible]
اب پھر اوسکے اقوال کی کیا حجت ہو سکتی ہے قولہ بلکہ [illegible] کے معنی [illegible] اقول [illegible]
اوسکے کلام میں [illegible] معنی تمہاری [illegible] قال
بعد اہلسنت یہ جو لکھتے ہیں کہ آیہ کریمہ وآت ذا القربی حقہ تو مکہ میں نازل ہوئی تھی اور [illegible] سورہ [illegible]
قرآن مندرج ہے وہ سورہ [illegible] مکہ میں [illegible] حضرت رسول خدا [illegible] مدینہ [illegible]
تو فدک تو جب حضرت کے پاس آیا تھا پھر کسطرح بموجب اس آیت کے حضرت [illegible] فاطمہ [illegible] کو دیا [illegible]
کہنا اونکا محض [illegible] انہوں نے [illegible] مدینہ [illegible] کی سورہ [illegible]

ہجرت ہو چنانچہ اتفاق سیوطی مین مذکور ہو ان المکی ما نزل بمکۃ ولو بعد الہجرۃ اور جناب مستطاب مفتی سید محمد قلی طاب ثراہ
نے تقلیب المکاید مین بعد اس جواب کے تحریر فرمایا ہو و اگر ازین ہمہ مراتب تنزل کنیم پس ممکن ست کہ جواب دادہ شود
کہ اگرچہ فدک در مکہ نبود لیکن چون حق تعالی شانہ تعلیم ازلی میداشت کہ رسول خدا صلعم را بعد از ہجرت بمدینہ و فتح خیبر
از دست حق پرست حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب فدک بدست خواہد آمد حکم آن از پیشتر نازل کردہ و در نزول
حکم امریکہ در استقبال خواہد بہ پیش از وقوع او مضائقہ نیست و امثال بسیار است و فخر الدین رازی در تفسیر کبیر در ذیل تفسیر
قولہ تعالی وما جعلنا الرویا التی اریناک الا فتنۃ للناس گفتہ القول الثالث فی الرویا قال سعید بن مسیب رای رسول اللہ
بنی امیۃ ینزون علی منبرہ نزو القردۃ فسائہ ذلک وہذا قول ابن عباس فی روایۃ والاشکال فیہ ان ہذہ الآیۃ مکیۃ وما
کان لرسول اللہ بمکۃ منبر قال ویمکن ان یجاب عنہ بانہ لا یبعد ان یری بمکۃ ان لہ بالمدینۃ منبرا یری انہ بنو امیۃ یہ آیہ ماجعلنا
بہی تو مکہ مین نازل ہوئی تہی اور مکہ مین منبر رسول خدا نہین تہا فخر الدین رازی نے تو اوسکا یہ جواب دیا ہی کہ خبر منبر
رسول کی خدا نے مکہ مین ہی حضرت کو دی تہی اور ہی تفسیر کبیر مین ہی کہ نزول آیات کا دو بار ہی ہوا ہی سورہ فاتحہ کے
بارہ مین لکہا ہی ہذہ السورۃ نزلت بمکۃ مرۃ وبالمدینۃ مرۃ اخری فہی مکیۃ ومدنیۃ یعنی یہ سورہ نازل ہوئی ہی مکہ مین ایکبار
اور مدینہ مین دوسری بار پس یہ سورہ مکیہ مدنیہ ہی اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ مین لکہا ہی الم احسب الناس
بعد احد کے نازل ہوئی ہی اور یہ آیت اول سورہ عنکبوت ہی اور یہ سورہ بالاتفاق مکیہ ہی پہر لکہا ہی کہ آیہ مذکورہ
بیشک مدینہ مین نازل ہوئی ہی اوسکو سورہ مکی مین شامل کر دیا ہی پس بسبب اکثر ہونے آیات مکیہ کے سورہ عنکبوت
مکی کہی گئی چنانچہ لکہا ہی غلب علیہا النسب المکی لان الاکثر کان بمکۃ پہر کہا ہی کہ مثل اسکی قرآن مین بہت ہی چنانچہ سورہ
نحل مکی ہی بالاجماع اور تین آیتین اوسکی آخر کی مدینہ مین بعد یوم احد نازل ہوئی ہین اصل عبارت یہ ہی ومثلہ فی القرآن
کثیرۃ السورۃ النحل فانہا مکیۃ بالاجماع وآخرہا ثلث آیات نزلت بالمدینۃ بعد یوم احد پس یا یہ آیت وآت
ذا القربی حقہ دو بار نازل ہوئی ایکبار مکہ مین اور دوسری بار مدینہ مین یا پیشتر ہی خدا نے حکم نازل فرمایا تہا اور یا
مدینہ مین ہی نازل ہوئی اور سورہ مکی مین شامل ہوگئی ہو بالجملہ یہ وجہین جواب مخالفین کے لئے کافی اور وافی ہین اور سند
ان وجوہ کی کتب اہل سنت مین موجود ہی پس باطل ہو گئی تقریر صاحب قول الفصل کی جو تقلید مین شاہ عبد العزیز کی پیش
کی تہی فلہ الحمد علی ذلک حقیر نے بطور اختصار اسکو لکہا ہی تفصیل اسکی تقلیب المکاید مین مسطور ہی جو چاہے اوس مین دیکہے
اور وذی القربی حضرت رسول خدا کی حسب تحریر ثعلبی فاطمہ زہرا اور انکی اولاد امجاد ہین اصل عبارت یہ ہی قال
علی ابن الحسین علیہ السلام لرجل من اہل الشام اقرات القرآن قال نعم قال قرات فی بنی اسرائیل وآت ذا القربی حقہ قال

واٰتیتم القرابۃ التی امر اللہ تعالیٰ ان یوتی حقہ قال نعم یعنی حضرت امام زین العابدین نے ایک شخص شامی سے فرمایا کہ کیا تو نے
قرآن پڑہا ہے جواب دیا کہ ہان فرمایا کہ سورۂ بنی اسرائیل میں یہ آیۃ آت ذا القربیٰ حقہ بہی پڑہی ہے جواب دیا کہ تم ذوی القربیٰ
ایسے ہو کہ حکم کیا ہے خدا نے اونکے حق دینے کے لئے فرمایا حضرت نے کہ ہان انتہت خلاصتہ اور مسلم اور بخاری اور احمد بن حنبل
نے اپنی مسند مین ابن عباس سے روایت کی ہے لما نزلت قولہ تعالیٰ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ قالوا یا رسول اللہ
من قرابتک الذین وجبت اللہ علینا مودتہم قال علی و فاطمۃ وابناہما یعنی جب یہ آیت نازل ہوئی کہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا
الا المودۃ فی القربیٰ لوگون نے کہا خدمت بابرکت حضرت رسول خدا مین عرض کی کہ یا رسول اللہ قریب لوگ آپ
کے کون ہین ایسے کہ واجب کی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمپر اون کی مودت فرمایا علی اور فاطمہ اور دونون بیٹے اونکے یعنی حسن
اور حسین علیہما السلام انتہت خلاصتہ اور مسکین اور ابن السبیل سے مساکین اور ابناء السبیل اولاد حضرت فاطمہ زہرا کے ہین
قولہ بہر نوع یہ وجہین اہ **اقول** یہ تمام وجوہ ہر چند کہ مسلم نہین لیکن در صورت تسلیم ۔۔۔ قول کی سند نہین پایا
جاتا کہ یہ آیت مدنیہ ہے یا مکی مین بعد از ہجرت نازل ہوئی تھی یا ۔۔۔ ثابت ہے کہ اتنی مدت تک
آنحضرت صلعم نے اس آیت پر عمل نکیا ہو یعنی حق ذوی القربیٰ نہ دیا ہو ۔۔۔ ذوی القربیٰ اور اونکے حق
کی بجا لانے مین تو ظاہر حال اسیکو تقاضا کرتا ہے کہ یہ آیت قبل از ہجرت مکہ مین نازل ہوئی اور فورًا آنحضرت نے اوسپر عملدرآمد کیا
الغرض ہماری یہ دلیل عقلی ہے ظاہر ہے اور واضح سب کو صحیح الاحتمالات العقلیہ واللہ اعلم بالصواب **قولہ** فاطمہ زہرا اور اونکی اولاد
امجاد ہی اہ **اقول** تو شاید حضرت علی آیۃ الا المودۃ فی القربیٰ مین داخل نہونگے اور اگر ہین تو وآت ذا القربیٰ حقہ مین بہی اونکو
داخل رکہو گے یا نہین اگر رکہو گے تو وہ بہی موہوب لہ فدک کے ہوئے یا نہوئے اگر ہوئے تو وہ مدعی بہی ہوئے یا گواہ ہی
رہے اول باطل بالبداہت اسلئے کہ کہین مذکور نہین کہ انہون نے اپنے لئے دعویٰ فدک کا کیا تہا اور اگر گواہ ہی رہے
تو انہون نے باوجود موہوب لہ ہونیکے کیون اپنا دعویٰ ترک کیا اور اگر ترک کیا تو جناب سیدہ نے انکی مانند کیون نکیا
اور اگر موہوب لہ نہین تہے تو آنحضرت صلعم باوصف انکی بہی ذوی القربیٰ ہونیکی انکو موہوب لہ کیون نکرتا یہ جور ہوا یا
عدل نہوا تو جور ہوا الغرض جب تک سیدہ کی روایت کو غلط نکہو گے ایسے ہی ایسے جہگڑے تمکو اونہین سکے پہر تمکو پیچہا چہڑانا
مشکل ہوگا اپنی الغرض الفکر کرتے پہروگے اور کہین ٹہکانا نہین ملیگا **قولہ** اور مسلم اور بخاری اہ **اقول** یہ روایت
صواعق محرقہ مین بحوالہ احمد اور طبرانی اور ابن ابی حاتم اور حاکم مذکور ہے اور یہ بہی اوسمین مذکور ہے کہ وہی سند ضعیف قال
قد کلنہ مشتق تو ایسی حدیث بخاری و مسلم مین بہلا کیسے ہوتی اور اگر ہوتی بہی تو صاحب صواعق حوالہ اونکا کیون
نفرماتے یہ عرض اپکی خبط تولیسی ہے اگر سچی ہو تو بخاری و مسلم سے اسکی تصحیح نقل کرا دیجو اور مراد بیان حصر نہین ہے

بلکہ اقرب فالاقرب آنحضرت کی اولاد عبد المطلب جملہ اولاد ہو رہتا ہی القربی میں داخل کیا ہے چنانچہ ہو بیشک [illegible] اور ان القصد [illegible]
بیان از کتب شیعہ موجود ہی تو آت ذا القربی حقہ میں بھی داخل سمجھنا اونکا واجب ہوا اور یا حضرت فاطمہ اوئین اقرب
ہوئین لیکن پاسوا سے اونکا اس سبب سے بالکل ناحق محروم ہو ئین ہو گئی تو اب تہا کہ اگر آنحضرت نے بسبب اس قربیت
کی حضرت فاطمہ کو فدک دیا تو اور ونکو کیا دیا اور غیر مساکین ابن السبیل کے واسطے کیا ہے جو اوپر تم تہا تم ذا القربی
کیسا تہ ماموریت ہو تو تم مثل تخصیص تہا کی با تو بیٹیوں پر کچہ جا ہوا ہی سیادہ میں جو کیون نہیں [illegible] علی ما ہو مشرح فی القربی
المفصل **قوله** اور مسکین اور [illegible] ابن السبیل [illegible] **قول** نقلی [illegible] آنحضرت [illegible] آیہ کی سواوقتہا ہی عمل نکیا کہ مسکین وابن السبیل
اولاد فاطمہ سے [illegible] کوئی [illegible] آپکی اور [illegible] کیا [illegible] آمد ہوی کہ حسب بعض
[illegible] مامور تخصیص [illegible] تمام نہ مایا مساکین
[illegible] کو خاص مقدار نہ بایا تخصیص اگر یہ نہ ہوی
زمینون کے مساکین وابناء سبیل اولاد فاطمہ ہی تہا [illegible] اور تبدیل نسب سے تمعیت میں گرفتار ہونگے یہ عیب ان کا
تمہارے [illegible] مساکین وابناء السبیل غیر از اولاد فاطمہ تمہارے پیغمبر کو مطعون کرینگی کہ
[illegible] کے آگے ہونا جو فرض ہے تو بیٹی ہی کی طرف کو نوی ہے اپنون ہی کو دیا اور
[illegible] سدقہ نافلہ سوا سے اولاد فاطمہ کے کسی اور کا حق رکہا۔
[illegible] اولاد فاطمہ کا حق ہوگی تو مضطر ہو کر چوری وغیرہ سے مرتکب ہونگے یہ [illegible]
[illegible] خدا کے واسطے ایسے تخصیصات اختیار نکرو کہ جنسے غیروں کی [illegible]
[illegible] وما علینا الا البلاغ **قال** سوا اسکے یہ مضمون ہبہ کرنے فدک کا بنام جناب فاطمہ
زہرا صلوات اللہ علیہا بعد نزول آیہ کریمہ وآت ذا القربی حقہ کچہ ہم اہل حق کی ہی تنہا کتابو نہیں بلکہ
اہل سنت کی بہی کتب معتبرہ میں جابجا مذکور ہے میں اس مقام پر مناسب وقت جانکر چند سند ین اہل سنت
کی کتابون سے مذکور کرتا ہون **حبیب السیر** میں کہ حسب تحریر شاہ عبد العزیز در باب مطاعن تحفہ اثنا عشریہ کتب
معتبرہ اہل سنت سے ہی یہہ مذکور ہے و در مقصد اقصی بدین عبارت مزبور ست کہ بعضی گویند حضرت رسالت پسکر
فدک امیر المومنین علی را فرستاد و مصالحہ بر دست امیر واقع شد بر آن نہج کہ امیر قصد خون ایشان نکند و حوائط
خواص از آن رسول باشد پس جبرئیل فرود آمد و گفت کہ حق تعالی فرماید کہ حق خویشان بدہ رسول گفت خویشان
[illegible] ایشان [illegible] جبرئیل گفت فاطمہ است حوائط فدک بدو دہ و آنچہ ازان خدا و رسول است در

فدک ہم بود و پیغمبر فاطمہ را بخواند و از برای او چیزی نوشت و آن وثیقہ بود کہ بعد از وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم
پیش ابوبکر آورد و گفت این کتاب رسول خدا است کہ از برای من و حسن و حسین نوشتہ است انتہی اور تفسیر ثعلبی
کے حوالہ سے روضۃ الصفا میں یہ عبارت مذکور ہے کہ بعضی گویند کہ حضرت رسالت پناہ فدک حضرت امیر المومنین
علی را داد و ستانہ بر دست امیر واقع شد بر آن نہج کہ امیر قصد ایشان نکند و حوایط خاص از آن رسول اللہ
باشد پس جبرئیل فرود آمدہ گفت حق تعالی میفرماید کہ حق خویشان بدہ رسول اللہ فرمود خویشان من کیستند و حق
ایشان چیست جبرئیل گفت فاطمہ است حوایط فدک را بدو دہ و آنچہ از آن خدا و رسول است و فدک ہم بدو دہ پیغمبر
علیہ الصلوٰۃ والسلام فاطمہ را بخواند و برای او چیزی نوشت و آن وثیقہ بود کہ بعد از وفات رسول اللہ علیہ السلام
پیش ابوبکر آورد و گفت این کتاب رسول خدا است کہ برای من و حسن و حسین نوشتہ انتہی اور مدارج النبوۃ ملا
معین ہروی میں بھی درمیان وقایع سنہ سات ہجری [illegible] یہی مذکور ہے اور ریاض ابراہیمی میں یہ مسطور ہے اما ان فدک کان
فی ید فاطمۃ فیدل علیہ ما فی کنز العمال للشیخ علی المتقی فی صلۃ الرحم من کتاب الاخلاق عن ابی سعید قال لما نزلت
وآت ذا القربی حقہ قال النبی یا فاطمۃ لک فدک ای رواہ الحاکم فی تاریخہ وقال تفرد بہ ابراہیم بن محمد بن میمون عن
علی بن عابس ابن النجار وفی الدر المنثور للسیوطی فی تفسیر قولہ تعالی وآت ذا القربی حقہ واخرج البزار وابو یعلی و
ابن ابی حاتم وابن مردویہ عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت ہذہ الآیۃ وآت ذا القربی حقہ دعا رسول اللہ فاطمۃ
فاعطاہا فدک خلاصہ یہ ہے کہ فدک تحقیق تھا قبضہ میں فاطمہ زہرا کے دال ہے اسپر وہ چیز کہ کنز العمال شیخ علی متقی
میں درمیان صلہ رحم کے ہے کتاب اخلاق سے وہ یہ ہے کہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ کہا جسوقت نازل
ہوئی آیہ کریمہ وآت ذا القربی حقہ فرمایا رسولخدا صلعم نے ای فاطمہ فدک واسطے تیرے ہے روایت کیا ہے حاکم نے اپنی
تاریخ میں اور تفسیر در منثور میں سیوطی کے درمیان تفسیر قولہ تعالی وآت ذا القربی حقہ کی ہے بزار اور ابو یعلی اور ابن ابی حاتم
اور ابن مردویہ نے ابی سعید خدری سے روایت کی ہے کہ کہا جسوقت نازل ہوئی یہ آیہ وآت ذا القربی حقہ حضرت
رسول خدا نے فاطمہ زہرا کو طلب کیا اور فدک انکو عطا کر دیا انتہی اور عطا بمعنی ہبہ ہے شرح وقایہ میں درمیان
کتاب ہبہ یہ مذکور ہے تصح وہبت ونحلت واعطیت اور جبکہ دعوی کرنا حضرت زہرا کا ہبہ اوپر گواہی دینا جناب
امیر اور مولای رسول خدا ام ایمن اور حسنین اور ام کلثوم علیہم السلام کا اور تصدیق کرنا دعوی ہبہ کا ابوبکر کا حسب
تحریر شاہ عبد العزیز اس عبارت سے پس ابوبکر فاطمہ زہرا را در دعوی ہبہ تکذیب نکرد بلکہ تصدیق نمود اور وثیقہ کو حضرت
زہرا کا پیش ابوبکر کے جو لکھا ہوا جناب رسولخدا کا تھا پیش کرنا کہ جو مدارج النبوۃ وغیرہ کتب اہل سنت میں باین عبارت

عبارت مذکور ہی یعنی فاطمہ را آنچہ اندر برا سے وسے جہت نوشت وان وثیقہ بود کہ بعد از وفات رسول ﷺ ابوبکر صدیق
آورد و گفت این کتاب رسول خدا است کہ برا سے من و حسن و حسین نوشتہ است اور ابوبکر کا فدک کو قبضہ سے حضرت
زہرا کے نکالنا جو کتب اہل سنت مین مثل کتاب الاکتفا ابراہیم بن عبد اللہ یمنی شافعی باین عبارت مذکور ہی ان ابابکر
انتزع من فاطمۃ فدک اور فدک کا حضرت زہرا کے قبضہ مین ہونا کہ جو نہج البلاغہ مین کلام منتظم جناب امیر ؑ
باین عبارت مذکور ہی بلی کانت فی ایدینا فدک اور جو بیاض ابراہیمی مین باین عبارت وارد ہی ان فدک کانت
فی ید فاطمۃ فیدل علیہ ما فی کنز العمال اور پورے نہونے نصاب کا جواب جو کتب کثیرہ معتمدہ اہل سنت مین جا بجا
مسطور ہی اور یہ امور عمدہ طور سے کتابون سے اہل سنت کی بصراحت ثابت اور متحقق ہین اندرین صورت ایسی
توجیہات صبیہ ویا اور تاویلات رکیکہ اہل سنت کی کسطرح قابل قبول ہونگی اہل عقل و ہوش ذرا تو سمجھین
یہ تو زبردستی دعوی صحیح اور مطالبہ حقہ حضرت زہرا پارہ جگر رسول خدا کو ٹالنا ہی اہل علم اور صاحبان عقل تو با وجود
ایسے ثبوت کے کہ جو معرض بیان مین آیا اصلا اسطرف خیال نہین کرنے کے التہم تسلی اور زیادہ اقوال سکے
بہکانیکو لائے یہ جیسے خوب ہین **قولہ** حسب التفسیر مین اہ **اقول** یہ کلام جو نکہ بلفظ بعضی شیکوینید مستند ہی لہذا اسکا
جواب اسمین سے پیدا ہوگیا کہ یہ قول لا یجوز کلمن میض سکے یا یہ محض مخالفین ہمارے ہون کہ جو قائل ہین ہبہ اور دعوی ہبہ
کے پس خواہ اونہونے سنی بنکر یہ کہا ہو اور خواہ اونکا قول با وصف ظہور تشیع اونکی سکے اس کتاب والے نے
نقل کیا ہو اور اوسکے ضعف پر بلفظ بعضی میگویند اشعار فرمایا ہو واللہ اعلم بالصواب **قولہ** در ریاض ہمین ہمین اہ
اقول ہم اول ہی لکھچکا کہ حضرت ابو سعید خدری اگر اسوقت موجود ہوتے گواہی بھی دیتے تب تو یہ روایت اونکی قابل
قبول نہی اور جبکہ وہ وقت گواہی کے تو کام نہ آئے ایسے بعد کی بالائی اونکی روایت کو کون سنتا ہی کب وہ قابل
سماعت کی ہی تقلین بھی فریقین علیہم بلا ریبۃ واللہ اعلم بالصواب **قولہ** حسب تحریر شاہ صاحب اہ **اقول** جس کلام کو کہ
حضرت مولانا نے بدین لفظ معصد بر کرکے شروع کیا ہی کہ گفتہ شیعہ این روایت را قبول کردیم او سکلام کو تم حجت
قرار دیتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ اسکی ذیل مین جو کچھ اونہونے کہا وہ اونکا اعتقاد ہوگیا لا حول و لا قوۃ الا باللہ
نری فہمیدگی اس فہمیدہ پر تصنیف کرنیکو بیٹھ گئے تو علمار مصنفین کا بھی اعتبار کھو یا اور بدنام کیا شاید مصرع بدنام
کنندہ نکو نامی چند انکی ہی مرغین پر وارد ہی **قال** اور شاہ عبد العزیز نے جو تحفہ مین لکھا ہے کہ دعوی ہبہ از حضرت زہرا
و شہادت دادن حضرت علی و ام ایمن یا حسنین علی اختلاف الروایات در کتب اہل سنت اصلا موجود
نیست در جواب اس مسئلے مین یہ عرض کرتا ہون کہ کوئی شاہ صاحب سے دریافت کرے کہ ابراہیم بن

حمید الشیخی شافعی سے جو اپنی کتاب الاکتفا میں لکھا ہے فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی فدک
اسکا کیا معنی ہیں اور اسی کتاب میں ہوا ہے ابی بکر کے بارہ میں جو مذکور ہے فقال لها اہل البینة علی هذا نحلتہا کا کیا مطلب
ہے اور اگر جناب فاطمہ زہرا نے دعوی نہ کیا تھا تو پھر کیا سبب حضرت ابوبکر نے کس بات کا دیا اور گواہ دینے
کیوں طلب کی اور اسی کتاب میں یہاں سے یہ جو مذکور ہے عبارت فلم تشہد لها ثم جاءت بام ایمن فقالت
الیس تشہد انی من اہل الجنة قال بلی قالت فاشہد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی فدک فشہد [illegible]
شاہ صاحب نے تو کچھ بھی پاس نہ کیا [illegible] ناواقف لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے یہ لکھدیا ہو تو میں کم علم لوگوں
کے سمجھنے کے لئے خلاصہ مطلب عبارت کتاب الاکتفا کا لکھتا ہوں وہ یہ ہے یعنی پس آئیں فاطمہ زہرا نزدیک
ابوبکر کے تحقیق رسول خدا صلعم نے فدک عطا کر دیا ہے اور شرح وقایہ اور ترجمہ فارسی شرح وقایہ میں درمیان کتاب
[illegible] کردیا اور نحل اور ہبہ کے ایک معنی ہیں ابوبکر نے کہا کہ ای فاطمہ تیرے پاس اس دعوی کے گواہ ہیں یا نہیں
پس بار دیگر آئیں فاطمہ زہرا ام ایمن کو اپنا ساتھ لے کے پاس حضرت امیر نے گواہی حضرت زہرا کے دعوی کی ادا کی
بعد اسکے آئیں حضرت زہرا ام ایمن [illegible] ام ایمن نے کہا کہ ای ابی بکر آیا تو گواہی نہیں دیتا اس
بات کی کہ میں اہل جنت سے ہوں انہوں نے کہا کہ ہاں تو اہل جنت سے ہے ام ایمن نے کہا پس میں گواہی دیتی ہوں
اس بات کی کہ تحقیق رسول خدا نے فدک حضرت زہرا کو بخشا [illegible] اسی میں ہے مروی ہے
فلانات صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فاطمة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان نحلہا فدک [illegible] وفات
پائی رسول خدا صلعم نے دعوی کیا فاطمہ زہرا نے یہ کہ تحقیق جناب رسول خدا نے مجھ کو فدک ہبہ کیا تو یہ بات
راوی کی ہی شاہ صاحب کے قول کی تکذیب کرتی ہے پھر فخر رازی نے بعد ایک سطر کے لکھا ہے فشہد لها ام ایمن مولاة
رسول اللہ صلعم یعنی گواہی دی حضرت فاطمہ کی دعوی کی ام ایمن اور مولا سے رسول خدا صلعم نے اور شرح مواقف
میں ہے فشہد علیہ علی والحسن والحسین وام کلثوم واصحہ ام ایمن فرد ابوبکر شہادتہم یعنی گواہی دی اوپر دعوی حضرت
زہرا کی علی اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور ام کلثوم علیہم السلام نے اور [illegible] ام ایمن نے پس
رد کی ابوبکر نے گواہی ان سب کی [illegible] اور صاحبان انصاف فرماویں کہ [illegible] جناب شاہ صاحب [illegible]
دعوی ہبہ از حضرت زہرا [illegible] حضرت علی وام ایمن [illegible] روایات دیگر [illegible]
[illegible] لکھا ہے [illegible]
[illegible] لان شہادة المولی لا تقبل الا [illegible]

واما علی وام ایمن فلقصورہما عن نصاب البینۃ یعنی حسن اور حسین کی گواہی بسبب قرعیت کے رد کی اور جہت سے کہ گواہی اولاد کی قبول نہیں ہوتی ماں باپ اور دادی دادا کے لئے نزدیک اکثر اہل علم کے دنیز وہ دونون حضرت صغیر اسوقت مین اور لیکن علی اور ام ایمن انکی گواہی بسبب پورے نہ ہونے نصاب گواہ ہو اسکے رد کردی گئی اسواسطے کہ ایک مرد اور ایک عورت تھی شاہ صاحب اور اونکی نقلدین سے پوچھا جاسے کہ ازواج بابت ام اور المومنین اور تین سنے در بابت ہبہ فدک حضرت سیدۃ النساء سے لیا پڑا تا کوئی تھی اور شرح مواقف مین گواہی اونکی گواہی کے رد ہونیکو ہیان مذکور ہین **قولہ** کہ ابراہیم بن یاعیب المدینی اور **قول** حضرت ابو سعید خدری کی اس روایت سے غیر ثقہ ہیں قول حدیث کو بیہ دیکھو کہ یا ہی اور تفادیر نے صاف فرمایا ہے [illegible] اصل ابراہیم غیبت روایتہ و اما مبراہیم نقل کما عن عینی شرح البخاری فی السابق [illegible] [illegible] [illegible] بلا اعتماد روایت کی قابل اعتماد ہو **قولہ** اور شرح مواقف مین **قول** شرح مواقف [illegible] نقل کی تحقیق مین ہے شبہ کو [illegible] کی بحث ہے [illegible] [illegible] شروع کیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے سہوا یا خیانتہ شرح مواقف مین رہا اور یا [illegible] اصل تجیب سے رہا ہی وہ [illegible] **قال** رہا جواب الجواب تحریر صاحب شرح [illegible] کا وہ اسحضرت ہی **اقول** [illegible] کا حال اہل علم کی تحریر پر کب ہے بلکہ اور اہل علم اونکے پیرو اور سند گردانتے ہین اگر یہہ گواہی [illegible] تو اور اہل علم ماں باپ کے لئے گواہی اولاد کی صحیح جانتے وجہ [illegible] شہادت اولاد کی ماں باپ کے لئے اس سبب سے قبول نہوگی کہ اوسکا نفع شاہد کو پہونچتا ہی تو یہ امر نزد اہل سنت جائز ہے جو اپنے اس دعوی کی سند مین ایک قصہ جابر صحابی رسول کا کتب اہل سنت کی نقل کرتا ہون وہ دیکھو ہی کہ تاریخ الخلفا مین کہ جو معتبر کتاب اہل سنت کی ہی اور پیش نظر حقیر بوقت تحریر اس تقریر کے حاضر ہے جلال الدین سیوطی نے لکھا ہی اخرج الشیخان عن جابر قال قال رسول اللہ لو جاء مال البحرین اعطیتک ہکذا و ہکذا فلما جاء مال البحرین بعد وفات رسول اللہ قال ابوبکر من کان لہ عند رسول دین او عدۃ فلیاتنا فجئتہ فاخبرتہ فقال خذ فاخذت حاصل یہ کہ جابر نے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے اگر مال بحرین آویگا تو مین تجکو ایسا ایسا دونگا جب مال بحرین سے بعد وفات رسول خدا آیا ابوبکر نے کہا کہ جس شخص کا قرض رسول خدا پر ہویا حضرت رسول خدا نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ میرے پاس آوے

پس مین گیا اور تین سے رسول کے وعدہ کی خبر دی ابو بکر نے کہا لے لے پس مین نے لے لیا انتہت محلا
ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین درمیان شرح اس حدیث کے لکہا ہی وفیہ قبول
خبر الواحد العدل من الصحابة ولو جر ذلک نفعا لنفسه لان ابا بکر لم یلتمس من جابر شاہدا علی صحة دعواه یعنی
بیچ اس حدیث کے قبول کرنا خبر واحد عدل کا ہی صحابہ رسول سے اگرچہ نفع اوس خبر کا خاص اوسکے
نفس کے لئے ہو اس جہت سے کہ ابو بکر نے طلب نکی گواہ اوپر صحت دعوی اوسکے یعنی بغیر گواہ کے
محض جابر کے دعوی وعدہ رسول کو قبول کرلیا اور مال بحرین سے جابر کو دیدیا انتہت خلاصتہ اور
عینی نے اپنی شرح عمدۃ القاری مین لکہا ہی فیہ قبول خبر الواحد العدل من الصحابة ولو جر ذلک نفعا لنفسه
لان ابا بکر لم یلتمس من جابر شاہدا علی صحة دعواه خلاصہ اسکا قبل اسکے مذکور ہوا ہی گواہ طلب نکرنے کی وجہ
یہ لکہی ہی قلت انما لم یلتمس شاہدا منه لانه عدل بالکتاب والسنة اما الکتاب فقوله تعالی کنتم خیر امة وکذلک جعلناکم
امة وسطا فمثل جابر ان لم یکن من خیر امة فمن یکون واما السنة فقوله عم من کذب علی متعمدا الحدیث ولا یظن
ذلک بمسلم فضلا عن صحابی یعنی خبر اینہ نہیت کہ طلب نکی گواہ جابر سے ابو بکر نے اوسکے دعوی پر اس جہت
سے کہ وہ عادل تہا ساتھ کتاب و سنت کے اما کتاب پس بقول خدا کنتم خیر امة اور اسیطرح سے جعلناکم
امة وسطا اور سنت پس بسبب قول رسول خدا کے کہ خلاصہ مطلب جسکا یہ ہی جس شخص نے میرے اوپر جہوٹ
باندہا بالقصد اور عمدا پس چاہئے کہ دوزخ مین اپنے لئے جگہ مہیا کری اور مسلمان پر اس بات کا گمان نہین
کیا جاتا کہ باوجود دعوی مسلمانی حضرت رسول خدا پر جہوٹ باندہے چہ جائیکہ صحابی اونکا ہوا انتہت
خلاصتہ پس حیف ہی اہل سنت پر کیا ادنی صحابی پر تو تجویز کذب نکرین اور دعوی کو اوسکے بدلیل کتاب خدا و
سنت رسول خدا واجب القبول جانین اور اوسپر بسبب مسلمان اور صحابی رسول ہونے کے گمان اسبات کا
نکرین کہ حضرت رسول پر اپنے وعدہ ادائے مال بحرین کا جہوٹ باندہا اور حضرت فاطمہ زہرا پر یہ امر تجویز
کرین کہ اونہون نے معاذ اللہ ہبہ فدک کا جہوٹا دعوی کیا تہا اور اہل سنت کے نزدیک العیاذ باللہ دعوی
ہبہ فدک جناب حضرت زہرا کا واجب القبول تو بجای خود ہی جائز القبول بہی نہو بلکہ اونپر یہ امر تجویز کیا جاوے کہ
باوجود عدم قبض اونہون نے دعوی ہبہ کیا تہا اے انصاف پسند لوگو فاطمہ زہرا تو بیٹی رسول خدا کی اور اونکی جگر
کا ٹکڑا بدلیل آیۂ تطہیر انما یرید اللہ الآیہ اور بموجب حدیث ان اللہ یغضب لغضبک گناہ سے مبرا اور محفوظ از
خطا اور معصوم تہین وہ کیسے حضرت رسول پر جہوٹ بولتین کہ آنجناب نے فدک میرے نام ہبہ کیا تہا

نہ ہوا اور نہ [illegible] تو [illegible] تہا اور [illegible] [illegible] حکم [illegible] [illegible]

[illegible] جناب امیر [illegible] کی [illegible] کیون [illegible]

[illegible] ساتھ [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] اگر [illegible] کی [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] کی گواہی [illegible] [illegible] اسکے حق

[illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible]

ابین حال اگرچہ بقضا امر [illegible] حسنین اور جناب امیر کو پہنچا [illegible] ماننا چاہیے اور

قول ابن حجر قبول خبر الواحد العدل من [illegible] [illegible] اختیار کرنا چاہیے اور

حضرت امام اور جناب امیر کو [illegible] معرفت صحابہ سے رسول خدا [illegible] کہتے تھے اہل سنت کیا

[illegible] کی نفی کرتے ہیں علی [illegible] اگر [illegible] نہیں تو جناب فاطمہ

زہرا نے حسنین کی گواہی کیوں سنوائی کیا [illegible] حسب فرمودہ جناب رسول خدا

اعلم نہین کما [illegible] چوتھے حضرت امیر کہ اعلم صحابہ تھے حسنین کی گواہی [illegible] کیوں راضی ہوگئے

اور جناب فاطمہ کو منع نہ فرمایا اور [illegible] ارشاد نہ کیا کہ اے فاطمہ گواہی اولاد [illegible] اور غیر صغیر کی ماں باپ کے حق

مین درست نہین تم [illegible] گواہی انکو [illegible] لیجاؤ [illegible] حسنین علیہما السلام صغیر تھے تو جواب اسکا یہ

کہ ابن حجر نے صواعق محرقہ مین در بیان احوال امام محمد تقی علیہ السلام کے ایک قصہ طولانی لکھا ہے مین بسبب

خوف طوالت اصل عبارت چھوڑ کے خلاصہ اوسکا تحریر کرتا ہون وہ یہ ہے کہ منجملہ اتفاقات حسنہ کہ بعد وفات

والد بزرگوار آنجناب [illegible] یہ اتفاق ہوا ہے کہ بغداد کے کوچوں مین لڑکے کھیل رہے تھے اور حضرت امام

محمد تقی بھی پاس ان لڑکون کے کھڑے تھے اور عمر شریف حضرت کی اوسوقت نو برس کی تھی پس مامون رشید آیا وہ

لڑکے اوسے دیکھکر بھاگ گئے اور حضرت کھڑے رہے خداتعالی نے محبت انکی مامون کے دل مین ڈالی مامون

نے کہا اے لڑکے تو کیون نہ بھاگا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ راہ تنگ نہین کہ جو مین فراخ کرتا اور مین نے

تیرا جرم نہین کیا کہ جو مین تجھسے ڈرتا اور میرا یہ بھی جانتا ہون کہ تو اوس شخص کو کہ بے تیرا گناہ [illegible] ضرر بھی

نہین پہونچاتا مامون رشید اس کلام سے متعجب ہوا اور پوچھا کہ اے لڑکے نام تیرا کیا ہے جواب دیا محمد تقی

بن علی الرضا علیہ السلام پس مامون نے جناب امام رضا پر رحمت بھیجی اور گھوڑا ہانکا اور ساتھ اوسکے باز تھے

جب آبادی سے نکل آیا تو دراج تھی جبر پر باز چھوڑا باز نظرون سے چھپ گیا پھر آسمان کی طرف سے بازیاب ہو تا
آیا کہ منقار مین اوسکی ایک چھوٹی سی مچھلی زندہ تھی مامون سنے بڑا تعجب کیا اور پھر آیا پھر لڑکا وہی جگہ کھیلتے
دیکھے اور حضرت امام محمد تقی بھی وہان تشریف رکھتے تھے سب لڑکے بھاگ گئے مامون پوشیدہ مچھلی ہاتھ
ہاتھ مین پوشیدہ لیکر پاس حضرت کے آیا اور پوچھا کہ ای لڑکے میرے ہاتھ مین کیا ہے حضرت نے فرمایا
ای امیر مدینہ بیشک خدا نے تم نے پیدا کیا ہی دریا سے قدرت اپنی مین مچھلیون کو کہ باز شکاری بادشاہون کا
شکار کرتے ہین اور آزمایش کرتے ہین اوس سے سلالہ اہلبیت پیغمبر خدا کو مامون نے کہا کہ تو براستی بیٹا
امام رضا کا ہی اور احسان واکرام مین حضرت کے اوسنے مبالغہ کیا اور ہمیشہ شفقت رکھتا تھا سبب اسکے کہ
بعد اس قصہ کے فضل اور کمال اور علم اور عظمت برہان آنحضرت باوجود صغر سن شریف ظاہر ہوا اس جہت
سے اپنی دختر کے عقد کرنیکا اون کے ساتھ ارادہ کیا عباسیون نے اس خوف سے کہ شاید انکو مانند انکے
پدر بزرگوار کے ولی عہد اپنا کرے اس عقد سے منع کیا مامون نے کہا کہ مین نے اس طفل صغیر کو اس لئے
واسطے عقد کر دینے دختر کے پسند کیا ہی کہ یہ طفل صغیر فوقیت رکھتا ہی تمام اہل فضل پر از روے علم و معرفت
با وصف صغر سن عباسیون نے مامون سے اون حضرت کے ان اوصاف سے موصوف ہونے مین نزاع
کیا اور یہ امر تجویز کیا کہ کسی دانشمند آدمی کو واسطے امتحان آنحضرت مقرر کرین پس یحیی بن اکثم کو مقرر کیا اور اوسکو بہت سا
مال دیا اسلئے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو مجادلہ مین مغلوب کرے پس سب لوگ پاس مامون کے
حاضر ہوے اور یحیی بن اکثم بھی اور نہین تھا مامون نے بحکم خود مسند و فرش حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے لئے
بچھوایا حضرت اوس پر بیٹھے یحیی بن اکثم نے سوال کئے چند مسئلون کے حضرت سے حضرت امام نے انکو
تحقیق جواب دئے اور نہایت توضیح سے انکو بیان فرمایا چنانچہ کتاب مذکور مین مرقوم ہی مسائل یحیی
مسائل اجاب عنہا باحسن جواب واوضحہ پس مامون نے کہا کہ احسنت اگر تم کوئی مسئلہ پوچھنا چاہو تو
یحیی سے پوچھو حضرت نے یحیی سے کہا کہ کیا کہتا ہی تو اوس مرد کے باب مین کہ دیکھا اوسنے ایک عورت
کو صبح کے وقت نظر حرام اور جب آفتاب بلند ہوا تو وہ عورت اوسپر جائز ہوگئی اور بوقت ظہر پھر حرام ہوگئی اور عصر کے
وقت پھر جائز ہوگئی اور مغرب کے وقت پھر حرام ہوگئی اور عشاء کے وقت پھر جائز ہوگئی اور آدھی رات گئے
پھر حرام ہوگئی اور نزدیک صبح کے پھر جائز ہوئی صواعق محرقہ مین ہی فقال یحیی لا ادری یعنی پس کہا یحیی نے مین
نہین جانتا بعد اسکے مذکور ہی فقال محمد ہی امۃ نظر الیہا اجنبی بشہوۃ وہو حرام ثم اشتراہا ارتفاع النہار واعتقہا الظہر

تزوجها العصر وظاهر منها المغرب وكفر العشاء وطلقها رجعيا نصف الليل وراجعها الفجر فعند ذلك قال المامون للعباسيين
قد عرفتم ما كنتم تنكرون ثم زوجه في ذلك المجلس ابنته ام الفضل انتهى یعنی جناب امام محمد تقی ع نے فرمایا کہ وہ عورت ایک
شخص کی لونڈی تہی اوسکو ایک مرد اجنبی نے بنظر شہوت دیکہا وہ حرام ہے بعد اوسکے اوسنے خرید لیا وقت ارتفاع نہار اور ظہر کیوقت
آزاد کردیا اور عصر کے وقت اوس سے نکاح کرلیا اور ظہار کیا مغرب کے وقت اور عشاء کے وقت کفارہ ظہار
دیا اور آدہی رات کے وقت طلاق رجعی دی اور قریب صبح مراجعت کرلی پس مامون نے کہا عباسیون سے
کہ جس چیز کا تم انکار کرتے تہے اوسے دیکہہ لیا بعد اس کے اپنی بیٹی ام الفضل کا اوسی مجلس مین حضرت کے ساتہہ
نکاح کردیا انتہی حاصل یہ ہے جاننا چاہیے کہ حال جملہ آئمہ اطہار کا از حضرت امیر تا جناب محمد المہدی ع در حال
طفولیت مانند اور دنیا کی لوگونکی اطفال کے نہین حسنین ع بہی از انجملہ ہین اور صواعق محرقہ مین درمیان احوال
حضرت امام حسن عسکری ع یہ مذکور ہے ولم يخلف غير ولده ابى القاسم محمد الحجة وعمره عند وفات ابيه خمس سنين لكن
اتاه الله فيها الحكمة ويسمى القايم المنتظر یعنی حضرت امام حسن عسکری نے عقب چہوڑا سوا اپنے بیٹے ابو القاسم
محمد حجت کے عمر اوسکی وقت وفات اوسکے باپ کی پانچ برس کی تہی لیکن بخشی تہی اللہ تعالی نے اس کم سنی مین
اونکو حکمۃ اور اونکو قائم منتظر کہتے ہین انتہی خلاصہ جبکہ حال اولاد امجاد جناب امام حسن ع او حضرت امام حسین ع کا
در حال طفولیت ایسا ہو کہ مسائل کے جواب مین بڑے دانشمند لوگون کو تہکا دیا اور علم شرایع ربانیہ اور معالم
حقانیہ رکہتے تہے اور خدا نے کم سنی مین اونکو حکمۃ عطا کی تہی تو کوئی مسلمان حسنین کے واسطے کبہی برخلاف
اس کے تجویز نکریگا پس دعوی حضرت زہرا تو بسبب عصمت جناب فاطمہ زہرا ع اون کے دعوی کرنے
ہی سے ہو ذی نیز موافق قصہ جابر بے گواہون کے قابل قبول تہا جناب امیر اور حسنین ع اور ام ایمن اور ام کلثوم اور
موالی رسول نے جو گواہی دی وہ تو نور علی نور ہوگیا اور نخبۃ الفکر ملا علی قاری اور مدینۃ العلوم اور عمدۃ القاری
شرح صحیح بخاری وغیرہا کتب اہل سنت مین مذکور ہے کہ عبد اللہ اصبہانی نے پانچ برس کے سن مین کل قرآن حفظ
کرلیا اور اوسکے اوستاد نے چار برس کے سن مین اوسکا امتحان لیکر سماع حدیث کا اوسے اجازہ لکہدیا

اصل عبارت یہ ہے حفظ القرآن ابو محمد عبد الله بن محمد الاصبهانی وله خمس سنين فامتحنه فيه ابو بكر ابن المقری
وكتب له بالسماع وهو ابن اربع سنين پس جبکہ ابو محمد اصبہانی نے قرآن کو کم سنی مین حفظ کرلیا اور اوسکو اوستاد
ابو بکر ابن المقری نے سماع حدیث کا اجازہ چار برس کے سن مین اوسے لکہدیا اور اخذ حدیث اوس کم سنی مین
متعلق کردیا کہ جس پر دین کا مدار ہے تو حضرت امام حسن ع اور حضرت امام حسین ع کہ جو بدرجہا ابو محمد سے بہتر ہین افضل

تھے اور شرف صحابیت بھی رکھتے تھے اونکی گواہی درباب ہبہ فدک کس سبب سے لایق قبول نہوگی بڑے تعجب کی
بات ہی کہ ابو محمد جو اعادونا رہا سے تھا اہل سنت کو درباب احادیث اوسکی کلام اور بیان پر تو اعتماد ہوا اور حسنین کا
بیان بعبہ کم سنی لایق ملتفت کی نہوا اور جو دیکہ اہل سنت اونکا محفوظ از خطا ہی تجویز کرین عجب تر اس سے یہ ہی
کہ شیخ ابو یحییٰ زکریا انصاری شافعی نے شرح الفیہ عراقی مسمی بفتح الباقی مین لکھا ہی کہ تاسنی ابن عمرو ہاشمی نے
سماعت سنن ابو داود کی اور وہ اہل سنت کی احادیث کی کتاب ہی لولوی سے کی اوسوقت مین عمر اوسکی
پانچ سال کی تھی اور لوگون نے اوسکے سماع پر اعتماد کیا اور اوس سے احادیث کو اخذ کیا چنانچہ لکھا ہی واعتمد
الناس سماعہ ومکلوہ عنہ اور یہ لکھا ہی وقال یعقوب الدورقی حدثنا ابو عاصم قال انتہیت بابنی الی ابن جریج و
سنہ اقل من ثلث سنین فحدثہ انتہی یعنی کہا یعقوب دورقی نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہ کہا
مین اپنے بیٹے کو پاس ابن جریج کے لیگیا اور سن اوسکا تین سال سے کم تھا پس ابن جریج نے اوس سے حدیثین
بیان کین انتہی فلاسفہ یہی جبکہ اہل سنت سماع ابن ابو عاصم پر اعتماد کرین کہ جب کا سن تین سال سے بھی
کم تھا تو کیا وجہ حسنین کی ماننے مین اونکو کیون توقف ہی افسوس کا مقام ہی کہ اہل سنت نے سماع ابن ابی
عاصم کو کہ جو تین سال سے کم تھا درست مان لیا اور اوسپر اعتماد اور عمدہ کرلیا اور حسنین سے وہ اکہ جو علم
لدنی رکھتے تھے اور بسبب تحریر ابن حبان لائق درحصول جمیع علوم اونکے کسب اور تعلیم پر موقوف نہتی
گواہی بسبب سنے اونکو نا معقول کیا اور شیخوخیت مین تفاوت ممکن نہین اونکی گواہی اونکے نزدیک قابل رد
نہوگی ایمان والا ان معترض کی نسبت بطریق عذر قرار دین قول اول حضرت ابوبکر اقول ع ... آپ سمجھ
کر آپ اسپر ... [illegible] ... کس غرض سے ... [illegible]
... حضرت ابوبکر نے ... [illegible] ... قول ... [illegible]
... [illegible] ... اہل علم ... [illegible]
اہل علم ... [illegible] ... قول ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت فاطمہ ... [illegible]
[illegible]

[illegible] تعجب ہے [illegible] اگرچہ حضرت صدیق کو چاہیے تہا کہ [illegible] حضرت زہرا [illegible] علی تقدیر تسلیم بلا شواہد

قبول کر لیتے [illegible] جیسے حضرت جابر سے قبول کر لیا [illegible] الافتراق [illegible] ہمکو معلوم

ہوا [illegible] حضرت جابر سے تو قبول کر لیا اور حضرت فاطمہ سے [illegible] اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ [illegible] جابر

[illegible] اہل اسلام پر گرانی ہوتی تہی اور

[illegible] فاطمہ کا [illegible] مطاعن [illegible] ہونی چاہیے اور

[illegible] اسلام [illegible] زبان

اسلام [illegible] سب کا رد وانہوں نے سد کر دیا

[illegible] طرح حسب شرع تحقیق

[illegible] حسب شرع اوسکی

[illegible] علی التقدیر تسلیم [illegible] الموضوعات

[illegible] قولہ [illegible] صورت عدم [illegible] اقول [illegible]

[illegible] حضرت ابو بکر کو مجبور کرکے دعوی کو اپنے ڈگری

[illegible] والمطلوب قولہ تیسرے اگر گواہی

[illegible] اقول [illegible] فاطمہ [illegible] جائز ہو [illegible] قول بعض اہل العلم تو انہوں نے [illegible] کی

[illegible] سابق [illegible] کیا کہ یہ تو سب [illegible]

[illegible] قولہ [illegible] اقول [illegible] گواہی [illegible] اولاد علی کی نزد

فقہا شیعہ [illegible] جائز نہیں کذا فی شرایع الاسلام تو اب ہم نہیں جانتے

کہ حضرت امیر [illegible] شیعہ کے فقہا نے جناب امیر کی اس گواہی کو کہ اونہوں نے جناب حسنین کی

گواہی [illegible] باوجود [illegible] شریک [illegible] جائز رکہا ہے اور منع نہیں فرمایا اگر کہو کہ ہماری فقہا نے جناب

حسنین [illegible] کے فرق سمجہا ہے تو ہم کہیں گے کہ جناب [illegible]

[illegible] بموجب آیہ تطہیر کیوں نہ سمجہا یعنی کیوں اونکو بعد بول و براز کے استنجا کرنا اور

[illegible] کیا [illegible] دور ہو گیا تہا [illegible]

[illegible] فضائل و مناقب سے احکام شرع مرتفع نہیں ہوتی تو

عشرہ مبشرہ میں بھی اونکی نام شمار ہوتا ہے یہ مانتے ہیں کہ صحبت گذری اونکی تصدیق جناب امیر کا تم گواہی حسنین سے ممانعت نہ کرنا تھا
کہ یہ ہو تم ... ہوتے ہوتے ... شرع کا عمامہ اور نہ جناب ابوبکر ... جاہل تھے وھو المطلوب اور اکثر ... جاننے دو
... تو اور ثابت ہوا کہ جناب حسنین کے سن صغر میں جناب امیر انکی اقتدا میں نماز بھی پڑھ لیتے تھے یا کسی کو پڑھنے
... ایسا نہیں ... ثابت کرو کہ انہوں نے نابالغی کے وقت میں کسیکو نماز پڑھائی ہو اور اب آگے کہتے ہیں
... نماز پڑھنے سے فضائل ... تھے تو نماز بھی ان کے پیچھے حضرت پیغمبر نے یا حضرت امیر نے کبھی پڑھی ہوگی یا کسیکو
... ہوگی ... ذالک فضل اللہ ... قال اب کتب اہل سنت سے اس سے بھی کم عمر
اور ... نقل کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب ام سلمہ نے حضرت رسول خدا سے اپنا نکاح کیا تو اوسوقت عمر بن
ام سلمہ نے وکالت اپنی ماں کے نکاح کی کی اور عمر اوسکی تین برس سے یا دو سال سے کم تھی بلکہ ایک سال سے
کم ہونیکا بھی احتمال ہے چنانچہ ابن القیم نے زاد المعاد فی ہدی خیر العباد میں واقدی سے کہ جو نزد اہل سنت امیر المومنین
فی الحدیث ہے یہ نقل کیا ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب ام سلمۃ الی ابنہا عمر بن ابی سلمۃ فزوجہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھو یومئذ غلام صغیر اگرچہ اس روایت میں غلام صغیر وارد ہوا ہے کہ جسکا مطلب یہ ہے کہ عمر بن
ابی سلمہ اوسوقت لڑکا صغیر تھا اور تحقیق سن کی ... وارد نہیں مگر صغیر ہونا تو اس سے بھی ثابت ہے لیکن
او تحقیق واسطے ثبوت کے اور اپنے دعوی کی سند میں پیش کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ابن اثیر جزری نے اسد الغابہ
میں لکھا ہے تزوج بہا رسول اللہ سنۃ ثلث بعد وقعۃ بدر یعنی تزویج کیا ام سلمہ کو رسول خدا نے سنہ تین ہجری میں
بعد واقعہ بدر کے اور استیعاب میں ہے کہ عمر بن ابی سلمہ سنہ دو ہجری میں متولد ہوا چنانچہ اوسکے ترجمہ میں یہ لکھا ہے
ولد فی السنۃ الثانیۃ من الہجرۃ تماہوا ... عمر کی عمر بوقت نکاح اوسکی ماں کے کم از دو سال قرار پائی اور تہذیب القلوب
میں در بیان وقایع سال چہارم از ہجرت منقول ہے در ہمین سال در شہر شوال ام سلمہ را تزویج فرمود اور
اسد الغابہ میں ہے انہ کان لہ یوم قبض رسول اللہ تسع سنین خلاصہ یہ ہے کہ عمر بن ابی سلمہ وقت وفات سرور کائنات
نو برس کا تھا پس بموجب اسکے عمر اوسکی تین برس سے کم قرار پائی افسوس کہ جناب رسول خدا نے ام سلمہ کے نکاح
میں جو امر شرعی و دینی تھا اوسکے بیٹے کی وکالت حالت صغر سن بلکہ شیر خوارگی میں قبول کی اور حسنین علیہما السلام
کی گواہی درباب ہبہ فدک ان لوگوں کے نزدیک بسبب صغر سن قابل قبول نہوئی ہر چند حضرت امام حسن جو
کا سن شریف بموجب تحریر شیخ عبد الحق در تہذیب القلوب سات سال اور چھ ماہ کا تخمینا تھا اور سن شریف جناب
امام حسین علیہ السلام کا ... اور چھ ماہ کا تخمینا تھا اس لئے کہ ولادت باسعادت حضرت امام حسن کی

نصف ماہ رمضان سنہ تین ہجری مین واقع ہوئی اور جناب امام حسین ع چوتھی یا پانچوین شعبان کو سنہ چار ہجری مین پیدا
ہوئے جذب القلوب مین درمیان وقایع سنہ تین ہجری مذکور ہے کہ درین سال امام المومنین حسن بن علی ابن ابیطالب
سلام اللہ علیہم در نصف رمضان ولادت یافت و ولادت امام شہید حسین بن علی سلام اللہ علیہما در سنہ
چہارم شد رابع یا خامس شعبان انتہی اور وفات سرور کائنات بارہوین ربیع الاول سنہ گیارہ ہجری مین علی
اختلاف الروایات درمیان جذب القلوب [illegible] حسین [illegible] حضرت امام
حسن ع تو اوسوقت ساڑھے سات برس کے تھے اور حضرت امام حسین ع [illegible] برس کے اور عمر
بن ام سلمہ اور ابو محمد سے بہر نوع سن انکا زیادہ تہا اور پانچ سال سے [illegible] تہا اور [illegible] کیونکہ پانچ
سال سے متجاوز ہونا نزد اہل سنت جایز ہے جیسا کہ تحریر سے نووی کی ظاہر ہے کما سیاتی اگر افعال لڑکون کے
لایق قبول نہین تو حضرت رسول خدا نے کیسے وکالت نکاح کو عمرو کی سپرد کر دیا اور اسکا سن بہی تو کم تہا یہ بہی امر
دینی شرعی تہا اور وہ بہی یہ بہی صغیر تہا اور حسنین بہی صغیر تہے باوجودیکہ حسنین علیہما السلام کا قیاس اور
دیگر لوگون کے ساتھ درست نہین حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے نحن اہل بیت لا نقاس بالناس یعنی
ہم اہلبیت قیاس نہین کئے جاتے سایر ناس کے ساتھ انتہی خلاصتہ اور کم سن لڑکون کے سماع کو تو
نووی نے شرح صحیح مسلم [illegible] اور جو لوگ کہ اسکو صحیح نہین جانتے اونکے رد مین ابن زبیر کی
چار برس کی عمر مین قصہ یوم خندق کے ضبط کرنیکو دلیل گردانا ہے صحیح مسلم مین جو بڑی معتبر کتاب اہل سنت کی
ہے مذکور ہے کہ ابن زبیر نے قصہ خندق کا بیان کیا نووی نے اوسکی شرح مین لکہا ہے و فی ہذا الحدیث دلیل لجواز
ضبط الصبی و تمیزہ و ہو ابن اربع سنین یعنی اس قصہ حدیث خندق مین دلیل ہے واسطے جواز ضبط صبی کے
اور اوسکی تمیز کی اور وہ ابن زبیر اسوقت مین چار برس کا تہا اور بعد دو سطر کے لکہا ہے و فی ہذا رد علی ما
قالہ جمہور المحدثین انہ لا یصح سماع الصبی حتی یبلغ خمس سنین والصواب صحتہ یعنی اس مین رد ہے اوپر اوس چیز کے
کہ کہا ہے اوسکو جمہور محدثین نے کہ تحقیق صحیح نہین ہوتا سماع طفل صغیر تا اینکہ وہ صغیر پانچ برس کی عمر تک پہنچے
اور صواب صحت اوسکی ہے پس اب کوئی حجت رد شہادت حسنین مین اہل سنت کے پاس باقی نہ رہی کیونکہ
کہ سماع صغیر اونکے نزدیک جایز ہے اور حضرت زہرا کیا اسباب کو نجانتی تہین کہ گواہی اولاد کی میرے لئے
نفع بخشنگی فرع کی گواہی یعنی اولاد کی ماں باپ کی طرف جیسے درست نہین اور نہ شوہر کی گواہی زوجہ کی طرف
قابل قبول ہے حضرت زہرا نے گواہی انکی کیون دلوائی اور جبکہ گواہی مین حضرت فاطمہ زہرا نے حضرت امیر اور حسنین ع

کو پیش کیا تو گواہی انکی اہل سنت کو نا منظور چاہیے اور جب یہ ہوا تو پہلی حضرت امیر اور فاطمہ زہرا پر [illegible] کا
تجویز ہونگی مساوات نسبت کوئی باپ یا بیٹا ایسی جاہل [illegible] اور یہ تجویز نکلی [illegible] حدیث ہوئی [illegible]
ہوگی وہ حضرات سب سے اعلم تھے اور یہ بات ہو نکا [illegible] انہوں نے [illegible] اور
پوست نہوسکے مقابلہ سکے [illegible] گواہی انکی قبول [illegible]
اور اوسکے باب میں تقصیر کی اور اوس پر تقدم کیا [illegible] اسکو منع فرمایا سب چنانچہ حدیث ثقلین
میں ارشاد فرمایا ہے فلا تقدموهما فتهلكوا ولا تقصروا عنهما فتهلكوا ولا تعلموهم فانهم اعلم منکم [illegible] مطلب یہ ہے
کہ تم قرآن اور اہلبیت پر تقدم نکرو کہ ہلاک ہوگے اور اوسکے حق میں کوتاہی نکرو [illegible] اور اونکو تعلیم نکرو
پس تحقیق وہ تم سے اعلم ہیں یہ حدیث کنز العمال اور صواعق محرقہ میں [illegible] اہل سنت میں [illegible]
اگر اہل سنت اس تعلیم اہلبیت [illegible] قائل ہونگے تو [illegible] ہلاک ابوبکر تجویز ہونگا
میں تعیین کرتا ہوں کہ اس امر کو اہل سنت [illegible] اور تعلیم حضرت
علی مرتضی اور فاطمہ زہرا کی ابوبکر کو [illegible] جائز [illegible] اہل سنت [illegible] اوسکی تقریر پیش
کرنی چاہیے اور علی ہذا القیاس جو امام ہیں سے گواہی دی اوسکو تو علی نور سمجھکر قبول اور تسلیم کرلینا چاہیے
کیونکہ جو تجویز حضرت زہرا اور علی مرتضی کی ہے بسبب اونکے اعلم ہونے کے سب صحیح اور درست ہے اور جبکہ
کو جو حضرت زہرا نے [illegible] گواہی [illegible] فدک پیش کیا اور حضرت علی نے اونکو اس سے منع نکیا اور گواہی اونکی
بسبب صغر سن یا بسبب عذر اولاد ہونے کے ابوبکر نے رد کردی جیسا کہ تحریر شرح مواقف سے ظاہر ہوتا
تو درحقیقت یہی تعلیم اونکی ہے اگر اس مسئلہ کو وہ جانتے تھے تو اونہوں نے انکو گواہی میں کیوں پیش کیا
اہل سنت کی تحریر کے باعث [illegible] طرف ان حضرات کی منسوب ہوا میں کہتا ہوں کہ وہ حضرات اسکو ناجایز اور نادرست
نجانتے تھے بلکہ حضرت امیر تو باوجود رد کرنے ابوبکر کے عذر مذکورہ پیش کرکے حضرت امیر اور دیگر گواہوں کی گواہی
کو تا زمان خلافت عمر ابن الخطاب فدک کو حق حضرت زہرا کا بذریعہ ہبہ جانتے رہے چنانچہ تواریخ معتمدہ میں
بندہ انکے اوصاف شاہ عبد الحق محدث دہلوی نے اپنی جذب القلوب میں لکھی ہیں اپنی کتاب وفاء الوفا
باخبار دار المصطفی میں درمیان حال فدک حال وقت خلافت عمر کا یہ تحریر کیا ہے وکان علی یقول ان النبی جعلها فی
حیاته لفاطمة پس اگر فی الواقع ہبہ فدک بسبب نہونے قبضہ یا بسبب پورے نہونے گواہوں کے نصاب کے صحیح نہیں تھا
اور یہ عذر واہیہ درست تھے نزدیک ابوبکر کے واقعی سچے تو ضرور [illegible] آگاہ کرنا ابوبکر کے حضرت امیر کو ان

ان مسائل سے اصرار بر باطل اور عدم تنبہ حضرت علی مرتضیٰ کا لازم آتا ہی کہ معاذ اللہ اول جہوٹی گواہی تنہا بغیر
دوسرے مرد کے دی اور عدم قبض کی حالت مین ہبہ کو صحیح سمجہا اور پہر جو ابوبکر نے انکار کیا کہ ہبہ بغیر قبض
صحیح نہین اور نصاب گواہونکا پورا نہین تو صحابی رسول کے کہنے کو نہ مانا اور تا زمان خلافت عمر ابن الخطاب
بذریعہ ہبہ حق حضرت زہرا کا ہی سمجہی گئی اور جناب فاطمہ بہی ان مسئلونکو زبانی صحابی رسول کی سنکر اور حدیث
نحن معاشر الانبیا کو سماعت فرما کر نہ مانین اور بسبب نہ ملنے فدک کے غضب مین آگئین معاذ اللہ ایسے نقایص
عظیمہ کس طرح کوئی با ایمان مانند خوارج و نواصب کے حضرت امیرؑ اور جناب فاطمہؑ پر تجویز کریگا اور جناب
شاہ صاحب تحفہ مین درمیان رد دعوے ہبہ اور فدک کے واپس نہ دینے کی حجت مین بطرف اپنی خلافت
مآب کی منسوب کرکے یہ جو فرماتے ہین لیکن مسئلہ فقہیہ بیان کرد کہ مجرد ہبہ موجب ملک نمیشود تا وقتیکہ قبض متحقق
نگردد یہ **فرمانا** جناب شاہ صاحب کا لایق ہنسنے کے ہی اس جہت سے کہ وہ جناب پہلے اس سے
فرما چکے ہین کہ دعوی ہبہ از حضرت زہراؑ و شہادت دادن حضرت علی وام ایمن یا حسنینؑ علیٰ اختلاف الروایات
در کتب اہل سنت اصلا موجود نیست عاقل لوگ اور با ایمان اشخاص سمجہتے ہین تو اس بات کو کہ اگر حضرت زہرا نے
دعوی ہبہ فدک نکیا تہا تو یہ جواب ابوبکر نے کس بات کا دیا کہ مجرد ہبہ موجب ملک نہین جبتک کہ موہوب لہ
کا قبضہ متحقق نہو نہین معلوم کہ یہ حجت زبان سے حضرت ابوبکر کی درصورت عدم دعوی حضرت زہراؑ کس
بات کے مقابلہ مین ارشاد ہوئی تہی جو مضامین عالیہ اس سے پیدا ہوتے ہین ہم انکو عرض نہین کرسکتا۔
عاقل لوگ ان دونون فقرون کے معنی بتا دین اور دونون کلامون کو شاہ صاحب کے باہم مطابق کرین
ہمارے سمجہ مین تو انکے معنی نہین آتے شاید جناب شاہ صاحب نے از راہ مطایبت و خوش طبعی ایسا کچہہ فرمایا ہو
قولہ از کتب اہلسنت مین سے اہ **اقول** ان کتب اہلسنت کا کچہہ حال دریافت کرو مجالس المومنین مین لکہا ہی کہ بعضی محققین
اہلسنت کو یون تحقیق ہوا ہی کہ کتب واقدی تمکی ترجمہ ہین کتب ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی مدنی کا کہ جو اصحاب امام
محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ سے تہا و عامہ محدثین اہلسنت بنا بر این اورا ضعیف شمردہ اند پس یہ روایت وکالت
پسر ام سلمہ کی کہ جسکو نہ عقل تجویز کرتی ہی نہ نقل کسی منافق کی گہڑی بات ہی اما عقل پس بلکہ ام سلمہ کو بحسب شرع
اپنے نکاح مین ساتھہ جناب رسولؐ کے نہ کسی وکیل کی احتیاج تہی نہ کسی ولی کی واما النقل پس مدارج النبوۃ وغیرہ مین
دیکہلو کہ اس واہی بات کا کہین پتہ و نشان بہی نہین ایسے واہیات باتین کیون پیش کرتے ہو اور اپنی ہماری تضییع اوقات
کیون فرماتے ہو **قولہ** جناب چنانچہ نور الدین سمہودی اہ **اقول** بر تقدیر صحت نقل معنی قولہ کا ذکر نا سابقا ان النبی

جعلها فی حیاته لفاطمة ای عاق نقضتها بربها کانه جعلها لها [illegible] لکان [illegible] له [illegible]

القطعی الذی نزل علیه المعصوم قطعا فی ذلک فنه علی با عزر [illegible] **الب رابع دعوی وراثت** [illegible]

کا حدیث نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ما ترکنا صدقة کو مطلب [illegible] کہ [illegible] انبیا [illegible]

ہین اور نہ ورثہ چھوڑتے ہین جوکچھ کہ چھوڑتے ہین وہ صدقہ ہین اس کے جواب [illegible] عرض [illegible] حدیث

بچند وجوہ قابل تسلیم نہین اور خبر واحد [illegible] عمل جائز نہین **اول** یہ حدیث موضوع [illegible] اجماع [illegible]

تاریخ الخلفا مین سیوطی کی اور شرح مواقف [illegible] الا ابا بکر [illegible] قول [illegible]

صاف مولوی نظام الدین وغیرہ کتب معتبرہ اہل سنت [illegible]

ہے کہ وکذلک الصحابة [illegible] بالاحادیث [illegible] احاد [illegible]

دو سطر کے لکھا ہے [illegible] علی الائمة [illegible]

الائمة من قریش فقبلوه من غیر انکار [illegible] الی ابی بکر رضی اللہ عنہ فی قوله [illegible]

الانبیاء یدفنون حیث یموتون وقوله علیه الصلوٰة والسلام نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناه صدقة [illegible]

سند مین اخبار احاد کی جو صاحب کشف الاسرار نے تحریر کی ہین منجملہ اونکے حدیث نحن [illegible] کی بھی

مذکور کیا ہے **دوسرے** خود اعتراف ابوبکر کا اس امر مین کہ وارث رسول خدا کی اہل [illegible]

معرض بیان مین آیا اور محمد پارسا نے فصل الخطاب مین لکھا ہے جاءت فاطمة الی ابی بکر رضی اللہ عنہما [illegible]

یا خلیفة رسول اللہ انت ورثت رسول اللہ ام اہلہ قال لا بل اہلہ یعنی تشریف لائین جناب فاطمہ [illegible]

ابی بکر کی پس فرمایا کہ ای خلیفہ رسول اللہ آیا تو وارث ہوا رسول خدا کا یا اہل اونکے جواب [illegible] اہل

اونکے وارث اونکے ہوئے ہین **تیسرے** رد کرنا اس خبر کو جناب امیر کا دو آیہ قرآنی [illegible] وورث

سلیمان داود اور دوسرے یرثنی ویرث من آل یعقوب چنانچہ کنز العمال سے قبل [illegible] تھے

حضرت زہرا کا ورثہ طلب کرنا کیونکہ اگر انبیاء سابقین ورثہ مالی نہ چھوڑتے اور ورثہ کو اونکی [illegible] حضرت

فاطمہ کبھی ورثہ اپنے باپ کا طلب نہ کرتین کیونکہ وہ سب لوگون سے سوائے اہلبیت [illegible] خطا

او معصوم تہین اور حضرت امیر علیہ السلام کہ جو اعلم صحابہ سے تھے کبھی حضرت فاطمہ کو اس دعوی کی اجازت

ندیتے اور ہمراہ اونکے طلب کرنے کو ورثہ کے نجاتے **پانچوین** برخلاف اس حدیث موضوع کے آیات

قرآنی کا نازل ہونا یعنی نازل ہونا یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین اور آیہ میراث [illegible]

من آل یعقوب اور یہ کہ یہ وورث سلیمان داود کا قرآن مجید مین کہ مطلب انکا ظاہر ہو لا منہ مضمون حدیث موضوع
نحن معاشر الانبیاء کے ہو چکے چھٹے طلب کرنا حصہ ثمن اپنے کو ازواج جناب رسولخدا کا چنانچہ صحیح بخاری مین
مرقوم ہے ان عائشہ قالت ارسل ازواج النبی عثمان الی ابی بکر یسألنہ ثمنہن مما افاء اللہ علی رسولہ یعنی بھیجا ازواج نبی نے عثمان کو
طرف ابی بکر کے اس لئے کہ طلب کرے ثمن اونکا اوس چیز سے کہ خدا نے اپنے رسول پر فی کیا تھا انتہی
ملاحظہ ہو ساتوین حضرت عثمان خلیفہ سوم اہل سنت کا برائے طلب حصہ ثمن طرف سے ازواج رسول
کے پاس ابو بکر کے جانا اور ازواج رسول کو اوس سے منع نکرنا چنانچہ چھٹی وجہ مین صحیح بخاری سے ثابت ہوا
آٹھوین حضرت عباس کا اپنا حصہ مال متروکہ رسول خدا سے مانگنا چنانچہ کنز العمال مین کہ جو معتبر کتاب
اہل سنت کی ہے مذکور ہے جاء العباس بن عبد المطلب الی ابی بکر یطلب میراثہ یعنی آئے عباس بیٹے عبد المطلب
کے پاس ابو بکر کے اپنی میراث لینے اور طلب کرنے کے لئے نوین نہ سننا جناب فاطمہ اور ازواج
رسول خدا اور حضرت عباس کا اوس حدیث موضوع نحن معاشر الانبیاء کو کیونکہ اگر یہ لوگ زبان مبارک
سے حضرت رسول خدا کی اوسکو سنتے تو ہرگز اپنا اپنا حق طلب نکرتے دسوین دیدینا عثمان خلیفہ
سوم اہل سنت کا فدک مروان کو چنانچہ مرقاۃ میں ہے ثم اقطعہا مروان ایام فی زمن عثمان والمعنی جعلہا
قطیعۃ [illegible] شیخ المیامین [illegible] در بیان شرح حدیث فدک مذکور ہے قال الخطابی انما اقطع عثمان فدک
لمروان [illegible] اگر خلیفہ سوم اہلسنت اس حدیث موضوع کو
[illegible] تو مروان کو فدک کیون دیدیتے [illegible] اور صحیح ہوسکے حدیث مذکورہ
فدک اور [illegible] رسول خدا صدقہ قرار پائی تو صدقہ مین بہت سے لوگون کا حصہ تھا مروان
اوسکا مستحق نہین تھا اب منصفین برائے خدا اور رسول ہر وجہ کی طرف بغور ملاحظہ فرماوین اور یہی
بعض کو ذرا کان لگا کر سنیو کہ خبر احاد در صورت رد کرنے جناب امیر کے وہ آیہ قرآنی پڑھ کر کسطرح
قابل قبول ہوگئی اہل سنت کی خلافت ماٰب پر جو اعتراض آتا ہے وہ اس سبب سے ہر افراد کو کہ یہ
بات کہ یہ جا بیری ہو بھلا کوئی عقل والا بھی اسکو مان لیگا اور مومن دیندار حضرت امیر کے فرمانے پر ہی عمل
کریگا یا نہین اور جبکہ خود اونکی خلافت ماٰب نے اوس بات کا اقرار کیا کہ وارث رسول خدا کی اونکی اہل ہین
تو پھر اب کیا بات باقی رہی اوس حدیث کے مردود اور موضوع ہونے مین اوسکی اور آیہ یوصیکم اللہ
معنا بہی تفہیم ہو سکتی ہے [illegible] کی تخصیص نہین ہے حضرت رسول خدا کے وارث ترکہ پائین اور امت اون کی

اپنے باپ کے متروکات کی وارث ہوگی اور بلحاظ منصب تبلیغ رسالت و درجۂ عصمت یہ امر کب ممکن ہے
کہ رسول خدا اس حدیث کو ابوبکر سے تو فرما دیں اور اپنی بیٹی اور ازواج سے نہ فرما دیں اگر حضرت رسول خدا
ابوبکر سے اسکو فرماتے تو ضرور حضرت فاطمۂ زہرا اپنی بیٹی اور اپنی ازواج سے فرماتے اس سبب سے کہ ایسا نہ ہو
کہ میری ازواج اور بیٹی فاطمہ اپنی آپ کو وارث تصور کرکے بعد میری وفات کے دعویدار میرے متروکات کے
ہوں تو میں اسنے ضرور کہدوں اور خلیفۂ ثالث اہل سنت کی بھی اس حدیث کو قبول نکرتے تھے چنانچہ حصہ
ثمن طلب کرنے کے لئے ازواج رسول کی طرف سے پاس ابوبکر کے چلے گئے اگر کوئی یہ کہے کہ شاید انہوں
نے نہ سنی ہو اوروں نے سنی ہو تو میں کہونگا کہ انہوں نے تو باوجود حضرت ابوبکر کی زبان سے سننے کی اپنے
عہد خلافت تک بھی اس حدیث کو نہ مانا چنانچہ فدک کو اپنے عہد خلافت میں تنہا مروان کو دیدیا اگر وہ
اس حدیث موضوع کی تصدیق کرتے تو تمام فقرا و غربا ے مسلمین کا حق اکیلے مروان کو کیوں دیدیتے
یہ تو ظاہر ہے کہ اگر متروکات رسول خدا صدقہ ہیں تو فدک بھی صدقہ تھا اوس میں درصورت صدقہ ہونے کے
سب کا حصہ تھا انہوں نے فدک تنہا مروان کو کیوں دیدیا **قولہ** از قبیل اخبار احاد ہے **اقول** جب
حضرت صدیق نے جناب رسول اللہ بلا واسطہ خود راوی ہوئے تو جناب رسول اللہ کی خبر حضرت صدیق کو بقول
تمہارے از قبیل اخبار احاد تو تھی لیکن ایسے یقین کامل و اکمل کو مفید تھی کہ ہزار تواتر اور معاینہ سے بھی فائق اور
مفید تر تھی پس اگر ہماری تمہاری نزدیک یہ خبر حضرت صدیق کی از قبیل احاد ہے تو کیا اندیشہ ہے کہ ہم تم تو اوس مقدمہ کے
حاکم نہیں کہ اوس پر عمل کرنا ہمکو تمکو خبر احاد پر عمل کرنا ہوتا ہے بالجملہ اس حدیث شریف کے مصدق و منظر اول البتہ حضرت
صدیق ہوئے ہیں ورنہ مصدق تو اسکے بہت صحابہ تھے جناب امیر نے بھی اوسوقت حضرت صدیق کو وضعت
و کذب نہیں کہا اور نہ جناب زہرا نے کہا بلکہ جناب زہرا نے اسکو سنکر یوں فرمایا کہ انت بما سمعت من رسول اللہ
اعلم و فی روایۃ انت و رسول اللہ اعلم علی ما فی ملتقی الیفا اور جناب امیر نے اپنی خلافت میں بھی اسپر عمل کیا قرآن کی
آیہ یوصیکم اللہ پر کیا اور نہ آیہ و آت ذا القربی حقہ پر تو اب تم کیا کو جلتے ہو اور کیوں ہمارے کان کہاتے ہو **قولہ**
خود اعتراف ابوبکر کا ہے **اقول** سوال جناب فاطمہ کا علی تقدیر تسلیم قابلیت وراثت سے تھا عجب شرح سو
حضرت صدیق اکبر نے جواب میں جو لفظ لا بل اہلہ کہا تو تسلیم قابلیت ہی کو کیا نہ اعتراف اسکا کر لیا کہ حضرت پیغمبر کی میراث
ہوتی ہے اور میری یہ حدیث جو نقل کی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ دو عدد سابقا ایضا **قولہ** ذکر نا اس خبر کو **اقول**
اسکا جواب باقی ہم لکھ چکے ہیں جائیہ عادہ کی نہیں **قولہ** جو تہے حضرت زہرا کا **اقول** طلب کرنا حضرت زہرا کا

کا یحکم بالمحدیث لاعلمی یا فراموشی یا اشتباہ محمول علی التفوہ ہونی اسحدیث کی ہوا اور اسمین کچہ مضایقہ نہین آخر جب ابا بکر نے سنا انت
باسمعت من رسول اللہ صلعم یا انت ورسول اللہ اعلم کہا یا تو لاعلمی تو اسحدیث کا انکار ایسے سے ظاہر ہوئی گئی اور خود
حدیث کا ملفظہ بمبناہ علی حسب ما کان یردیہ و یعنی بہ الہ بیت نے بہی قبول کرلیا لو علی وجہ الاحتمال جو ظاہر و باہر ہو گیا
تو اب تم کیون تعجب کرتے ہو تکذیب اوسکی اور اوسکے معنی کی کی جاتی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ دیکھو علل الشرایع مین
کہ حضرت امام علیہ السلام کیا فرماتے ہین کہ لا تکذبوا حدیثا اتاکم بہ مرجی ولا قدری ولا خارجی نسبہ الینا فانکم لا تدرون لعلہ شی من الحق
فتکذبوا اللہ فوق عرشہ اب شاید تم اسکے جواب میں یہی کہوگے کہ ممانعت تکذیب سے اسحدیث مین صرف آئمہ
کی احادیث کے ساتہ ہے حضرت پیغمبر صلعم کی احادیث کو شامل نہین تو اوسکی تکذیب جائز ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ
قولہ پانچوین برخلاف اہ **اقول** اس قسم کی برخلافی ہزارون احادیث فریقین مین قران شریف سے موجود ہے کہ کوئی
مخصص عموم ہے اور کوئی معمم خصوص اور کوئی مفسر اجمال ہے اور کوئی مبہم مراد تو یہ حدیث مبین مراد ہے کہ ضمیر کم در آیہ
یوصیکم اللہ سے مراد صرف امت ہے نہ خود جناب رسول مقبول صلعم تو اس کو مخالف کہنا بڑی بی سمجہی کی دلیل ہے
قولہ چھٹی طلب کرنا اہ **اقول** البتہ بہیجنا ارسلن کے ارادہ ان یرسلن کے ہین مثل باب نقض علیہ روایۃ البخاری فی باب الخمس عن عائشۃ
ان ازواج النبی صلعم حین توفی اردن ان یرسلن عثمان و التفاصیل علی ذلک ما فی آخر الحدیث من قولہا فانتہی ازواج النبی صلعم
الی ما اخبرتہن تو جبکہ وہ باز رہین بہیجنے سے تو معلوم ہوا کہ مجرد ارادہ ہی کیا تہا نوبت ارسال کی نہ پہونچی تہی یعنی
صلاح و مشورہ ہی ٹہہرا تہا اور وہ بوجہ لاعلمی یا فراموشی کے اسحدیث سے تہا اور حضرت عثمان کو شاید خبر تک
بہی اس مشورہ کی اونکے نہین ہوئی تو ساتوین دلیل بہی آپکی مندفع ہوگئی **قولہ** آٹہوین حضرت عباس کا اہ **اقول**
ورثا حضرت رسول خدا صلعم مین سے جس کسی نے بہی باوجود علم اسحدیث کے اپنا حصہ طلب کیا ہے جزین نیست کہ یا بوجہ
ذہول حدیث کے طلب کیا ہے یا بوجہ محمول سمجہنے کے حدیث کو مسئلہ اوپر اموال نقدہ کے ورنہ حضرت عباس سے تو تصدیق
اس حدیث کی ہماری صحیحین مین موجود و منقول ہے پہر ہم کیونکر اونکے انکار اس حدیث کا باور کرسکتے ہین واللہ
اعلم بالصواب **قولہ** نوین نہ سنا اہ **اقول** یہ حکم ہر چند کہ قابل سنا دینے ورثا کے ہی تہا تا کہ وہی طالب
نہون مگر غرض اہم یہان بیان اوسکے حکم کا تہا کیونکہ صدقہ کا حکم ہے اور وہ امام سے چونکہ متعلق تہا اور ورثا سے اوسکا
کچہ تعلق نہین تہا تو آنحضرت صلعم نے انکی خلافت کو تجویز کیا علم حاصل کرکے انہی کے سامنے اس مسئلہ کو ارشاد کردیا تاکہ
یہ اوسکو مصارف صدقہ ہی مین صرف کرین اور کسی طرح صرف نہ کرین اور اپنے ورثا پر اعتماد قبول انکی روایت کا اور
دیگر صحابہ کی تصدیق کا انکی روایت کو کرلیا چنانچہ تبارین بعد چندی قیل و قال کے امر ایشان بصلح و صفا انجامید

فالحمد لله رب العالمین و دوست شاد و دشمن برباد **قوله** و سوم یہ کہ فدک کو دیدیا عثمان نے **اقول** دیدینا حضرت عثمان کا
مروان کو فدک اول تو مسلم نہیں ہوسکتا کہ حدیث بخاری میں زہری سے صریح مذکور ہے کہ فکانت ہذہ الصدقۃ بید علی منعہا
علی عباسا و غلبہ علیہا ثم کانت بید حسن بن علی ثم بید الحسین بن علی ثم ... الی الآن اعنی المعرفۃ انتہی من البخاری
اور ابن ہیثم نے بھی تاریخ میں لکھا ہے کہ ثم صفات الخلفاء بعدہ کذلک الی ان ولی معاویۃ فاقطع مروان ثلثہا ابا الحسن
ثم خلصت لہ فی خلافتہ انتہی اور تحفہ اثنا عشریہ میں بھی یاد عار اجماع اہل سیر و تواریخ و علماء حدیث یوں ہی نقل کیا ہے
کہ بعد ازان بدست مروان کہ امیر بود افتاد انتہی پس آپکے جناب قبلہ و کعبہ بھی اپنی کتاب طعن الرماح میں بصدد ابطال
اس دعوی اجماع کے نہیں ہوسکے مگر البتہ مرقاۃ میں ثم اقطعہا مروان ایام فی زمن عثمان لکہا ہے تو شاید تعریف بطور
شخصہ گیری وغیرہ کے مروان کا فی زمن عثمان پیدا ہوا ہوگا اور اسکے دہوکے سے کسی نے مروان کا اقطاع زمن عثمان سے
گمان کر لیا مگر تمہارا مطلب جب بھی نہیں ثابت ہوتا کہ جب فی الواقع حضرت عثمان نے اوسکو مروان کی تملیک
کر دیا ہو اسلئے کہ تملیک کر دینا اموال صدقات میں سے کسیکو کسی شخص کا امام کی حق میں جائز نہ تھا چنانچہ بعض اموال متروکہ
آنحضرت کے بعد از وفات آنحضرت کے حضرت صدیق نے بعض صحابہ کو استحقاق سمجھکر تملیک کا دست نہ تہا اور جب
جناب امیر کو اسی سبب سے دستے نہ تہے کہ یہ سمجہا نہ بدلی شاہ وہ تہا بلکہ شاہ تہا تو مستحق ہیں انکے واللہ اعلم
بالصواب **قال** اور اہل سنت جو کہتے ہیں کہ آیہ یرثنی و یرث من آل یعقوب سے وراثت منصب مراد
ہے نہ وراثت مالی یہ غلط ہو اسلئے کہ انہیں کی کتاب تفسیر لباب میں کہ جو تصنیف عمر بن عادل حنبلی کی
ہے یہ مرقوم ہے واختلفوا فی المراد بالمیراث فقال ابن عباس والحسن والضحاک وراثۃ المال جبکہ ابن عباس
مفسر عظیم الشان اور حسن اور ضحاک مفسرین اہل سنت نے اس آیہ میں وراثت مالی مراد لی ہے تو ہم نسب
کی وراثت سے معنی بہا اسطرح درست ہوگی اور فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں تحریر کیا ہے واختلفوا
فی المراد بالمیراث علی وجوہ احدہا ان المراد بالمیراث فی الموضعین ہو وراثۃ المال وہذا قول ابن عباس
والحسن والضحاک اور وجہین اخیرین میں لکہا کہ دلالت سے یا تو وراثت مال اور علم مراد ہے یا فقط
وراثت علم مراد ہے اور سید مرتضی علم الہدی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب شافی میں بعد نقل کلام قاضی
القضاۃ عبد الجبار معتزلی کی نہایت عمدہ کلام اور بڑی تقریریں اس باب میں بیان فرمائی ہیں
خلاصہ اوسکا اپنی زبان میں عرض کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے مطلوب پر یہ آیہ وافی ہدایہ و لالت کرتا ہے
کہ خدا تعالے نے قول حضرت زکریا سے خبر دیا ہے اور فرمایا ہو وانی خفت الموالی من ورائی و کانت

وکانت امراتی عاقرا فهب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب واجعله رب رضیا یعنی حضرت زکریا نے
اپنے بنی اعمام سے خوف کیا اور اسمین شک نہین کہ مراد موالی سے اسمقام مین بلاشبہ بنی اعمام ہین اور حضرت
زکریا نے اون سے خوف کیا کہ وہ وارث اونکے مال کے ہوکر اوسکو راہ فساد و فسق و فجور مین خرچ کرین اسلئے کہ
حضرت زکریا اونکے برے طریقون اور عادات ناقصہ سے خوب واقف و آگاہ تھے لہذا ابدرگاہ قاضی الحاجات
اپنے بدست مناجات اوٹھا کر سوال کیا کہ بار الٰہا تو مجھکو ایک ولی یعنی فرزند عطا فرما کہ وہ میری میراث کا حقدار
ہو نہ میرے بنی اعمام باقی رہا یہ امر کہ مراد میراث سے جو آیہ مین مذکور ہی میراث مال ہی نہ میراث علم و نبوت دلیل
اسکی یہ ہی کہ لفظ میراث کا بحسب لغت و شریعت دونون کے نہین بولا جاتا مگر اوس شے پر کہ جو حقیقت مین مورث
سے منتقل ہوکر طرف وارث کی آوے از قسم مال و اسباب اور استعمال اس لفظ کا سواے مال و اسباب کے
مثل علم و نبوت کے مجازا ہوتا ہی نہ حقیقۃ اور یہی وجہ ہی کہ جب کوئی شخص کہتا ہی کہ فلان شخص کا وارث کوئی
نہین ہی مگر فلان شخص اور فلان شخص کا وارث فلان شخص پس بحسب ظاہر اور اطلاق اس لفظ میراث کے
کوئی نہین سمجھ سکتا مگر میراث مال و اسباب کو نہ علم وغیرہ کو اور اسکو عدول کرنا ظاہر کلام اور حقیقت اوسکی سے
بلا دلالت قرینہ طرف مجاز کی ہرگز جائز نہین ہی اور نیز خدا تعالیٰ نے قول حضرت زکریا سے خبر دی ہی کہ آنحضرت نے
اپنے وارث مین رضی ہونیکی شرط کی ہی کہ وہ وارث اون کا متصف بصفت رضا ہو اور اگر لفظ میراث آیہ قرآنیہ
مین میراث مال پر حمل نکیا جاے بلکہ حمل اوسکا علم و نبوت پر ہو تو ظاہر ہی کہ حضرت زکریا کے اس شرط لگانیکے کچھ
معنی نہونگے بلکہ یہ شرط لغو محض اور عبث بحت ٹہریگی اسلئے کہ جب حضرت زکریا نے سوال اسکا کیا ہی کہ وہ وارث میرے
قایم مقام ہو اور میرے مکان کی میراث لے پس اس سوال مین آنحضرت کی رضا بلکہ رضا سے بھی بڑھکر داخل ہی اور
جبکہ رضا خود اونکے کلام و سوال مین داخل ہو گئی تو پھر اوسکی شرط لگانیکی بعد کو کیا ضرورت رہی اس لئے کہ ہم دیکھتے
ہین کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خداوندا تو ایک نبی کو مبعوث کر اور اوسکو عاقل و مکلف قرار دے تو یہ قول اوسکا
نیک نہ سمجھا جائیگا اسوجہ سے کہ نبی تو عاقل و مکلف ہووے ہی گا اسلئے کہ نبی غیر عاقل و غیر مکلف ہو ہی نہین سکتا
پھر شرط بیکار ہی پس اسیطرح جبکہ حضرت زکریا نے اپنے لئے ایسے وارث کی درخواست کی ہو کہ وہ وارث علم و
نبوت کا ہو نہ مال و اسباب کا تو پھر یہ فرمانا حضرت کا کہ خداوندا تو اوسکو رضی بھی قرار دے نہایت عبث و بیکار
ہوتا ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ حضرت زکریا نے درخواست فقط وارث مال کی کی تھی نہ وارث علم و نبوت کی جیسا
کہ حضرات اہل سنت کہتے ہین انتہی ملخصہ پس ایسی صورت مین خوف حضرت زکریا کا میراث مال مین تھا نہ میراث نبوت

مین اس جہت سے کہ نبوت اختیاری شی نہین وہ تو خدا کی طرف سے ہوتی ہے نبوت کے منتقل ہونے کا اشرار بنی
اعمام کی طرف حضرت زکریا کو کیون خوف ہوتا خدا کے تعالی ایسے لوگونکو کہ جو لایق نبوت نہون کیسے نبوت دیدیگا
شریر لوگون کو کیسے نبی کر دیگا تو خوف حضرت زکریا کا درباب نبوت قرار نپایا اب رہا مال تو حضرت زکریا اوسی کا خوف
کرسکتے تھے کہ اگر اشرار بنی اعمام میرے مال کے بعد میرے وارث ہونگے تو میرے مال کو وراثت مین لیکر بطور ناجایز
صرف کرینگے اور اچھی جا سے اور عمدہ جگہ صرف کرنے سے اونکو سروکار نہوگا اور یہ بڑی عمدہ حکمت اور حسن نیت
تھی حضرت زکریا کے دین کی تقویت کے لئے یہ امر تو ظاہر ہے کہ تقویت فساق سے دین مضمحل ہوتا ہے اور اونکی
امداد اونکے ارادہ مذمومہ کی اعانت کرتی ہے پس ایسی صورت مین ہم کسیطرح بخل حضرت زکریا کا تجویز نہین
کرسکتے قسم اول کی حصول سے حضرت زکریا کے خوف کی کوئی وجہ قایم نہین ہوسکتی ہان البتہ قسم ثانی کے حصول
سے وجہ خوف حضرت زکریا کی ظاہر ہے اور عجب ہے شاہ عبد العزیز سے کہ اونہون نے اپنی تحفہ مین مسلمانی کا
ہم ہوکے درمیان طعن دوازدہم یہ لکھا ہے پس مراد درینجا وراثت منصب است کہ اشرار بنی اسرائیل بعد از من بر
منصب نبوة مستولی گشتہ مبادا تحریف کلام الہی و تبدیل شرایع ربانی نمایند و علم را محافظت نکنند و بران
عمل بجا نیارند موجب فساد عظیم گردند پس مقصد ایشان از طلب ولد ولی اجرای احکام الہی و ترویج
شریعت و ابقاے نبوت در خاندان خود ست انتہی کوئی شاہ صاحب سے دریافت کرے کہ خدا تعالی ایسے
لوگون کو نبوت دیتا ہوگا کہ جو شریر ہون اور وہ ایسے کام کرین کہ جو شاہ صاحب نے تحریر فرماے
نبوت خدا کی طرف سے ہوتی ہے نبوت سے بنجایتی نہین مانند حضرت ابوبکر کی خلافت کے شاہ صاحب
یہ نہین جانتے کہ نبوت کو خدا ایسے لوگونکو عطا فرماتا ہے کہ جو جمیع صفات حمیدہ و پسندیدہ
موصوف ہون غور کرنے کی جگہہ ہے کہ نبی کتاب خدا کو کیون تحریف کرے گا شرایع ربانی کیون بدل
ڈالے گا اور علم کی محافظت کیون نکرے گا جناب شاہ صاحب جس مقام پر کوئی کلام وارد فرماتے
ہین وہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ جسکو دیکھ کر ناسمجھ لوگون کو ہنسی آسے صاحبان عقل سلیم و فہم مستقیم
اس ارشاد کو جناب شاہ صاحب کے باور نہین کرتے وہ فرماتے ہین کہ حضرت زکریا نے اس وجہ سے
دعا کی کہ اگر میرے بیٹا پیدا ہوا اور میری نبوت وراثت مین اشرار بنی اعمام کو میرے پہونچی تو وہ اشرار
بنی اعمام کرد و میری نبوت کو وراثت مین لیکر کتاب خدا کی تحریف کرین گے شرایع دینی بدل ڈالین گے
علم کی محافظت نکرینگے اپنی بیٹا پیدا ہونیکی دعا کی تھی شاہ صاحب کے عقیدہ مین نبوت وراثت مین

مین پہونچتی ہی اور خداے تعالی ایسے شریر لوگونکو کہ جو دین کو خراب کرین مہلت دیا کرتا ہی تو ذبا تسد مین اہل
اور اہل سنت کی کتابون سے یہہ بھی ظاہر ہی کہ حضرت سلیمان نے اپنے پدر عالی قدر حضرت داؤد کے
مال سے حصہ پایا چنانچہ تفسیر بیضاوی مین مذکور ہی اور عبارت تفسیر معالم التنزیل یہہ ہی قال الکلبی غزا سلیمان
اہل دمشق و نصیبین فاصاب منہا الف فرس و قال مقاتل ورث من ابیہ داؤد الف فرس اس سے
ملنا ہزار گھوڑونکا حضرت سلیمان کو ورثہ اور ترکہ سے حضرت داؤد کے ثابت ہی اور جیسا کہ ابھی اکثرین مین ہو یا
تفسیر آیۂ کریمہ اذ عرض علیہ بالعشی الصافنات الجیاد مین مذکور ہے کہ جمہور المفسرین علی انہا کانت خیلا موروثۃ
اور مراد آیۂ کریمہ علمنا منطق الطیر سے جو علم مراد لیتے ہین تو وہ ہمکو اصلا مضر نہین پہونچاتی اس واسطے کہ ممکن
ہی کہ خداے تعالی نے اول اسباب سے خبر دی ہو کہ حضرت سلیمان نے اول میراث مال اپنے باپ
سے پائی پہر قول حضرت سلیمان کا کہ جو متضمن تعلیم زبان طیور کا ہی ذکر فرمایا ہو ایسی صورت مین دونو
امر ثابت ہوا کہ علم اور مال دونون حضرت سلیمان کو ملی اور جناب امیر علیہ السلام نبی کے سبب جیسے خبر کنز العمال جو
کہ کتاب معتبر اہل سنت کی ہے شاہد ان آیات سے وراثت مالی مراد لیتے ہین چنانچہ حضرت نے یہ دو آیہ قرانی
و ورث سلیمان داؤد و یرثنی و یرث من آل یعقوب جواب مین حدیث موضوع نحن معاشر الانبیاء کے پیش کین
قولہ جو کہتے ہین الخ اقول یہہ کہنا اہل سنت کا بہت صحیح و صواب ہی اسلئے کہ کمال الدین ابن میثم شارح نہج البلاغہ
آپکے خود فرماتے ہین کہ فانہ اراد ویرث علمی و منصبی فی النبوۃ و کان اسم المیراث صادقا علی ذلک الخ فی مقام آخر
تحت شرح قولہ العلم وراثۃ کریمۃ اراد الوراثۃ المعنویۃ لقولہ تعالی یرثنی و یرث من آل یعقوب ای العلم والحکمۃ اور حضرت
امام صادق ع کلینی مین فرماتے ہین کہ ان سلیمان ورث داؤد و ان محمدا ورث سلیمان و با آنکہ ان دو تو دلیل کا باوصف ضعف
مذکور ہونیکے رسالہ قول فصل مین آپ کچھہ جواب نہین ارشاد فرماتے پہر اتنی سمع خراشی کس واسطے کرتے ہو صاحب
قول فصل نے تو ان آپکی دلایل کی جواب کی جانب اوسمین صاف اشارہ کر دیا ہی کہ ان آیات مین وراثت مالی
بطور سہام فرایض مراد نہین پس اگر کسی مفسر کا قول وراثت مالی کا بھی ہوگا تو بطور فرایض اوسکو سمجھنا نچاہیے
بلکہ بوجہ تولیت اوقاف و صدقات سمجھنا چاہیے اب عقدہ مختصر یہ ہی اور وراثت علمی و منصبی و نفایۃ مافی الباب
مالی بطور تولیت ہی کو قبول فرمائی ایک تو ابن میثم کو جہوٹا بنایا اور دوسرے حضرت صادق ع کو جو جانتے ہو سو کہیے
یا حضرت پیغمبر کو مال حضرت سلیمان کا دلوائی و انی لکم ذلک فاین تذہبون قولہ اور حضرت زکریا نے اوسنے خوف کیا الخ
اقول اسخوف کا تو یہی علاج تہا کہ اسنے اوس مال کو اپنی حیات مین اپنے ہاتھون در راہ خدا بالکل صرف کر دیتے یہ

علاج تو اپنے قابو کا تھا اور بیٹا پیدا ہونا اور زندہ رہنا خدا تعالے کے قابو کا لیس اپنے قابو کا علاج
چھوڑکر خدا تعالی کے قابو و اختیار کی طرف نظر اسپر کرنی قیاس میں نہیں آتی اور نہ آل یعقوب سے اوس
ولی کا سواے وارث علم و منصب کے وارث مال ہونا قیاس میں آتا ہے خلاف قیاس معنی قرآن شریف کے
پیدا کرکے جسکو کسیکا قیاس یاد نہ کرسکے وایضا برین تقدیر کہ وراثت مالی مراد لیجاوے نامقبول ہونا دعا
کا نبی معصوم کے لازم آجائیگا اسلئے کہ حضرت یحیی قبل حضرت زکریا کے شہید ہوے تھے تو وارث مالی انکے کہان
ہوسکے البتہ جبکہ علم و حکمت اور منصب نبوت اونکو انکی حیات میں عطا ہوگیا تو بیشک وہ وارث اونکے ہوگئے
اب خواہ انکے بعد زندہ رہے یا نرہے فی الجملہ تو دعا انکی مستجاب ہوگئی واللہ اعلم بالصواب قولہ
بیٹا دینے خدا وند تعالی سے الخ اقول فقرہ واجعلہ رب رضیا بطور شرط وارد نہیں ہوا بلکہ یہ تصریح ہے لما علم ضمناً کہ
[illegible] ہو کہ مطمح نظر انکی [illegible] نہیں [illegible] اولاد کی جانب [illegible] ہوتا ہے اور اوسکے سبب سے [illegible] اولاد طلب
[illegible] ہوسکے دعا میں اونکی یہ اظہار کیا [illegible] واسطے اقامت دین کے [illegible] دین کے میں یہ طلب کرتا ہون
[illegible] تیرا اپنے لئے ولد چاہتا ہون واللہ اعلم بالصواب قولہ اگر کوئی شخص یہ سکے الخ اقول
[illegible] حضرت [illegible] فرمایا [illegible] اگر کوئی
شخص [illegible] کہ نبی تو مبارک ہی ہوتا ہے پھر [illegible] ہوگیا کہ وجعلنی مبارکا [illegible]
[illegible] جواب دوگے [illegible] قولہ کوئی شاہ صاحب سے الخ اقول
[illegible] حضرت شاہ صاحب [illegible] صاف [illegible] تم بڑے احمق ہو [illegible] جی تم نہیں جانتے کہ [illegible]
[illegible] شیعہ [illegible] امام حضرت زکریا
[illegible] اور ایسے ہی [illegible] مراد [illegible]
[illegible] قال در اہل سنت جو روایت [illegible] کی پیش کرتے
[illegible] معنی [illegible] حدیث کے
احتمال ہیں اول یہ کہ انبیا علیہم السلام [illegible] دنیا [illegible] جمع کرکے [illegible]
[illegible] انبیا علیہم السلام [illegible]
[illegible] شرح مشکوۃ [illegible]
[illegible] معنی اس حدیث کے یہ ہونگے [illegible] انبیا علیہم السلام [illegible] سواے علم [illegible]

سے لئے میراث مین نہین چھوڑا اور یہ تو ظاہر ہے کہ علما کو حصہ درہم و دینار اور متروکات انبیا علیہم السلام سے کیون
پہونچتا وہ تو فقط علم ہی کے وارث ہوے لہذا حدیث مین بھی وہی وارد ہوا پھر بنوع نفی توریث درہم
و دینار سے عدم توریث اراضی و اسباب خانگی اور دیگر اشیا کی لازم نہین ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح
صحیح بخاری مین اس امر کو بطرف حضرت زہرا کی منسوب کر کے لکھا ہے وہ یہ ہے واما سبب غضبها مع احتجاجها

بالحدیث المذکور فلاعتقادها تاویل الحدیث المذکور علی خلاف ما تمسک به ابوبکر فکانها اعتقدت تخصیص العموم

فی قوله لا نورث ورأت ان ما خلفه من ارض و عقار لا یمنع ان یورث عنه یعنی اس حدیث سے یہ
نہین کہ پیغمبرون نے پیغمبرون کی حیثیت سے نہ درہم و دینار میراث مین نہین چھوڑے بلکہ اس حیثیت سے صرف علم چھوڑ
گئے جسکے وارث علما ہوے اور یہ اسکے منافی نہین کہ پیغمبر لوگ اس حیثیت سے کہ مثل اور آدمیون کے تھے
جملہ متروکات کو اپنے نسبی اور سببی وارثون کے لئے چھوڑین اور وہ انکے وارث اونکے متروکات کے مالک ہون اور
یہ توجیہ کتاب اللہ کے مطابق ہے جو ساتھ توریث انبیا کے ناطق ہے پس بموجب ان دلائل باہرہ کے صحیح ظاہر ہوا
کہ یہ حدیث ابوالبختری کی موید اور ہم معنی حدیث موضوع نحن معاشر الانبیا کی کسیطرح نہین اور اگر ہم معنی اوسکی
ہوتی تب بھی ہم اسکو محمول بر تقیہ کرتے اور راوی اس حدیث کا ابوالبختری عامی المذہب اور کذاب ہے چنانچہ
کتب ہمارے علما کی شاہد ہین بخلاف الفین ہمارے پہلے اعتماد اور اعتبار اوسکا ہماری کتابون سے مقابلہ مین
ہمارے ثابت کرین بعد ازان ابوالبختری کی حدیث کو اپنی حجت مین سند ہمارے پیش کرین **قولہ** اور اہلسنت
جو روایت ہے اہ **اقول** حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ نے اس روایت کو اپنے تحفہ مین کلینی سے استشہادا نقل
فرمایا ہے اور آپکے جناب مجتہد قبلہ و کعبہ نے اپنی کتاب طعن الرماح مین بجواب اوسکے چند تاویل رکیک واہیہ لکہی مین
انکے صاحب قول فیصل نے ایک رسالہ مستقل انکی ابطال و بیان رکاکت مین تحریر کیا تھا مگر افسوس ہے کہ بقضاء
الہی وہ رسالہ ایک مولوی صاحب امیر حسن نام ساکن سہسوان نے واسطے طبع کرانیکے لیا تھا کہ اونکا انتقال ہو گیا
اور دوسری نقل اوسکی نہوئی تھی جو باقی رہتی اگر وہ موجود ہوتا تو آپ کی خدمت مین پیش کیا جاتا اور اوسمی آپکو ان
تاویلات کی حقیقت کہل جاتی خیر اب آپ فرماتے جائے اور جواب باصواب سنتے جائیے واللہ المستعان **قولہ**
اولاد انبیا علیہم اہ **اقول** اول تو اسمین انبیاء کی کیا مدح اور کیا فضیلت ثابت ہوئی کہ صرف نقدین کو تو ترکہ چھوڑا
اور دیگر اشیا غیر نقدین یعنی جو چھوڑا دنیا کا لوث تو اونکا دیگر متعہ دنیا دیہ کی چھوڑنے سے منع نہوا تو پھر کیا مدح اور کیا
فضیلت اونکی ہوی اگر کوئی شخص از اضیاعات و عقارات اور اثاث البیت از قسم ظروف و فروش و ثیاب و مراکب

رکھے ہیں پس پیغمبر امتعہ دنیا و بیہ بکثرت چھوڑی مگر نقدین نہ چھوڑا تا تو وہ کچھ دنیا تو بی لوث اس شخص سے زیادہ ہیں
سمجھا جاتا کہ جسنے نقدین کو بھی چھوڑا ہو دوم انحصار ارث ترکہ کا علم و حکمت میں بر بنی تقدیر نہیں رہنے کا کہ جو منافاد
فقرہ ثانیہ کا ہے کہ انما ورثوا العلم والحکمۃ والحدیث بالجملہ لو جہیں مذکورین یہاں درہم و دینار سے یہی مراد مطلق اموال دنیاویہ
اور امتعہ فانیہ ہیں سکے ہیں یعنی تسمیہ خاص کو کہا ہے اور مراد عام لی ہے بوجہ خاص کے شہرت اور اصالت کی اور یہ محاورہ شایع
و ذایع ہے کما لا یخفی ذلک علی من لہ ادنی شعور **قولہ** دوسرے معنی اس حدیث کے الخ **اقول** یعنی حضرت فاطمہ عالم باکہ اعلم نہیں
سوائی علم کے وارث درہم و دینار و دیگر متروکات آنحضرت صلعم کی نہ ہوئیں وہو المطلب **قولہ** تیسرے معنی اس حدیث کے الخ
اقول تو یہ حیثیت وصف عنوانی موضوع کی علت تامہ ہو گئی حکم انتفا میراث کی اموال متروکہ انبیاء سے جیسے کہ کل مسکر حرام میں
حیثیت وصف عنوانی موضوع کی یعنی کہ علت تامہ ہے حکم حرمت کی اور یہ حیثیت یعنی حیثیت نبوت و ذات انبیاء سے منفک الا الہ کا
سبب ہو انتفا میراث ہی کہ معلول و سکا تھا ممتنع الانفکاک ہو یا بالضرورۃ ہو گا واذا لا یکون العلۃ علۃ تامۃ وہو خلاف الاولی
ہو المطلوب فتامل و تدبر فانہ دقیق و حقیق بالتامل سے **قولہ** محمول برتقیہ ہے الخ **اقول** یہ آپکے مجتہد جناب قبلہ و کعبہ کا انکی
کتاب طعن الرماح سے آخری جواب ہے پہلا صاحب ابو البختری بتایا ہے سمجھتے کو تو گردان مارتے ہو مگر یہ تو کہو کہ یہ
حدیث جو کافی کلینی شریف میں جہاں ابو البختری سے مروی ہے نہ ہیں دوسرے باسناد یعنی بطریق دیگر بھی مروی موجود ہے کہ عن محمد بن
یحیی و علی بن محمد عن سہل بن زیاد و محمد بن یحیی عن احمد بن محمد جمیعا عن جعفر بن محمد الاشعری عن عبد اللہ بن میمون بن
القداح و علی بن ابراہیم عن ابیہ عن حماد بن عیسی عن القداح عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم الی ان قال وان العلماء
ورثۃ الانبیاء الخ اور کتاب امالی میں اسکی اسناد یوں مذکور ہے کہ المکتب عن علی عن ابیہ عن القداح عن الصادق علیہ السلام
عن ابیہ عن آبائہ علیہم السلام کذا فی بحار الانوار اور یہی اس حدیث کو آپکے شیخ صدوق نے اپنی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے آخر باب نوادر
والوصایا میں کہ جو جناب امیر نے اپنی بیٹے محمد بن حنفیہ کو کی ہیں اس حدیث کو بلفظ العلماء ورثۃ الانبیاء لان الانبیاء
لم یورثوا دینارا ولا درہما الخ ایراد کیا ہے تو اب انکو کیا مجال ہے کہ اسکو آپ تقیہ پر محمول کر سکیں یا باعتبار ناعتباری کے
رواۃ کے اسکو نامعتبر بتا سکیں مگر چونکہ آپکے مجتہد صاحب کہ قد ضلوا و اضلوا کثیرا کی شان رکھتے تھے ایسا ہی کچھ کہنے میں تو تم
بھی ہر بات ویسی ہی کہتے ہو جیسے وہ کہگئے **شعر** در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند آنچہ استاد ازل گفت ہمان
میگویم فانا للہ وانا الیہ راجعون دیگر ہم سابق بھی کہچکے اور اب بھی کہتے ہیں کہ تم کس کس نامی المذہب دو منابع وکتاب
سے بہاگو گے صحاح اربع وغیرہ جتنی کتب تمہاری ہیں ان سب ہی سے لباب ہیں عز اصح الکتب قبل کتاب اللہ
کافی کلینی کی شرح ملا صدرا کو جو نیز اعظم موجود ہے اٹھا کر دیکھو تو دوسری حدیث کی بھی شہادت سے ایسے ہی اپنے مطلوب

راوی ایسے ہین کہ کوئی عامی المذہب ہے اور کوئی فاسد المذہب اور کوئی وضاع ہے اور کوئی کذاب اور کوئی غالی اور کوئی ر
افضی اور جارودی اور زیدی اور ضعیف اور مجہول الحال یعنی علم رجال سے ابو البختری بچارے کا پتا نہین لگتا کہ وجود ہی ثابت
نہین کیا اسی بچارے کو تنہا سمجھ بیٹھے کہ گردن مارتے ہو اگر اسیکو گردن مارو تو اوسکو بھی مارو ورنہ وہ بھی تو تمہارے
راوی کچھ مارا تو نہین اور تمہارے ہی حضرت امام جعفر صادق ع کا صحابی ہو گیا اور حضرت نے تو ان کو تنہا چہوڑ نہ
سکہایا تہا کسی اور کو نہ سکہایا تہا پس اگر اسیکو سکہایا تہا تو پہر اتنی تمہارے شیوخ نے اوس روایت اپنی کتابون
مین کیون کیا ہی غرضکہ ابو البختری کا معتمد ہونا تو تمہاری کتب رجال سے ثابت نہین ہے ... ثابت
ہو سکتا ہی کہ تمہارے نزدیک غیر معتمد لوگون کی بہی روایات معتمد ہین ... قال اور
اہل سنت یہ جو کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنے عہد خلافت مین فدک کیون نہ لیا اور سیدۃ النساء کے وارثین
کو اونکا حق کیون نہ دیا تو جواب اس کے مولانا سید المتکلمین جناب مستطاب سید ناصر علی طاب ثراہ نے تشئید
المطاعن مین بہت خوب طولانی چند طور سے تحریر فرمائے ہین اول جواب یہ ہی کہ جناب امیر المومنین علی
بن ابی طالب علیہ السلام را آنقدر قدرت و استقلال حاصل نشدہ بود کہ جمیع بدعات اصحاب ثلثہ را رفع تواند
کرد مین اسکی تصریح مین چند عبارتین کتب سے اہل سنت کی اس مقام پر تحریر کرتا ہون کہ وہ سب عبارتین موید
کلام صداقت التیام مولانا موصوف طاب ثراہ کی ہین شاہ عبد العزیز دہلوی نے تحفہ مین لکہا ہی وقتیکہ امیر المومنین
زیب آرای خلافت راشدہ پیغمبر شدند بقدر مقدور در تسکین فتنہ و فساد و دفع مخالفان کہ طلحہ و زبیر و ام المومنین عائشہ
صدیقہ و یعلی بن امیہ و ابو موسی اشعری و دیگر صحابہ کرام بودند کوشش و سعی فرمودند از قتل و قتال و جنگ و جدال
با ایشان باک نفرمود ہر چند تقدیر الہی مساعد نشد و انتظام امور خلافت صورت نہ بست اہل ایمان ملاحظہ فرماوین
شاہ صاحب کی اس تحریر کو کہ وہ فرماتے ہین کہ مخالفین جناب امیر طلحہ و زبیر اور عائشہ اور یعلی بن امیہ اور ابو موسی
اشعری وغیرہم صحابہ رسول نے حضرت امیر علیہ السلام کو مہلت نہ لینے دی اور حضرت اون سے لڑتے رہے مگر
تقدیر مساعد نہوئی اور انتظام امور خلافت نے صورت نہ پکڑی بہلا ایسی صورت مین کسطرح فدک پر قبضہ کرتے
فدک لینے مین اور فسادات کہڑے ہو جاتے اور شاہ ولی اللہ والد صاحب تحفہ نے کہ بڑے عالم اہل سنت کے ہین
اپنی کتاب ازالۃ الخفا مین لکہا ہی ہر چند برای حضرت مرتضی بیعت کردہ اند و خلافت منعقد ساختند و در حکم شرع
کہ بنای آن خلافت لازم شد اطاعت او لیکن مراد حق اصلاح عالم ست کہ خلافت وسیلہ آنست برای
تقریب آن مقصود مشروع ساختہ اند و اگر مراد حق می بود از وجوہ تخلف می شد و مرتضی درین خلافت مانند سے

[illegible] تمام مراد وقتی ... قوم با موعظت گذشت ... او تعالی کنند چنانکہ [illegible]
[illegible] احادیث مفہوم شد بجائے در تاریخ دیدیم کہ در زمان حضرت عثمان [illegible]
[illegible] شد تشریف کوشش ... نانا و انمکہ ... وجہ سب کہ بجا رود [illegible]
[illegible] ترک ... اتفاق ہیچ او کفار ... تاریخہا
[illegible] الذین امنوا ... لیستخلفنہم ... و لیمکنن لہم ... و لیبدلنہم صورت ... مکین و رفع اعلاء کلمۃ الاسلام کہ
[illegible] واقع نشد و اجتماع ... سلطنۃ ... درین زمان ... تمام مسلمین خلفاء [illegible]
مسلمین ... تھی اور ... بقدر ... جناب امیر کا حکم تمام ملکوں
میں ... حکومت جناب امیر ... سبب ... عبد العزیز ... امیر کے
موقع ... فساد ... کوشش رہی اور ... ان مخالفین ... کے
حوالہ ... نسبت ... فدک ... کیونکر ممکن تھا اور ... روایات معتبرۂ اہل سنت اس وقت فدک
مروان کے قبضہ میں تھا جیسا کہ قبل ازین کتب اہل سنت کی مذکور ہوا خلیفہ ثالث نے بیان سے اپنی
عہد خلافت میں فدک مروان کو دیدیا تھا ... عباد ... جناب امیر کا خلافت ظاہری
میں ... تحقیق ... اعتراض ... اور جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے شافی ... [illegible]
... التقیۃ ... تقیہ بھی ایسے فسادات کی حالت میں مانع لینے فدک
کا ہوا اور جناب امیر نے فرمایا ... تاخیر حقہ انما یعاب من اخذ ما لیس لہ ... نہیں کیا جاتا کوئی
مستحق تاخیر کرنے میں اپنے حق کے لینے کی خرابی نیت کر عیب کیا جاتا ... کے لینے میں کہ جو حق اوسکا
نہو تا اگر جناب امیر کی طرف سے اپنے حق کے لینے میں تاخیر واقع ہوئی وہ موجب الزام کیونکر ہوئی
حضرت امیر ... حق ... کی ... باعث الزام تھا اور حسنین بھی جو اپنے حق ... لینے ...
سکتے اور حق اپنا اپنے پدر والا قدر سے نہ مانگتے تھے لہذا باعث طعن حضرت امیر نہیں ہو کر اہل سنت کی کتب
میں مذکور ہو کر جناب امیر فدک کو ... خلافت خلیفہ ثانی ... حق حضرت زہرا کا جانتے تھے ... [illegible]
... کتب ... سے ... حضرت امیر علیہ السلام نے
... فدک ... حضرت کی رو برو ... جناب ... [illegible]
... [illegible]

سے قبل ازین مذکور ہوا اور دو کتب میں جا بجا مذکور ہے کہ اہل سنت بھی باعتقاد حضرت امیر
کی خلافت کا اگرچہ چوتھے ہی درجہ پر ہو رکھتے ہیں اور بعضے اہل سنت ان حضرت کو معصوم اور
سہو و خطا سے محفوظ بتلاتے ہیں جواب اسکا دیں کہ حضرت نے آپ کیوں فدک نہ لیا اور اپنی خلافت کے
وقت حسنین کو کیوں نہ دیا جو جواب شیعہ کہ اہل سنت دیں گے وہی جواب ہمارا ہے اگر اہل سنت کہیں کہ حدیث
نحن معاشر الانبیا کو حضرت نے قبول کر لیا تو یہ کہنا انکا غلط محض ہے اس سبب سے کہ حضرت نے خود
خبر کنز العمال و دو آیہ قرآنی پڑھ کر اوسے رد کر دیا تھا اور بلکہ بذریعہ ہبہ جو حضرت زہرا نے فدک طلب کیا تھا
حضرت نے اوسکی گواہی دی تھی اور بلکہ تا زمان خلافت ثانی فدک کو حضرت حق حضرت زہرا جانتے
تھے بہر حال اہل سنت پر بھی اسکا جواب ضروری ہے باقی اسکے پیشتر تفصیل تمام و تنقیح مالا کلام البلاغہ
میں مذکور ہیں شمار نظیر الیہ اور اہل سنت یہ جو کہتے ہیں کہ ائمہ اطہار شی مغصوبہ کو نہیں لیتے تو فدک حضرت
امام محمد باقر نے کیوں لے لیا اور حضرت امیر اور جناب امام حسین خواہان خلافت کیوں ہوئے میں جواب میں
عرض کرتا ہوں شرح مقاصد میں ہے کہ فدک ائمہ اطہار نے نہیں لیا اور فدک کو لینا حضرت امام باقر کا دو حال
سے خالی نہیں یا بطریق تولیت یا بطریق تملیک در صورت اول اعتراض بیجا ہے اور در صورت ثانی علم
وجود غاصبین فدک کا ظاہر ہوا کیونکہ خود جناب سیدہ علیہا السلام فدک حق فاطمہ قرار پایا اور خلافت دیگر ہے اور
تو ولایت مالی اور چیز ہے خلافت اور دیگر متروکات مالی میں بہت بڑا فرق ہے پس خود حضرت امیر اور جناب امام
حسین خواہان خلافت ظاہری تھی اور خلافت باطنی کی صفت جانب خدا اون حضرات میں موجود
تھی وہ شئی مغصوبہ نہیں قولہ آنقدر قدرت و استقلال **اقول** در صورت عدم قدرت و استقلال نیز بوسیلہ اکثریت
دینیہ و حکمت عملیہ ہمت و جرأت ذاتیہ میباشد ضرور بالضرور مقتضائے حمیت دینیہ باستعانت حکمت عملیہ یا ہمت و جرأت
ذاتیہ حتی الممکن محو بدعات و ازالہ سیئات میکنند مگر شاید کہ جناب امیر را نہ حمیت دینیہ بودہ و نہ حکمت عملیہ و نہ جرأت
و ہمت ذاتیہ میداشت کہ باوصف آنقدر قدرت و استقلال کہ بار دویم بعد حضرت پیغمبر و دختر خود خلیفہ
اول و اکثر کبار اصحاب او در جنگ و جدال و قتل و قتال دریغ نکرد و لی آنجا با مبارزت برخاست لیکن در رفع بدعات
سابقین یا اصحاب و علما نکوشید تا آنکہ از بدعات ایشان بدعتی کہ رفع آن باشد ضروری بودہ و ان نظم این قرآن غلط مجموعہ
ایشان بودہ ہرگز آن را رفع نکرد و مجموعہ و نظم صحیح و معتبر خود را جاری و ساری نفرمود بنا بر آنکہ میرا جون کہ جناب
امیر را ہیچ حزم و دانائی بودہ و نہ شناسائی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار

[illegible] اقول یہ تو آپ نے حضرت [illegible] کا حق [illegible] علیہا [illegible] آپ کیا لکھتے کہ اپنی یہ نہ دیکھا کہ
[illegible] اونکو [illegible] ہوا [illegible] عبد الباقی [illegible] اپنے ایک تعصب و عناد کی کو ہر سمجھتا ہے کہ
[illegible] دفع تغیر پاسکتے [illegible] امامت [illegible] اوسکی کسے سے پاک نہ کہتے تہے خواہ تہا
[illegible] اوسکے [illegible] ہو یا نہو پس اجمال حق تحقیق فدک میں بطور وراثت یا ہبہ کے امر ذہنی ہو تا لو
[illegible] کی اجمال میں جناب امیر [illegible] مطلقاً [illegible] دفع تغیر پاسکے خواہ وہ ہو سکتا یا نہو سکتا تہا عذر [illegible] تو
[illegible] تو اپنا کام [illegible] کرتے ہی کرتے [illegible] ولم یغیرہ عما کان علیہ من السابق
[illegible] فیہ [illegible] وہو المطلوب **قولہ**
اور فسادات کہ [illegible] **اقول** [illegible] اگر جب جناب امیر فدک پر قبضہ کر لیتے تو تبا [illegible] مالدار ہو جاتے
پہر تو اوس مال کے ذریعہ سے سب فسادات کو دفع کر دیتے سب کو اپنا مطیع و فرمان بردار بنا لیتے جنکی ناک پر مکہ
رکہہ دیتے اور جیسے [illegible] کی جوتی مار دیتے [illegible] آپ ہی مال کے ذریعہ سے ایسا ہی کچہہ ہو تا
[illegible] جاتے ہیں اور لاف [illegible] ہیں پس یہ عذر آپکا فسادات موہومہ کا عذر بدتر
از گناہ ہے [illegible] مگر جب فسادات کو [illegible] ہو لیتے تب ہی آپ خاموش ہو رہتے اور تب یہ تو معلوم ہو جاتا کہ
آپ نے حق رسانی چاہتی تہی مگر چونکہ فلان فلان فساد اوس [illegible] کہڑے ہو گئے ناچار آپنے سکوت کیا اور
اب جو [illegible] یا اشارہ بہی نہ فرمایا تو ہمکو تو بڑی سند ہو گئی کہ فدک میں کا حق نہیں تہا
[illegible] وہو المطلوب **قولہ** تو فدک کا لینا مروان سے کیونکر ممکن تہا **اقول** جب [illegible] سابق
میں کتب [illegible] ثابت کر دیا کہ مروان نے فدک جو اقطاع کیا تہا تو اپنی خلافت میں اقطاع کیا تہا پہلے سے جناب امیر
کی اور اونکی اولاد کے قبضہ میں چلا آتا تہا چنانچہ صحیح بخاری اور تمہاری شرح ابن میثم سے ظاہر ہے تو اب کیا
بات باقی رہی تو نیز اگر حضرت عثمان [illegible] اوسکو اقطاع کرکے مروان کو دیدیتے تو اونکے مطاعن میں یہہ مذکور ہوتا

حالانکہ اونکے مطاعن میں صرف تنہا یہی مذکور کرتے ہو کہ [illegible] انہ اعطی مروان [illegible] الف دینار [illegible]
[illegible] الخلفاء کذا فی الشرح المذکور اور اگر کسی نے یہ لکہا بہی ہے تو شاید کچہہ بطور [illegible]
[illegible] اقطاع تعبیر کر دیا ہے مگر واقع میں حق و راست وہی امر ہے کہ صحیح بخاری اور ابن میثم سے
[illegible] لیکن [illegible] امیر کی [illegible] خلافت میں یہ تو معلوم کرو کہ مروان کہاں رہا ہے مدینہ میں
[illegible] حضرت [illegible] جناب امیر کی قید سے رہا ہو کر [illegible] ابن میثم

ابن ہشیم شام کو فرار کر گیا تہا اگر گیا تہا تو پہر جناب امیر کو قبضہ فدک سے کیا عذر مانع ہوا اور اگر بالفرض فرار نہی کیا
ہو تو پہر وہان سے تو آپ اوسیوقت مین اسیری اوسکی کی دو دو ہولین بار کر سکتے تھے سو طرحسے اوسکو قلع وقمع
فرما سکتے تھے اور جناب حسنینؑ ہی اوسکی شفاعت کرکے اونکی حق پر قابض و متصرف تہا جناب امیر سکر کے
کیون قید سے رہا کراتے اور اگر اسمین بہی تقدیر الہی موافق انکی تدبیر کی نہین ہوئی تو ہمکو معلوم تو ہو جاتا کہ جناب امیرؑ
نے حضرت سیدہ کے حقدار ہونیکے بطور وراثت یا بطور ہبہ چاہی تہی لیکن باوجود اتنا کشت وخون ہونیکی بہی لوگون نے نہونے دی
پس ہمارا مونہہ بند ہو جاتا اور تمہارا کہلجاتا اب یہ کیسی ہوئی کہ ہمارا تو کہل رہا ہے اور تم ہونٹ چاٹتے ہو اور مونہہ تمہارا
بند ہے فویل لکم ثم ویل لکم **قولہ** ۵۳ لا یعاب المراد اھ **اقول** عیب کا یہان کیا ذکر ہے عیب کو کون کہتا ہے ہمتو یہ کہتے ہین کہ السکوت
فی معرض الدعوی دلیل علی عدم الدعوی پس سکوت جناب حسنینؑ کا بلکہ خود جناب امیرؑ کا فدک کے دعوے سے باوجود
اقتدار و اختیار کے کیونکر اسپر دلیل نہو گا کہ اونکو دعوی اوسمین ہرگز نہین تہا اور وہ اوسکے کسیطرح حقدار نہین تہے
نہ توریث کی روسے نہ ہبہ کی وجہ سے وذالک ہو المطلوب علی ما مر آنفا **قولہ** ۵۴ اور بعضی اہلسنت اونحضرتکو معصوم اھ
اقول مثل انبیاء کی معصوم تو انکو اہلسنت سے کوئی بہی نہین جانتا یہہ بہکی بہکی باتین کہان سے تم کہتے ہو وہکذا قد
مر سابقا **قولہ** ۵۵ جو جواب کہ اہلسنت دینگے اھ **اقول** اہلسنت تو یہی جواب دیتے ہین اور دینگے کہ ہبہ کی روایات
علی ما حققہ المحققون کما ذکرہ العینی عن ابن حجر مفتعل ہے کہ لا اصل لہ ولا تثبت روایۃ اور میراث کا دعوی البتہ صحیح ہے
اور غضب اور مہاجرت اور ترک کلام جو اوسمین مروی ہے وہ ماول ہے بتاویلات سدیدہ وقد فصلنا سابقا اور
آخر انجام بصلح وصفا انجامید ہی ہے پس خلاصہ یہہ ہے کہ اگرچہ یہہ روایت ہے مگر مذہب ہمارا نہین تو مولوی عابد حسین صاحب
تمہارے خود درباب روایات تحریف قرآن استقصا مین لکہتے ہین کہ روایت ہونیسی مذہب ہونا لازم نہین آتا تو اب ہمارا
تو جواب منکشف ہو گیا پس اگر تمہارا بہی یہی جواب ہے تو نعم الوفاق وحبذا الاتفاق اللہم اصلح بیننا وبین قومنا بالحق وانت
خیر الفاتحین **قولہ** ۵۶ دو آیہ قرآنی پڑہکر رد کر دیا تہا اھ **اقول** رد کر دینا علی تقدیر تسلیم اوسوقت تہا اپنی خلافتین کچھ رد
نہین کیا فیحتمل کہ رد کرنیکے بعد آپنے رجوع کیا ہو اور اونکی رای کی موافق آپکی راے بہی ہو گئی ہو واللہ اعلم بالصواب
قولہ ۵۷ در صورت اولی اھ **اقول** صورت اولی ہمارا مذہب ہے اور صورت ثانیہ تمہارا مذہب پس اب ہم یہہ اعتراض تمپر وارد
کرتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز نے جو فدک حضرت امام محمد باقر یا حضرت امام جعفر صادقؑ کو واپس دیا اور اونہونے واپس
لیلیا تو یہہ لینا ہمارے نزدیک تو بطور تولیت ہوا اور تمہارے قول پر بوجہ ہبہ یا میراث ہوا علیہما ما قالت الشیعۃ فکا[illegible]
[illegible] غلط تہ سدہ کا کہ ابن ہشیم تو اب تمہارا یہہ قول اسلئے باطل ہو گیا کہ ائمہ معصومین تو مغصوب کو ہرگز نہین لیتے

شبہ کا ہوسکتا تہا اور اسی سبب سے خلیفہ اول نے بہی اپنی زبان سے نہین باوجود اختیار و اقتدار کے فدک نہ دیا تہا
التوزیع بر مذکور را ازالہ نمی باشد و ماذا بعد الحق الا الضلال فانی تصرفون قول اوسکا ثبوت کہ دونو قول
ما بہ الاشتباہ و ما بہ الافتراق انہین الفاظ سے معلوم ہوتا ہے جسکی رو سے خلافت کی طلب مین ... اسکے
ہے اور فدک کے طلب مین بہی یہی بات ہے کہ دونو اوسکے حق تہے تو تفرقہ اونمین کیون کرتے ہو کہ طلب خلافت تو جائز
تہی اور طلب فدک حرام قال اور صاحب قول الافضل نے یہ جو لکہا ہے کہ ناراض رہنا حضرت زہرا کا حقوق دنیا
دنیاوی مین بہائی مسلمان سے اور اوسپر حاسد ہونا اور کوستے رہنا اوسکو تا زیست اور اوسپر ترک سلام و
کلام کرنا اوس سے اور عذر صحیح اوسکا نہ قبول کرنا اور باوجود شدت تضرع و الحاح اور استغفار کے اوسکا عفو نکرنا اور
کینہ اوسکا اوس جہان کو اپنے ہمراہ لیجانا اور باوصف سننے حدیث نبوی کے اور ہمیشہ اپنے طرف ثانی کے حقوق
سلی رسول کا اوسکو باور نکرنا اور بغضیت اور عداوت پر مستعد رہنا جسطور کہ شیعہ افترا کرتے ہین جناب سیدہ
پر یہ سب ناشی ہو فرط حب دنیا سے کہ جو راس کل خطیئۃ ہے اور وہ از قبیل حبس اور خبث الہی ہے بطریقت و
حقیقت بلکہ بسبب شریعت بہی جواب اسکا یہ ہے کہ فرقہ شیعہ کا ان امور کو حضرت زہرا کی طرف منسوب کرنا جو صاحب
قول الافضل نے مذہبنا افترا تعبیر کیا ہے وہ محض افترا ہے اسلیئے کہ بسبب نہ ملنے فدک کے حضرت زہرا کا تا حیات خود
ناراض رہنا ابوبکر سے صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور شرح مشکوۃ اور فتح الباری وغیرہ کتب کثیرہ اہل سنت مین
لکہا ہوا مذکور ہے عبارت بخاری کی یہ ہے فابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ فغضبت علی ابی بکر فی ذلک فہجرتہ فلم تکلمہ
حتی توفیت اور شرح مشکوۃ مین ہے برگشت از غضب تا آنکہ زندہ ماند مہاجرت کرد ابوبکر را پس بعد ثبوت اس امر کے
مین کہتا ہون کہ حضرت زہرا اظہار ظلم کے واسطے ناراض رہین اور حضرت نے تمام لوگون پر اپنا مظلوم ہونا ظاہر کردیا
اگر حضرت زہرا کے پاس فدک آتا وہ تو اوسوقت بہی بسبب اپنی فیاضی کے اپنی طرف سے غربا اور مساکین کو
تقسیم کردیتین اور حضرت زہرا اسکا بہی خوف رکہتی تہین کہ یہ لوگ ناجائز طور سے آمدنی فدک کی صرف کرینگے
بڑی عجیب بات ہے کہ مال بہی اونہین حضرت کا چہینے اور اوسکے رنج کرنے مین سوء ظن بہی وہی حضرت ہون اور
چہین لینے والے محفوظ رہین چہین لینے والون نے فدک کے یہ خیال کیون نکیا کہ بیٹی ہے رسول کی ہم حق اون کا
کہتے ہین انکو کیون ناراض کرین مال دنیا کو ہم لیکر کیا کرینگے برخلاف اسکے باوجود ہبہ نامہ پیش کرنے اور حضرت
امیر کی گواہی ہونے کے فدک کو چہین لیا اگر حضرت زہرا اپنے حق نہ ملنے پر ناراض ہوئین تو کیا امر بیجا ہوا کیا اچہا
یہ ہے کہ کوئی اپنا حق واقعی طلب کرے اور بسبب اوسکے نہ ملنے کے ناراض ہو یہ بات بری اور فعل قبیح ہے کہ ظالم کا حق

نقل کوئی ایسا نہیں ہے اور دعا سے بدگرے کہ یہی حضرت زہرا کے اہل سنت کے علما نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے چنانچہ
ابوبکر جوہری نے لکھا ہے قالت فاطمة لعلی ابی بکر لا کلمتک ابدا قال ابو بکر لا ہجرتک ابدا قالت واللہ لا ادعون اللہ علیک
قال واللہ لادعون اللہ لک فلما حضرتہا الوفاة اوصت ان لا یصلی علیہا فدفنت لیلا انتہی اس سے
صحیح کونسا حضرت ابوبکر نے کیا تھا کہ جسکو حضرت زہرا نے قبول نکیا تا آن ایک حدیث وضع کرکے بیان کی تھی اگر وہ
حضرت کی تھی قبول کرلیتیں اون حضرت نے اپنے پدر عالی قدر سے وہ حدیث نہ سنی تھی حضرت یہ جانتی تھیں کہ
اگر میرے باپ اوسکو فرماتے تو مجھے پہلے ضرور فرما دیتے اور اپنی ازواج کو بھی اس سے خبردار کرتے لہذا زہرا
حضرت نے اوسے رد فرمایا ما آتی مجتمین اس حدیث کے موضوع ہونے کی قبل ازین مذکور ہوئیں اور حضرت زہرا بیکا
الحاح اور منازعت کی تفریع کو کیون مانتیں ہان اگر حق اونکا دیدیتے اور پھر عذر خواہی کرتے تو بیشک حضرت زہرا
معاف کردیتیں حق تو اونکا نہ دیا اور حسب تحریر شاہ عبد العزیز در تحفہ پس ابوبکر فاطمہ زہرا را در دعوی ہبہ تکذیب کرد
بلکہ تصدیق ہو جاتی حق حضرت زہرا قبول کرلیا پس باوجود تصدیق دعوی ہبہ بھی حضرت کو اونکے حق سے دیدہ و
دانستہ محروم کیا اور اوپر عذر خواہی کو پہونچ گئے سبحان اللہ یہ اچھی عذر خواہی ہے یہ ہی بات تھی اگر فدک اونکا
دیدیتے حضرت زہرا از خود راضی ہو جاتیں تفریع اور الحاح کی کیا ضرورت تھی اگر عہد ابوبکر اور اتفاق عمال رسول کب تھا
حضرت رسول تو فدک کو بنام حضرت زہرا ہبہ کرکے بہ نام اوسکا لکھکر قبضہ حضرت زہرا کا اوسپر کرا دیگئے تھے چنانچہ
یہ مضمون کتب اہل سنت سے قبل ازین مذکور ہوا اور ابوبکر نے فدک کو حضرت زہرا سے منتزع کیا ایسی صورت
مین موافقت عمل رسول کی ہرگز ثابت نہیں **قولہ** اظہار ظلم کے لئے اہ **اقول** مین کہتا ہون کہ ایسا کہنے سے اظہار ظلم
کوئی غرض مواجب شرع نہیں ہے تو وہ حجت شرعیہ نہیں ہو سکتی بلکہ عیوب ناس کے توجہ اشتہاری واجب ہوتی ہے یہ جان لوکہ
ہمارا تو قلب ملتا ہے اون احادیث کو دیکھکر جو صاحب قول فیصل نے متن اور حاشیہ لوسکے مین تمہاری کلینی وغیرہ سے
نقل کی ہین کہ اگر ان روایتوں کو بظاہر مان لیا جاوے نہ انکی روایت کا جھوٹ سچ دیکھا جاوے اور نہ انکو ماقل تاویلات
سدیدہ کیا جاوے تو حضرت زہرا بموجب اون احادیث کی کچھ کہا نہیں جاسکتا کہ کیا ہوئی جاتی ہین مگر یہ تمہاری ہی
چہاتی ہے کہ تمنے یہہ سوچ لیا ہے کہ حضرت زہرا کا حال ہونا ہو سو ہو تمہاری روایتونکو مانیگے اور اسیکو مذہب اپنا گردانیگے اعوذ
باللہ ثم اعوذ باللہ **قولہ** اور حضرت زہرا اسکا بھی الہ **اقول** یہ خوف تو حضرت زہرا کو خلافت کے باب مین زیادہ تر چاہئے
تہا امر فدک کی بیجا صرف کرنیکا خوف ایک پاسنگ ہے اوس خوف سے کہ جو اونکے خلیفہ بننے مین تمام دین کی تخریب کا تہا
تو حضرت زہرا نے انہیں کوشش کی ہوتی جسقدر بھی ممکن تہی حالانکہ اوسکی جانب انکا التفات تمہاری روایات سے

کچھ بھی نہین پایا جاتا شاید کوئی شاذ و نادر روایت ایسی ڈہونڈ ہہ سے نکلے کہ جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ جناب زہرا اتفاق سے بہی واسطے جناب امیر کی دعویدار تہین بلکہ مین کہتا ہون کہ جناب حضرت ابوبکر کے پاس گئین اور فدک ارث مانگا اور گواہ سنا کر واپس اکا دعویٰ اونہون نے ہمیشہ کو چہوڑ دیا اور اونکی خلافت کو تسلیم کر لیا اور مان گئین تو ہمارے واسطے اونکی صحت خلافت کے لئے دلیل قوی ہاتھ لگی اب صادق آگیا مصرعہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

قوله مورد طعن بہی وہی حضرت ہوئے **اقول** ہم کیا کرین مورد طعن تو اونکو تمنے اور تمہارے اون حدیثون ہی نے کیا ہے کہ جو تم کلینی وغیرہ مین بیان کرتے ہو کہ ان العبد لیکون مظلوما فما یزال یدعو حتی یکون ظالما اب دیکھو کہ صغری تو اون روایات سے بناؤ کہ ان فاطمة المظلومة ما زالت تدعوا اور کبری اس حدیث بموجب کہ کل مظلوم ما یزال یدعو حتی یکون ظالما اب نتیجہ نکال لینا تمہارا کام ہے ہمنے تو قیاس صحیح الانتاج شکل اول بدیہی الانتاج سے بنا کر تمہارے آگے رکہدیا اور اوسکے بموجب اون روایات کی ان فاطمة غضبت علیہ فلم ترض ابدا صغری ہوا اور کبری بحسب اون احادیث کی کل من غضب فلم یرض ابدا حتی یرحل الخ ہوا اب نتیجہ دیکہلو کہ کیا ہوا اور بحکم ان روایات کے ان فاطمة لم تقبل صدقہ صغری ہوتا ہے اور بحکم حدیث من لا یقبل کلمن لا یقبل عذر متنصل صادقا کان او کاذبا لم ینل شفاعتی کبری تو اسکا بہی نتیجہ دیکہلو کہ کیا ہوا و نعوذ باللہ من کل ما لا یلیق غرضکہ اس دلیل سے صاحب قول فصل کی تمکو جکڑ دیا ہے ایسے کہ اب تم پانی بہی نہین مانگ سکنے کے مگر یہ آیت تمکو سوجتی ہی نہین کہ سواء علیہم أانذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون

قوله ابوبکر جوہری کی راہ **اقول** کوئی ابوبکر جوہری ہون یا کوئی محمد بیہودہ ہو اوسکی روایت کو باور رکہین گے کہ جسکی روایت مین ہماری جناب فاطمہ کی خبر بہی ہوگی ورنہ ہم کب کسیکی بات مانتے ہین اور اس روایت مین ہماری جناب فاطمہ کی خبر نہین ہے بلکہ بانضمام شکل حدیث ان العبد لیکون مظلوما الخ بنا خبر اونکو سوجتی ہے تو پہر ہم اسکو کیسے مان سکتے ہین نعوذ باللہ منہا و لا حول و لا قوة الا باللہ

قوله کیسے قبول کرتے ہین الخ **اقول** بحکم حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کے قبول کر لیتے ہین کہ جسمین یون ارشاد فرمایا ہے کہ لا تکذبوا صدیقا اتاکم بہ حربی او مجوسی او خارجی نسبہ الینا فانکم لا تدرون لعلہ شی من الحق فتکذبوا اللہ فوق عرشہ وقد مر سابقا

قوله بیکار اختلاج اور بناوٹ کی الخ **اقول** بحکم حدیث من لا یقبل کی باتین کرتے ہین صاف وارد ہے کہ صادقا کان او کاذبا وقد مر سابقا آنفا

قوله حسب تحریر شاہ عبد العزیز الخ **اقول** تعجب ہے کہ اسکو بار بار لکہتے ہو اور اتنا نہین سمجہتے کہ یہ کاہیکے ساتھ مصدق ہے کیا ایسے مسدین کہا ہے دیکہو تو کہ بقلم شیعہ یہ روایت انہون کہ عدم اونہون نے مسدین کہا ہے یا نہین جب بات علی التقدیر تسلیم کہی جایا کرتی ہے وہ پہر رشک پرورسی قابل احتجاج نہین ہوسکتی ذرا مناظرہ کا علم تو سیکہو اور اسکے قواعد تو دیکہو تب مناظرہ کیجیو ابہی سے اپنی لیاقت کیون اظہار کرتے ہو کہ موسوم و من بشائم

قال اور صاحب قول الفصل نے یہ جو لکہا ہے بس تا زیست نا راضی اور کینہ ور دل کی

اونکی بابت ادنی متاع دنیا کے کیونکر قبول کیجاوے **اقول** بموجب روایت صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور فتح
الباری اور حسب تحریر شاہ عبدالحق اپنی محدث جلیل القدر کی تا زیست ناراض رہنا حضرت زہرا کا مان کر ہماری
روایات کو قبول نکرو گو فدک کیسے ہی متاع قلیل دنیا کے تہا بہر نوع وہ حق تو حضرت زہرا کا تہا اگر اوسکے
چہن جانے پر وہ حضرت ناراض ہوئین اور تا زیست کلام کرنا ابوبکر سے موقوف کر دیا جیسا کہ روایات اہلسنت
مین آیا ہی یہانتک کہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری سے معتبر کتابون مین مندرج ہی تو حضرت زہرا سے کیا ناروا فعل نعوذ
باللہ واقع ہوا ہان جنہون نے تصدیق دعوی کر کے حق حضرت زہرا اور حضرت امیر کی گواہی دینے پر بہی ندیا الزام
تو اونکے ذمہ ہی اور اگر حضرت زہرا تا زیست ابوبکر سے ناراض رہتین تو ہم لوگ اوس ظلم سے کیونکر خبردار ہوتے
ہمارے مخالف تو باوجود اس کے بہی کہ یہ امر صحیح مسلم اور صحیح بخاری سے کتابون و نیز دیگر کتب سے اونکی بخوبی
واضح ہے کسیطرح اسکو نہین مانتے اور حبیب السیر مین کہ حسب تحریر شاہ عبدالعزیز در تحفہ کتب اہلسنت سے ہی
جلد اول کے جزو چہارم مین در بیان صفحہ ۱۴۱ سطر ۱۶ مطبوعہ بمبئی یہ مذکور ہے و در آن اثنا عائشہ رضی اللہ عنہا کہ
بسبب نقصان وظیفہ از امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ رنجیدہ بود مردم را بر قتل او تحریص نمودہ گفت اقتلوا
نعثلا (یعنی نعثل) مردے طویل اللحیہ بود کہ با امیرالمومنین عثمان مشابہت داشت پس ام المومنین عائشہ بسبب نقصان وظیفہ
وکمی تنخواہ حضرت خلیفہ ثالث عثمان سے کیون ناراض نہین اور بابت متاع قلیل اہل اقل دنیا سے دل کے کینہ
اپنے دل مین رکہکر حکم قتل حضرت ثالث کا دیتی تہین فدک تو بذریعہ ہبہ و توریث حق حضرت زہرا تہا اوسکے نہ ملنے
پر حضرت زہرا ناراض ہوئین جناب خلیفہ صاحب نے جو انکے خرچ کو کچھ مقدار ماہانہ مقرر کر دیا تہا وہمین جو انہون نے
کچہ کمی کی تو ام المومنین نے ناراض ہوکر اور بابت ادنی متاع دنیا کے اپنے دل مین کینہ رکہکر حکم قتل دیا یہ تنخواہ کب
اونکی باپ نے دی تہی اور یہ تنخواہ کب اونکو پدری ترکہ مین ملی تہی اور الفاظ نازیبا در حق حضرت زہرا مثل کینہ وری
وغیرہ شایان حضرت زہرا کی لکہنا صاحب قول الفصل کا ہے کام ہے ہماری کیا مجال ہم تو فقط اوسقدر لکہتے
ہین کہ جسقدر روایات مین اہلسنت کی وارد ہوا ہے **قولہ** ان تواہ **اقول** ہم کیون مان لین ہمارے ایمانیات مین کچہ فساد
تو نہین کہ جو ہم قطعیات و یقینیات ایمانیہ کے خلاف کو مان لین ہم اونکی صحت اور عدم صحت کی تفتیش کر کے [illegible]
[illegible] اونکو تاویل کیون نکرین یہ کام تو تمہارا ہے کہ یقینیات کے خلاف کو مانو اور دین و ایمان [illegible]
[illegible] **قولہ** [illegible] **اقول** علی تقدیر فرض المحال تو معنی اقتلوا کے [illegible]
قتل حقیقی مراد [illegible] اصحاب [illegible] قتل الانسان ما اکفره [illegible]

قولہ اما جب تو اس ... کا یہی کام ہو ۔ اقول التعجب ونعم ما قیل ... کا یہی کام ... [illegible]

منا ... کا یہی ... [illegible]

کرتے ہیں ... [illegible]

قول ... نے لکھا ہے اہل طریقت ... [illegible]

اقول ان صاحب کو شاید پچھلے حالات سے اطلاع نہیں معلوم ہوتی ... [illegible]

صاحب روضۃ الاحباب ... کہ جو بزرگ شیخ اہل سنت سے ہیں کتاب ... [illegible]

ولایت ... صاحبہ آنکہ روایت ... عائشہ ... [illegible]

... امیر المومنین ... [illegible]

... [illegible]

... حضرت ... [illegible]

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ ... [illegible]

... پس اس عبارت سے کینہ و عناد ام المومنین ... [illegible]

زیادہ کینہ و عناد کیا ہوگا کہ ام المومنین عائشہ کو حضرت امیر کا نام لینا گوارا نہ تھا بلکہ ... [illegible]

اسم مبارک حضرت امیر کا نہ لیا اور رجل سے ... تعبیر کیا راوی نے اس حدیث کی ام المومنین سے ... ابن عباس

سے پوچھا کہ عائشہ نے اس رجل کا نام نہ لیا تھا اس راوی نے کہا نہیں ابن عباس نے کہا وہ علی ہیں ابن حجر نے

فتح الباری میں جو شرح اس حدیث کے یہ لکھا ہے عن معمر لکن عائشہ لا تطیب نفسا له بخیر و ابن اسحاق فی المغازی عن

الزہری ولکن لا تقدر ان تذکرہ بخیر یعنی ... روایت ہے کہ نفس عائشہ خوش نہ ہوتا تھا حضرت امیر کا ذکر خیر ... ابن

اسحق نے کتاب مغازی میں زہری سے روایت کی ہے کہ عائشہ کو حضرت علی کا بخیر یاد کرنا ... قدرت نہیں تھی

... مخالفہ ان روایات کو دیکھئے ... ہم نے اپنی کتب سے نہیں لکھیں نہ کچھ

ان میں زیادہ کیا بلکہ محض نقل اور ترجمہ پر اکتفا کیا ... اس سے بڑی دلیل نہیں کینہ و عناد عائشہ ام المومنین کے

ساتھ حضرت امیر کے ... کہ جب خبر شہادت جناب امیر کے ... ام المومنین نے سرور و خوشی ظاہر کی چنانچہ حیاۃ

الحیوان میں مذکور ہے ولما انتہی الی عائشۃ قتل علی رضی اللہ عنہ قالت فالقت عصاها واستقر بها النوی کما قر عینا بالایاب

... صاحب ... چنانچہ اسی کتاب میں مذکور ہے ... [illegible]

اور الزام جو یہ ہوا ہے بحوالہ کتاب بخاری نے الاعم بھی ایسا ہی مذکور ہے تو ایسی ہی ہے کہ اگر یہ ثابت ہو کہ حضرت [illegible] اگر [illegible] نوشتہ
ہوتے تو صرف اپنے حق سے کہ جو بذریعہ ہبہ اونکو پدر بزرگوار نے دیا تہا اور اونکے قبضہ میں تہا ابوبکر نے چہین لیا تہا اور رد نہ
کرنے حقوق دار نارضامند ہین پہر حق پر نا رضامند ہونا کوئی حرام بات نہیں ہے [illegible] اونکے [illegible] تہا [illegible] درست تہا
بلکہ جو کچہ کہ حضرت زہرا سے عمل ہوا وہین وہ صحیح اور درست ہے اور بحکم [illegible] حضور [illegible] اونکو
حق ہے [illegible] روایات متفق فریقین ثابت ہو چکی ہے کہ [illegible] رضامندی [illegible] کتب فریقین سے
[illegible] معلوم ہوا کہ ام المومنین کو جناب امیر سے بغض تہی اور کینہ دل [illegible]
کا کینہ [illegible] حضرت امیر [illegible] کسی اراضی و قبضہ [illegible] کر لیا تہا اور یہ کب [illegible] اپنا
حق طلب [illegible] حضرت امیر نے انکو واپس نہ دیا ان امور کا صاحب قول الفصل کو [illegible] معلوم نہیں کہ
جو شخص [illegible] صاحب قول الفصل کی [illegible] خوشی ہے تو بسم اللہ [illegible] اور دونوں اس شعر کے [illegible] میں
[illegible] قولہ [illegible] امیر کا نام لینا گوارا نہین تہا [illegible] اقول
علامہ کرمانی شارح بخاری اس حدیث کی ذیل میں فرماتے ہیں قالت عائشة [illegible] رجل آخر [illegible] قلت [illegible] ان العباس
کان دائما ملازم احد جانبیہ واما الجانب الآخر فتارة کان علی فیہ وتارة اسامة فلعدم ملازمته لذلک لم تذکرہ لا لعداوة
ولا نحوہا حاشاہا من ذلک [illegible] یہ جو معمر اور زہری سے شیخ ابن حجر نے بقول تمہارے نقل کیا ہے صحیح نقل [illegible]
ہو کہ جو [illegible] تحقیق و متواتر [illegible] خود [illegible] حنفی و شافعی [illegible] کہ حضرت ام المومنین عائشہ سے تو بخاری
کتب میں بہت احادیث مناقب اہلبیت میں عموما و خصوصا نام بنام حضرت علی و جناب فاطمہ کے موجود و مشہور ہیں
پہر کیسے یہ قول معمر و زہری کا صحیح ہو سکتا ہے سبحانک ہذا بہتان عظیم اور جناب امیر تو اپنی ام [illegible] ام المومنین انکی حضرت
عائشہ کے واسطے اپنے کلام میں کہ جو مذکور ہے نہج البلاغہ میں [illegible] تعظیم و تنقیص [illegible] خود یون فرماتے ہیں کہ ولہا
بعد حرمتہا الاولی [illegible] کوئی دقیقہ اور کوئی [illegible] فروگذاشت نہیں کرتے فحش و دشنام
سے بہی [illegible] قولہ [illegible] نہیں معلوم ہوتا [illegible] اقول تمہارا [illegible] علم [illegible]
تمکو نہیں معلوم ہوتا ہم تمکو اسکی وجہ [illegible] معلوم کر دیں ذرا توقف کرو اور ابن حجر کی شرح [illegible] دیکہو تو وہ لکہتا ہے کہ واما
الغضب فقد نقل له اسباب عدة منہا ما کانت [illegible] فاطمة بسبب تزویج الرسول لہا عقیب موت خدیجة [illegible] فاطمة واقامتہا
مقامہا [illegible] المعلوم المعتاد [illegible] المرأة [illegible] من الکلمة [illegible] بسبب البغض [illegible] لبنت الزوج [illegible]
[illegible] للبنت مقام الام [illegible] العداوة والبغضاء [illegible]

ويقوى ايضاً كون التبعض خصوصاً لكان للزوج اكرام للبنت كما هو المنقول من الرسول فى حق فاطمة واما من جهة البنت فلتخيلها
انها ضرة امها وتوهمها السبب فى ذلك فتبغضها لها والبا غض للام مبغض للبنت لا محالة وثانيا كون ذلك بالميل المنقول من
الرسول فى حق عائشة وايثارها على سائر نسائه والنفوس البشرية خصوصاً نفوس النساء تغيظ على مادون ذلك فكيف بذلك
منه اولا شك فى تعدى ذلك الى نفس بعليها فان النساء كثيرا ما يحصل بسببهن الاحقاد فى قلوب الرجال وعن بعض الحكماء
ازواج بيت فى الدنيا حفو تدليست بسبب امرءة فاحمد بعد تعو فانها امر عجيب وكثيرا ما كانت فاطمة تشكوالى بعلها من عائشة انتهى
تواب معلوم ہوا کہ یکسان نفوس جانبین کے نفوس قدسیہ نہین ستھے ہمارے تمہارے ہی سے بلکہ بدتر ہمسے تمسے معاذ اللہ نعوذ
نسبت تھے اور دونو طرف سے یکسان بغض تہا اور اوسکو حضرت پیغمبر خدا نے جانبین پر الطاف وعنایات فرما فرما کر پرورش
کیا تہا اور کسیکو اوسے منع نفرمایا تہا تواب کیا شکایت ہر دو جانب کی اگر طبیعات مین تو دونو جانب یکسان ہین اگر
مذہبیات مین نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ خبثیات مین تو یکسان دونو جانب ہین تکاد السموات یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال
ہدا اوذرا انصاف توکر و کر جب حضرت فاطمہ نے حضرت امیر کے کان بہرے اور اونکے دلمین انکی طرف سے بری باتین تو حضرت علی بیچارے بہی
پہلے نبا پر اوس عناد کے قصۂ افک مین حضرت رسول مقبول کو مشورہ طلاق کا دیا تو پہر حضرت عائشہ کا دل حضرت
علی کے نام سننے کو کیونکر چاہ سکتا تہا اور کیون اونسے وہ حرب وقتال مین حرز ودریغ کرتین ذلک ظن الذین کفروا
فویل للذین کفروا من النار۔ **قال** اور صاحب قول الفصل نے یہ جو لکہا ہی کہ نرا الحاح اور استغفار وعجز وانکسار
حضرت صدیق کا اس مقدمہ مین خود کتب شیعہ سے ہویدا ہی **اقول** وہ عجز اور استغفار اور الحاح اور انکسار
محض واسطے بعض اصحاب رسول کے دکہلانے کے تہا بیکار عجز وانکسار سے کیا ہوتا تہا غلامہ حضرت زہرا
کا دیکر کیون راضی نکیا اس عجز وانکسار پر صاحب قول الفصل اطمینان کریگا اور وہ اس سقیفہ پر دانشمندی مین
آگیا یا عوام کالانعام مقلدین اوسکے اوس الحاح بیعمل دین سگے حضرت زہرا تو اوسوقت عجز وانکسار کو قبول
فرماتین کہ جب حق اونکا واپس ہوتا بغیر حق کے دیئے عجز وانکسار بیکار تہا یہ سو کہی خوشامد اہل ایمان کب
مانتے ہین بلکہ اس الحاح اور عجز وانکسار پر بہی جو حضرت زہرا رضامند نہوئین اور تا وقت وفات انہی سے
کبہی ہم کلام نہوئین جیسا کہ صحیح بخاری مین سے یہ امر تو اس بات کی خبر دیتا ہی کہ حضرت زہرا حد سے زیادہ
ناراض تہین اور وہ حضرت اپنا حق طلب کئے جاتی تہین تو ایسے حال مین جناب خلافت مآب نے حق
انہیں کیون نہ دیدیا کنز العمال مین ہی کہ ابوبکر نے ابو بشیر مازنی کو مال بحرین سے بعض اوسکے اظہار پر کہ
رسول مقبول نے مجہے اس مال سے دینے کا وعدہ کیا تہا بغیر گواہون کے دیدیا اور علی ثم القیاس

نہ اقتباس جابر کو بھی اس مال سے بغیر گواہون کے دیا جناب فاطمہ زہرا کو گواہ بھی سچا چاہئے نہین اور نبی رسول کی
کہین جہوٹا دعوی کرتی نہین انکو فدک ابوبکر نے واپس کیون نہ دیا جو سو کہا استغفار کیا قولہ صاحب
قول فصل اطمینان کریگا ہ اقول صاحب قول فصل اسپر اطمینان کیون نکریگا جب اوسکے بیان پر حدیث موجود ہو
کہ لا تاخذ بقول احد منہا انا لکم ہو حرجی او حروری او خارجی نسبۃ الینا فانکم لا تجدون لعلہ شی من الحق فمکذبوا اللہ فوق عرشہ وقد یمین
علل الشرایع تو جب وہ حدیث حضرت رسول کی ال ان تو تحلج و استغفار و نشا سے کہا تھوا اور اوسکا کوئی جواب نہین ہو سکتا
سوا اسکے کہ یون کہا جاوے کہ انت یا سمعت من [illegible] مولی اللہ اعلم الا انا [illegible] جبلی واشتہ و رسول [illegible] علیہ السلام کا من
لعنۃ الیہا و علیک بالانصاف قولہ کہ حضرت زہرا حد سے زیادہ ناراض نہین ہوا اقول تو یہ صغری ہوا اور کبری اسکا جو
شخص کہ حد سے زیادہ ناراض ہو اور لا یرضی ابدا ہو تو وہ بروفق حدیث کلینی مذکورہ بالا کی حتی یدخل النار ہو جائیگا پس
اب اسکا نتیجہ نکالو اور دیکھو نسے لگا نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیات اعمالنا و اقوالنا قال اور صاحب
قول الفصل نے یہ جو لکھا ہو کہ اللہ اکبر کہ یہ قطع اظلمت و خشونت اور غلظت و رعونت اور قساوت اور نخوت اور شقاوت
اور صلابت اور سنگینی قلب جناب فاطمہ کی اور یہ تحمل اور بردباری حضرت صدیق اکبر کی کہ وہ انکو کہین کہ مین بعد ہر
نماز کے تمکو دعا کرونگی اور یہ کہین کہ مین بعد ہر نماز کے دعاے خیر کیا کرونگا انتہی پس جواب ان الفاظ کا بروز قیامت
حق تعالی دیگا مگر اہل ایمان ان الفاظ کو صاحب قول الفصل کے کہ جو اقتدا مین اہل نہروان کی شان پاک بضعہ رسول
پاک کے صادر ہوئی ہین ملاحظہ فرماوین اور جملہ اہل سنت اور اہل تشیع جو مقتضاے ایمان اور حرارت اسلام کا ہو
ویسا ہی ارشاد فرماوین مین اقتدا مین جناب امیر علیہ السلام کی کچھ نہین کہتا اور سپرد بخدا کرتا ہون نہین معلوم یہ شخص
ایسے الفاظ شان بضعہ پارۂ جگر رسول کے کہکر رسول خدا کو کیونکر منہ دکھائیگا مگر مومنین بایمان اس پر غور اور خیال فرماوین
کہ حضرت زہرا حسب تحریر ابوبکر جوہری در کتاب سقیفہ و موافق تصریح شیخ اسعد در کتاب فایق وغیرہا کتب معتبرہ اہل سنت
چادر اپنی مین جسم مبارک چھپا کر جیسے کہ دستور زنان عرب کا پہلے بھی تھا اور اب بھی رائج ہو اور زنان قریش کو اپنے
ہمراہ لیکر فدک مانگنے کیلئے تشریف لے گئین کہ جس سے فریادی ہونا حضرت کا ظاہر تھا چنانچہ سارے لوگ یہ شان
حضرت زہرا کی دیکھکر رونے لگے ابوبکر جوہری نے لکھا ہو اجہش لہ القوم بالبکاء پس بعد خاموش ہو جانے اوس بکا کے حضرت
زہرا حمد و ثنا خدا کی بجا لائین چنانچہ ابوبکر جوہری نے بعد فقرہ اولی کے تحریر کیا ہو ثم امہلت طویلا حتی سکنوا من فورتہم ثم
قالت ابتدی بحمد من ہو اولی بالحمد والطول والمجد الحمد للہ [illegible] حضرت نے بعد اس کے [illegible] اپنا حق طلب کیا اور دعوی ہبہ کی [illegible]
[illegible] جناب [illegible] صاحب [illegible] المنورہ وغیرہ علماے اہل سنت نے نام لکھا ہو رسول [illegible]

نہ کیا اور گواہی میں حضرت امیر اور ام ایمن نے جو رسول خدا اور حسنین کو اپنے ہمراہ لائیں اور شہادت انسے دلوائی اور بسکہ وہ خود

ہبہ حضرت کا قبول نہ ہوا تو بذریعہ وراثت بموجب آیہ کریمہ یوصیکم اللہ فدک مانگا اور پھر اسپر بھی رسول خدا کی بیٹی بارہ

نہ گئی اور انکا حق نہ دلوایا تو حضرت زہرا نے انسے آزردہ ہو کر قبر پر اپنے پدر عالی قدر کی پاس شکایت کرتے تشریف لے گئیں

چنانچہ ابو بکر جوہری نے لکھا ہے ثم انصرفت الی قبر ابیہا متمثلۃ بقول ہند الخ اور پھر مسجد انصار میں پاس انصار مرد و نسا کے

شکایت سے گئیں چنانچہ ابو بکر جوہری نے لکھا ہے ثم عدلت الی مسجد الانصار وقالت یا معشر البقیۃ و یا عماد الملۃ الخ

غرضکہ اسپر بھی حق انکا نہ دیا اب اہل ایمان غور کریں کہ ظلامت اور خشونت اور غلظت اور رعونت اور قساوت اور

نخوت اور شقاوت اور بد ملامتی اور سنگینی قلب سے کس کا ہے ضعیف ہو کر حضرت زہرا کا کل اسباب رسول خدا کی

اور اونکی اونٹھنیوں کی نوبت احتیاج و زاری تک پہنچے نا رہ تھی اور حضرت مسلمین اس اہتمام سے فدک اپنے حق کو کہ

دیا ہوا جناب رسول خدا کا تھا طلب کریں اور اونسے گواہ طلب کریں اور جابر اور ابو بشیر مازنی کو مال بحرین سے

محض اونکے دعوی پر کہ رسول مقبول نے ہمیں اس مال بحرین سے دینے کا وعدہ کیا تھا بعد وفات سرور کائنات

بے گواہ لئے دیدیں اور دس صد ہزار اور جس کرا دینا کا حق جنہیں اور اونہیں کے واسطے ایسے الفاظ نازیبا

اور گستاخی کے کہ جسکو دیکھکر اہل ایمان کو شعر یہ ہوتا ہے تحریر کریں ان ہذا الشی عجاب فاعتبروا یا اولی الالباب شعر

مردما بد نمی آید ز روئے اعتقاد حق زہرا بردند و دین پیمبر داشتند - اور حضرت زہرا کا تا زیست اپنے ہمکلام نہ ہونا

اور بد دعا کرتے رہنا اور جواب سلام نہ دینا مقتضی اسی امر کا ہو کہ وہ جناب انکو اس لائق ہرگز نہ جانتی تھیں ورنہ کبھی اپنے

تا حیات خود ناراض نہ رہتیں اور سلام و کلام نہ چھوڑتیں اور تا وقت آخر نا رضامند نہ رہتیں صحیح مسلم و صحیح بخاری وغیرہا

کتب اہل سنت سے بخوبی ثابت ہے انکا اونسکا مکالمہ ترک کرنا ہے **قولہ** پس جواب ان الفاظ کا الخ **اقول** حق تعالے بروز قیامت

جواب ان الفاظ کا انشاء اللہ تعالی دیگا کہ معتقدین ان الفاظ کو ثواب و عذاب فرما دیگا اور قائلین کو اس اعتقاد سے

کہ جنہوں نے برائے تنبیہ و استیفاء الزام اون معتقدین کے ان الفاظ کو تصریح کیا ہے تاکہ وہ تنبیہ ہو کر اوس سے باز رہیں اور

تائب ہو جائیں اجر و ثواب دیگا بالجملہ یہ اتہام صاحب قول فصل پر ایک ذریعہ اور وسیلہ اپنی مخلصی کا اوسکی دلائل باہرہ

اور حجج و بینات ساطعہ سے گردانا ہے ورنہ اونکی حجج نے تو تمام فریق کے علما و فضلا کے ہوش باختہ کر دئے ہیں کہ کسی سے جواب

اونکا ہو نہیں آتا اور کانہم القموا الحجر ہو رہے ہیں **قولہ** کہ حضرت زہرا حسب تحریر ابو بکر جوہری الخ **اقول** ہم سابقین کہہ چکے اور

لکھ چکے کہ یہ روایت تو محض واہیہ مخالف دلائل و عقاید قطعیہ و یقینیہ یا تو اونہی لوگوں کا کلام ہو کہ جو بوقت استیلائے قہر و غلبہ جابر کی

در روایت بلقیہ تحقیق و متواری بود و خود را حنفی و شافعی مشہور نمودند یا ناقل میں بنا و دیانت شدید بعم پیدا نشد متشابہات قرآنیہ

قرآنیہ کی اور احادیث نبویہ کی سکوت عنہا ولا تشتغل بہا ولا یلتفت الیہا مین ہے یا اظاہر ہی پر اوسکے ہم اعتقاد نہین رکہتے
کہ تعلیقات کے مخالف ہے اور یہ روایت تو اگر یہ کتابین تمہارے پاس موجود ہون تو ہمکو اونسے تصحیح نقل اونکی کرادو
ہم بھی تو دیکھین کہ اونمین کیا لکھا ہے اور اگر کتابین تمہارے پاس نہین تو پھر تم کیون اس قدر ملمع پردازی کرتے ہو
کہ چہوٹا سا موتہ اور بڑی سی بات مثل مشہور ہے تمہارا اگر منظور یہ ہے کہ متشابہات کوئی اعتقاد کرے تو تم کیسے
ساکت و مبہوت ہو گئے ایسے ہی تم بہی ہمکو ان جہوٹی سچی روایات سے مجبور کرتے ہو اور غفلت اور انسکو اکثیر الکاسہ ہو رہا
ہو سمجھا ہے کہ چہوٹے منہ کے آگے سچا بھی جہوٹا ہے **قال** اب ایک جواب اہل سنت کا ذکر چہیڑون کہ بڑا فخر و مباہات ہی بیان کیا
ہون وہ یہ ہی کہ شاہ عبد العزیز نے تحفہ مین لکھا ہی کہ در روایات شیعہ و سنی ثابت ہست کہ این امر خیلی بر ابوبکر شاق و ناگوار
آمد و امیر المومنین علیہ السلام را شفیع خود ساخت تا آنکہ حضرت زہرا ازو خوشنود شدند در فصل الخطاب اور شرح مشکوٰۃ
شیخ عبد الحق کی روایت خوشنودی کی تحریر کی ہے پس براے خدا اس [illegible] کو شاہ صاحب کے ملاحظہ بالانا چاہیئے
اے صاحبان عقل و انصاف حضرت زہرا بسبب تسلیم نہ کرنے قول کے ناراض ہوئی تہین اور اوسکا یہ نامہ اونکے پاس
تہا اور بذریعہ یہ نامہ دو حضرت فدک کو اپنا حق جانتی تہین اور اونکی دعوی پر حضرت امیر گواہی دیتے تہے یہ
تغیر [illegible] فدک کے بیکار [illegible] اور [illegible] کی تحریر کیونکر راضی ہو جاتین سوا اس کے یہ لکھنا جناب شاہ صاحب کا
اور ایسی لوگون کی کہ [illegible] حدیث کے معنی غضب کے مستعمل نہین اس لیے کہ اگر جناب فاطمہ زہرا کو غضب نہین تہا
تو اونکے راضی کرنیکی کیا ضرورت تہی اور حضرت امیر کو شفیع اپنا کیون گردانا یہ سب امور اسکی خبر دیتے ہین کہ حضرت زہرا بسبب
[illegible] لوگون سے ناراض تہین پس غضب اور غصہ حضرت زہرا کا کہ جو بموجب حدیث ان اللہ
یغضب لغضبہا [illegible] غضب خدائے تعالی ہی [illegible] ثابت ہو گیا علاوہ برین اہل سنت کا یہ قاعدہ ہی کہ جب
ہم کوئی حدیث اونکے خلاف مسلمہ اور کسی کتاب سے اونکی سوائے صحاح ستہ پیش کیا کرتے ہین تو یہ حضرات
کہدیا کرتے ہین کہ یہ حدیث ہماری صحاح کی نہین کہ جو ہم اسکو مان لین چنانچہ در باب حدیث غدیر شیخ عبد الحق نے
ایسا ہی لکھا ہی کہ اسکو صاحب صحیح مسلم اور بخاری نے نہین لکھا برخلاف اسکے شاہ صاحب یہان روایت مرسل
غیر کتابون سے روایت غضب صحیح مسلم اور صحیح بخاری کے مقابلہ مین کہ اہل سنت جن پر دعوی اجماع اور قبول کے
ہوئے ہین پیش کرتے ہین حالانکہ احادیث مسلم و بخاری وغیرہا تکذیب اوسکی کرتی ہین یعنی حدیث فغضبت فاطمۃ
بنت رسول اللہ فہجرت ابا بکر فلم تزل مہاجرتہ حتی توفیت اور حدیث فوجدت فاطمۃ علی ابی بکر فی ذلک فہجرتہ فلم
تکلمہ حتی توفیت کہ ان روایات سے تاوقت وفات حضرت زہرا ناراض رہنا بصراحت ظاہر ہے پس جو حدیث

سوا اسکے صحیحین کے خلاف اوسکے ہوگی وہ کسطرح قبول کیجائیگی عاقل لوگ ذرا تو اس بات کو سمجھیں
قولہ پہر بی بی فدک کے باب میں اہ اقول سو جیسا ان روایات شیعہ و سنی کی حضرت زہرا بغیر ملنے فدک کے راضی ہو گئیں تو بیشک یہ
بات سمجھین آتی ہے کہ خواہ مخواہ بیکار شور و شر آمادہ رہتے ہو کبھی تو کچھ پر راضی ہو نہیں پایا کار خوش خوش آمادہ اور ترتیب تحریر یہ ہے کہ اونکو نہیں معلوم کر چکے
معلوم ہو گیا کہ درصورت دعویٰ تو ریث اونہوں نے حدیث لا نورث کو ملتفت ہو کر سنا قبول کر لیا اور درصورت
دعوی ہبہ اونہوں نے ناتمامی ہبہ کو تسلیم فرمالیا ہر صورت راضی ہو گئیں اور اوشان بصلح و صفا انجام یہ دگرگونہ
نہایت وعناد ست یہ بہی نکلی لا حول ولا قوۃ الا باللہ قولہ تو اونکے راضی کرنے میں یہ اہتمام کیا اہ اقول یہ اہتمام کیا
کہ وجہ فرط محبت و حسن ارادت اونکی استغنا کو طلب فدک سے باوصف عدم ناراضگی کے اور ترک مطالبہ کو اونکے
کہ وجہ تقولہا انا لیس انا کہ حب تجلی سے استغنا دہوا خائف ہو کر یک ناراضگی قرار دیکر یہ اہتمام اختیار کیا کہ یہ لازمہ
فرط ارادت وعقیدت و محبت و مودت کا ہے مگر چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر قولہ تکذیب
اونکی کرتے ہیں اہ اقول جب حدیث صحیحین کی بوجہ مخالفت تقیبات کے قابل تاویلات سدیدہ ہوگئی تو اب تو
دونو ایک دوسرے کی تکذیب نہیں وقد مرت التاویلات فی السابق فاحفظہا فانہا تخلصک من الہیام والاعوجاج
ومن اللہ التوفیق قال و کتب میں اہل سنت کی جو روایت رضا مندی شعبی سے منقول ہے وہ بچند وجہ قابل قبول
نہیں اول یہ کہ وہ روایت اہل سنت کی ہے ہم کیونکر قبول کریں دوسرے مرسل ہے اہل سنت کا بھی اوسپر
اعتماد نہیں تیسرے ابن حجر نے فتح الباری میں لکہا ہے فان ثبت حدیث الشعبی ازال الاشکال یعنی اگر حدیث
شعبی ثابت ہو تو اشکال زایل ہو جاوے ابن حجر نے اس قضیہ کو ان شرطیہ کے ساتھ ذکر کیا ہے اور وہ دلیل اس بات
کی ہے کہ یہ حدیث اوسکے نزدیک ثابت نہیں پس جسطرح یہ قول ابن حجر کا عدم ثبوت حدیث شعبی پر دال ہے اسیطرح
عدم ورود حدیث صحیح کا کہ جو اس باب میں کسی اور طریق سے مروی ہو مجوز باشد حدیث اوزاعی کی اس لئے کہ
ابن حجر اوسکو ضرور ذکر کرتا کیونکہ حدیث شعبی تو اوسکے نزدیک صحیح نہیں ہے اور اوسکو ذکر کر کے اشکال رفع کرتا
اور حدیث اوزاعی ابن حجر کے نزدیک کیون درجہ صحت کو پہونچی وہ بہی تو مرسل ہے چنانچہ ریاض النضرہ میں یہ
الفاظ مذکور ہیں عن الاوزاعی قال بلغنی ان فاطمۃ الحدیث پس ظاہر ہے کہ اوزاعی نے نام کسی راوی کا اس روایت
میں ذکر نہیں کیا فقط استعمد لکہا ہے کہ مجہے یہ روایت پہونچی ہے تو بغیر واسطے کے یہ روایت مرسل کیونکر قابل اعتبار
ہوگی ما لانکر روایت صحیح بخاری و مسلم کو جو تکذیب اسکی کرتی ہیں ابن حجر کا بطلان شرطیہ میں روایت کی
صحت میں دلیل اعتماد معتبر ہو سکے اس روایت کی صحت پر کچہ بہی وثوق اہل سنت سے معتمد کتاب میں [illegible]

[illegible] المکا [illegible] موجود ہیں شاہ قطب رضی اللہ عنہم روایات صحیح مسلم و بخاری تکذیب اس
[illegible] سنت کی نہیں ہے اعتقاد و اعتبار ہے **قولہ** ہم کیونکر قبول کریں اھ **اقول** اگر تم اسکو
[illegible] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر حمل الی صغری و کبری مرتب کرکے نتیجہ لو
[illegible] فلعنۃ اللہ علی [illegible] ولا قوۃ الا باللہ **قولہ** دوسرے مرسل ہے اھ **اقول** یہ مرسل
[illegible] اوسکی موید [illegible] اور یہ صحیح مخالف ہے اوسکی تو لا محالہ واجب
[illegible] **قولہ** تشہیر سے ابن حجر نے اھ **اقول** ان شرطیہ و ہمیہ شاید کلام ابن حجر میں باعتبار
[illegible] الفاظ [illegible] اوسکے مروی بروایت [illegible] نہیں ہیں کچھ باعتبار مضمون کے نہیں تاکہ مضمون
[illegible] شک ہوتا اس لفظ سے ثابت ہوا اسلئے کہ مضمون تو اوسکا اعنی یقینی و قطعی ہے کہ رحماء بینہم و
[illegible] آیت تو بالکل ہمارے ہیں اور نہ ہم تنزل ہی کرتے ہیں تو آیۂ رضیانا فی
[illegible] ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ اگر حضرت صدیق سے بفرض محال ناراض ہی مرگئی ہونگی
تو [illegible] قطعی جنتی ہیں بیشک جنت میں ناراضی اونکے قلوب سے رفع دفع ہو جائیگی اور دخول جنت سے
کسیکو [illegible] انکار نہیں [illegible] **قولہ** وہ بھی تو مرسل ہے اھ
اقول جب دو مرسل صحیح ہوئے تو [illegible] اور تقیات مذکورۃ الصدر نے دونوکے تو مجموعہ
[illegible] ہوگیا و ہو المطلوب [illegible] اگر [illegible] الحمد للہ رب العالمین
قولہ [illegible] دشمنان اہلبیت سے اھ **اقول** عدو کا کام ثالب و مذام کی نقل کرنیکا ہے کسی سے راضی ہوجانا
بیان [illegible] ہوتے ہوں اور برے ثالب و مذام دور ہوتے ہوں وہ کسواسطے نقل کریگا اوسکی
عداوت اسکو کیونکر مقتضی ہوگی کہ حضرت فاطمہ کی رضامندی حضرت صدیق سے جھوٹ بنا کر نقل کروں تاکہ حضرت
فاطمہ [illegible] کی وعیدات [illegible] سے محفوظ ہوجائیں اور انکا ظلمین النبیۃ وغیرہ کی آیات میں شامل ہوجائیں [illegible]
عجائب **قال** اور عجائب المالکین سے حوالے جو اس امر کا پتہ دیتے ہیں تو وہ کتاب ہماری نہیں اور نہ یہ
معلوم کہ مصنف اوسکا کون ہے وہ ہمپر کسیطرح حجت نہیں اور شرح نہج البلاغۃ ابن میثم کا جو حوالہ دیتے ہیں
تو اوسکا حال یہ ہے کہ ابن میثم نے قصۂ فدک کے مرویات طرفین لکھا ہے روایت رضامندی اہلسنت کی
یہاں سے لکھی ہے چنانچہ بلفظ روی [illegible] بصیغہ مجہول اوسکو وارد کیا ہے نہ اوسمین کسی راوی کا نام مذکور
ہے تو ایسی روایت مجہول کو شیعہ کی روایت سمجھنا کسی جاہل اور مجہول کا کام ہے اور محدثین کا قاعدہ ہے

کہ جو روایت ضعیف ہوتی ہے تو حافظ سعدی التیم راسے تجہلہ و لبتہ مجہول اوسکو اپنی لکتا ہے ثابت وارد کیا ہیں اور صحیح کو صیغہ جزم کے ساتھ لکہتے ہیں چنانچہ نووی نے منہاج شرح صحیح مسلم میں لکہا ہے قال العلماء المحققون اذا ارادوا روایۃ حدیث اوذکروا ان ینظروا ان کان صحیحا او حسنا قال قال رسول اللہ صلعم کذا وفعلہ او نحو ذلک من صیغ الجزم وان کان ضعیفا فلا یقال قال او فعل او امر او نہی او شبہ ذلک من صیغ الجزم بل یقول روی عنہ کذا او جاء عنہ کذا او یروی او یذکر او یحکی او یقال او بلغنا او اشبہہ واللہ اعلم اور قول ابن ہثیم کا ساقط ہے اوس روایت کے رفع [illegible] خبط کثیر بین الشیعۃ ومخالفیہم ولکل من الفریقین کلام طویل خبر اس بات کی دیتا ہے کہ روایات شیعہ اور اہل سنت کا اتحاد اوس میں ہوا ہے بلکہ برخلاف اسکے اصل میں اونہوں نے ایسی روایات لکہی ہیں کہ جو اسکی مخبر ہیں کہ حضرت زہرا آخر وقت وفات تک اپنی ناراضمند رہیں چنانچہ ایک روایت انجملہ یہ ہے ثم رجعت الی بیتہا واقسمت ان لا تکلم ابا بکر ولیدعون اللہ علیہ وعلی عمر فلم تزل کذلک حتی حضرتہا الوفاۃ فاوصت ان لا یصلیا علیہا فصلی علیہا العباس ودفنت لیلا یہ روایت مطابق ہے روایت صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور ابوبکر جوہری کہ جو معتبر کتابیں اہل سنت کی ہیں بڑے تعجب کی بات ہے کہ اہل سنت روایات متفقہ بین الفریقین کو تو نہیں مانتے اور روایت جو ولی اپنی صحیحین کی روایت کو رد کرتے ہیں باوجودیکہ صحیحین پر انکو بڑا اعتبار ہے کہ اونکو بعد کتاب اللہ اصح الکتب [illegible] ہیں قولہ اور نہ یہ معلوم کہ مصنف اوسکا [illegible] اقول ہم تکو معلوم کردیتے ہیں کہ مصنف اسکا شیخ ہمارا [illegible] طبرسی صاحب تفسیر مجمع البیان وتفسیر جامع الجوامع ہے اور اوسکی ان دو تفسیروں کے ملاحظہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ باوجود شیعہ ہونے کے کسیقدر متعصب نہ تہا پس اگر اس روایت کو اوس کتاب میں اپنی بلا تعصب لایا ہو تو کیا عجب ہے جو اوس کا انکار کیا جاتا ہے آخر ابن ہثیم بہی تو اسکو لایا ہے جو وہ بہی اگر لایا ہوگا تو کیا بعید ہے کہ الکذوب قد یصدق قولہ روایات جہوٹی لکہا ہے اقول ایسے ہی اگر کسی نے علماء اہل سنت سے بہی اپنی کسی کتاب میں اس قصہ کی روایات جہوٹی لکہا ہے جیسے ابوبکر جوہری وغیرہ تو تم بہی تو اوس کی سند بہم پہنچاؤ اور ابن ہثیم نے ہرگز کسی اعتقاد سے جہان اسکو شمار نہیں کیا کہ یہ روایت رضامندی کی میں نے اہل سنت کے یہانسے نقل کی ہے بلکہ اونہوں نے اول روایت تائید مذہب امامیہ کی [illegible] کے ثبوت کو متفق علیہ شیعہ کا لکہا یوں لکہا ہے وروی ذلک من طرق مختلفۃ منہا عن ابی سعید الخدری الی آخر القصۃ المشتملۃ لغضبہا وعدم رضائہا الی وفاتہا پھر لکہا ہے کہ وروی انہ لما سمع کلامہا [illegible] المشتملۃ برضائہا تو [illegible] ہبہ فدک کا ثبوت ہے اور طریق ثانی مثبت اوسکا ہے تو صاف معلوم ہوا کہ یہ طریق بہی اگرچہ [illegible] نسبت طریق اول کی ضعیف ہے مگر شیعہ ہی کے طریق سے ہے کچہ اہل سنت کے طریق سے نہیں اور لفظ [illegible]

ہے کچھ اہل سنت کے یہاں سے ہونے پر دلالت نہیں ہے مصنف اوس تصنیف میں لفظ روی یا قیل کہتا ہے مگر کوئی اسے اپنے
مخالف مذہب کو مراد نہیں کرتا بلکہ اپنے ہی اہل مذہب کو مراد کرتا ہے لیکن مصنف پر اوسکے اشعار کے واسطے یہ لفظ
ایراد کیا ہے چنانچہ شروع مقدمہ میں ابن میثم نے اہل فدک کی مصالحت کو علی التفصیل بیان کرکے جو کہا ہے کہ وروی انہ
صالحہم علی الکل تو اوس سے مراد اوسکے یہ نہوگی کہ یہ قول سنیوں کا ہے شیعوں کا نہیں بلکہ یہی مراد ہوگی کہ اسکی بھی راوی
وہی اہل شیعہ ہی ہیں مگر ضعیف ہیں دیگر یہ کہ تم جب کہو کہ جب تم یہ ثابت کرو کہ ابن میثم کی یہ عادت ہے کہ طرفین کی روایات
لاتا ہے بلکہ یہ دکھاؤ کہ اوس نے یہ کہیں کہدیا ہو کہ میں اسکتاب میں فریقین کی روایات لاؤنگا والا فبدونہ خرط القتاد ولان
ایراد روایتہ لا یمرو بالاشعار بانہا من روایات المخالف دلیل قوی علی انہا من الروایات المقبولۃ عندہ علاوہ برین ہو
وہ بیان کرتا ہے جیسا اوسنے کہا ہے وشرعت فی ذلک بعد ان عاہدت اللہ سبحانہ انی لا انصر مذہب غیر الحق تو جب ایسی دونو طرف
کی سب روایات بیان کیں اور نصرت کسیکی نکی تو علانیہ ثابت ہوا کہ اوسکے نزدیک کوئی ان دونوں سے مذہب حق بالیقین
نہیں بلکہ دونو یکسان مروی و منقول ہیں ہان ایک ضعیف ہے اور ایک قوی مگر ضعیف بھی اوسکے نزدیک باطل بالیقین نہیں
واللہ اعلم بالصواب ولیکن کہ اس روایت کو اپنی بصیغہ تضعیف و تمریض بوجہ دلیل مذہب کی تعبیر کیا ہو مگر روایت تو اپنی ہی
اوسنے قرار دیکر لکھی ہے الا ان الکذوب قد یصدق واللہ علی ما نقول وکیل **قولہ** نہ اوس میں کسی راوی کا نام ہے **اقول** غور
کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روی دوسرا تتمہ ہے اوس سے پہلی روایت کا کہ جو اتہاما حضرت ابو سعید خدری کے نام زد
کی گئی ہے اور اول تتمہ اوسکا ثم رجعت الی بیتہا واقسمت ان لا یکلم ابا بکر الخ ہے اور چونکہ ان دونوں تتموں میں تخالف و تضاد
تہا تو اسواسطے آخر میں اوسنے وفی ہذہ القصۃ خبط کثیر بین الشیعۃ ومخالفیہم الخ کہا اور قرینہ اسپر کہ یہ تتمہ اوسی روایت سابقہ
کا ہے لفظ انہا صح کلامہا کا ہے کہ اوس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوسی کلام سابق کے بعد کہ جو ابو سعید خدری سے روایت
کیا یوں بہی اوسنے روایت کی ہے اور چونکہ اوسمیں اور اسمیں تخالف ہے تو یہ خبط ہے فیما بین شیعہ کے ہر چند کہ یہ تتمہ بروایت ضعیف
ہے اور وہ پہلا بروایت قوی بالجملہ اہل سنت کے یہاں سے ہونے پر اسکی کوئی دلیل کلام ابن میثم میں پائی نہیں جاتی اور اوسکے
کلام سے صاف یہ بہی مترشح ہوتا ہے کہ حضرت سیدہ کا دعوی تو متفق علیہ شیعہ کا ہے مگر ناراض ہی رہنا یا سیدہ قبل وفات کے
راضی ہو جانا انمیں سے کوئی بات متفق علیہ شیعہ کے نہیں ہے کہ دو طور روایت ہے غایۃ الامر اول قوی ہے اور ثانی ضعیف اب ہم
بہر تسلیم ناراض ہیں اور بر وجہ تنزل ہی کرتے ہیں کہ یہ روایت رضامندی کی منقولہ ابن میثم بھی سنیوں ہی کی روایت ہے اور وہ
روایت ام سعید الاحمسی کی منقولہ لمتہ البیضا بھی اہل سنت ہی کی ہے تو اہل سنت کے مذہب کو بھی تائید تمہارے اعتراض
سے جب ہو سکتی کہ تم خود معترف ہو کہ اہل سنت کے یہاں روایات بلا اصل ہونے سبب اور دعوی ہبہ کے اور راضی ہو جانا حضرت

جناب زہرا کے حضرت صدیق پر ناراض ہونے میں تو ہمارا اور تمہارا اتفاق ہے لوگ کہ ہم کہتے ہیں کہ [illegible] ہوا اور دعویٰ بھی

ہوا اور ناراض رہنے کو جناب زہرا کے تا زیست اپنا عقیدہ کر لیں ہمارا [illegible] تو [illegible] جب [illegible]

کی روایت بے اصل ہو جاوے گی اور [illegible] اور روایات [illegible] اصل [illegible]

تمہارا تو [illegible] اس سے ثابت ہوا کہ [illegible] اس عقیدہ [illegible] اگر [illegible]

ان روایات تمہاری سے تو ثابت ہوا کہ ہم اپنے عقیدہ کو [illegible] اختیار کرنا چاہیں لیکن [illegible]

کی روایات و احادیث کلینی وغیرہ کی کہ پہلے سابق میں ذکر [illegible]

ہمکو بالیقین اب یہی [illegible] کہ [illegible] عقیدہ [illegible] کی [illegible]

ملجا ملاذ اس ذریعہ ہمارے کی کہ عروۃ الوثقیٰ سے اختیار کرو اور [illegible] روایات [illegible] خلاف اس عقیدہ [illegible]

ہمیشہ تمکو [illegible] آگ میں [illegible] الی صراط مستقیم

قولہ کہ حضرت زہرا نے وقت وفات [illegible] فقال کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا

تکاد السموات یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال [illegible] حضرت زہرا کا [illegible]

[illegible] المنابر [illegible] اور [illegible] فان ذلک من [illegible]

[illegible] حضرت زہرا [illegible]

[illegible] النار [illegible] معاذ اللہ [illegible] نعوذ باللہ [illegible] روایت [illegible]

[illegible] بالکل [illegible] قال ابن ابی الحدید [illegible] میں روایت کی

ہے کہ ابو بکر نے دریافت کیا کہ زبیر کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہ تلوار لئے حضرت علی کے پاس بیٹھا ہے پس عمر ابن الخطاب

کو ابو بکر نے حکم دیا کہ خالد کو ہمراہ لیکر زبیر اور حضرت علی کو برائے بیعت پکڑ لاؤ وہ دونوں گئے اور خالد کو دروازے

پر کھڑا کیا اور خلیفہ دوم اہل سنت کے اندر داخل ہوئے اور زبیر سے پوچھا کہ یہ تلوار کیسی ہے جواب دیا کہ

میں علی کی بیعت کرونگا انہوں نے زبیر سے تلوار چھین کر پتھر پر مار کے توڑ ڈالی اور زبیر کا ہاتھ پکڑ کر اوٹھا لیا

اور دھکیلتے ہوئے باہر لا کر خالد کی سپرد کر دیا پھر حضرت امیر سے کہا کہ اٹھو اور بیعت ابی بکر کرو حضرت نے

دو بارہ انکار کیا پس انکو بھی اوٹھا لیا اور جیسے کہ زبیر کو دھکیلتے ہوئے باہر لائے تھے اسی طرح حضرت امیر

کو باہر لائے اور حضرت فاطمہ نے اس سب قصہ کو دیکھا چنانچہ لکھا ہے و رأت فاطمۃ ما صنع بہما پھر لکھا ہے وقامت

علی باب الحجرۃ یعنی کھڑی ہوئیں فاطمہ حجرہ کے دروازہ پر وقالت واللہ لا اکلم عمر حتی القی اللہ یعنی فرمایا حضرت زہرا نے

سنے قسم بخدائے عزوجل مین تجہسے کلام نکرونگی ای عمر جب تک کہ مین خدا سے ملاقات کرون یعنی تا حیات اپنی
کے انتہیٰ خلاصتہ اس روایت سے یہ امر ثابت ہوتا ہی کہ یہ لوگ اکثر حضرت زہرا کو ناراض کیا کرتے تہے اور وہ
حضرت ان لوگون سے اکثر ناراضامند رہتی تہین اور حضرت زہرا نے قسم شرعی کر کے فرمایا تہا کہ مین تا حیات
وینی ہمکلام نہونگی تو اس روایت سے بہی ناراضامندے حضرت زہرا کی شیخین سے تا وقت وفات اون معصومہ
کی ثابت ہی پس یہ روایت بہی روایت صحیحین کو تقویت دیتی ہی اہل سنت پر اسکا بہی جواب دینا ضرور ہی
بلکہ ماننا اس کا خواہ مخواہ ضرور ہی کیونکہ مطابق روایت صحیحین ہی اور ابن حجر عسقلانی سنے فتح الباری شرح صحیح
بخاری مین سبب تشریف نہ لانے حضرت امیر کا برائے بیعت ابی بکر زبانی ام المومنین عایشہ کے یہ نقل کیا ہی
کہ جناب امیر تا مدت حیات جناب فاطمہ زہرا تسلی اور تسکین مین اونکی معروف رہی اسلئے کہ اون جناب کو
اپنے پدر عالی قدر جناب رسالت مآب کی وفات کا بڑا رنج تہا اور ابو بکر سے وہ حضرت ناراض تہین اور
بسبب واپس نہ دینے فدک کے اونکو ابو بکر پر غضب اور غصہ تہا جناب امیر بہی تا حیات حضرت زہرا انہین
کی موافق رہے اور بموافقت حضرت زہرا مین ابی بکر سے انقطاع مناسب سمجہکر برائے بیعت تشریف نہ لے
گئے عبارت فتح الباری کی کہ جسکا خلاصہ مین نے عرض کیا یہ ہی قالت عائشہ فی آخر الحدیث لما جاء وبایع کان
الناس قریبا الیہ حین راجع الامر بالمعروف وکانہم کانوا یعذرونہ فی التخلف عن ابی بکر فی مدۃ حیاۃ فاطمہ
لشغلہ بہا وتمریضہا وتسلیتہا عما ہی فیہ من الحزن علی ابیہا ولانہا لما غضبت من رد ابی بکر علیہا فیما سالتہ
من المیراث رای علی ان یوافقہا فی الانقطاع عنہ اس روایت سے بہی اہل سنت کی کہ جو زبانی حضرت عائشہ
زوجہ رسول خدا کی اونہین کی کتابون مین مذکور ہی تا وقت وفات ناراضامند رہنا حضرت زہرا کا ابو بکر سے
بخوبی ثابت ہی کہ حضرت امیر تا مدہ حیات فاطمہ زہرا اونکی تسکین اور تسلی مین مشغول رہی اور تسلی اور تسکین بسبب حزن
وفات اونکے پدر عالی قدر اور اوس غضب کی تہی کہ جو بسبب رد ابی بکر میراث کی بار مین تہا تو معلوم ہوا کہ
وہ غضب تا مدت حیات فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا اون جناب کو باقی تہا حضرت امیر علیہ السلام نے
موافقت مین جناب فاطمہ کے انقطاع ابو بکر سے مناسب سمجہا اور تا مدۃ حیات حضرت زہرا بیعت ابی بکر کی
چنانچہ فقرہ رای علی ان یوافقہا فی الانقطاع عنہ سے صاف بصراحت تمام ظاہر ہی غرض کہ ناراضامند رہنا
حضرت زہرا کا ابو بکر سے تا حیاۃ خود کتب صحیحہ اہل سنت سے مانند صحیح مسلم وصحیح بخاری و شرح مشکوۃ و فتح
الباری و کتاب سقیفہ ابو بکر جوہری وغیرہا سے بخوبی و بصراحت تمام مثل روز روشن کے ظاہر و باہر ہی

زیادہ اس سے بخوف طول مین اس مقام پر تحریر نہین کرتا اگر اہل سنت اسپر بہی اسکا انکار کرین تو مکابرہ محض
ہی مکابرہ کا ہمارے پاس کچھ علاج نہین ہم اونکو مکابرہ کے جواب مین حضرت زہرا کو کہان سے لائین
کہ جو وہ حضرت فرماوین کہ بیشک مین تا وقت وفات خود ابوبکر سے ناراض رہی اور اب بہی ناراض ہون
البتہ حضرت زہرا کی پوتے عبد اللہ بن حضرت امام حسن کی گواہی درباب اس غضب حضرت زہرا کے کہ جو ابن
ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ مین ابوبکر جوہری سے اوسے نقل کیا ہے مین بہی اس مقام پر نقل کرتا ہون حدثنی
المؤمل بن جعفر قال حدثنی محمد بن میمون عن داؤد بن المبارک قال اتینا عبد اللہ بن موسی بن عبد اللہ بن
الحسن ونحن راجعون من الحج فی جماعۃ فسألناه عن مسائل وکنت انا احد من سأله فسألته عن ابی بکر وعمر فقال
سئل جدی عبد اللہ بن الحسن عن ہذه المسئلۃ فقال کانت امی صدیقۃ بنت نبی مرسل وماتت وہی غضبی علی
انسان فنحن غضاب لغضبها انتہی خلاصہ یہ ہے کہ داؤد بن مبارک نے کہا کہ ہم بیچ ایک جماعت کے عبد اللہ
بن موسی بن عبد اللہ بن حضرت امام حسن کے پاس آئے اور ہم حج سے واپس آتے تھے پس ہم نے عبد اللہ
بن موسی سے چند مسائل دریافت کئے اور مین بہی اون سوال کرنے والون مین تہا پس مین نے درباب ابی بکر
وعمر سوال کیا عبد اللہ نے جواب دیا کہ میرے جد بزرگوار عبد اللہ بن حسن سے اس بابہ مین سوال کیا گیا تہا اونہون
فرمایا تہا کہ میری مادر گرامی صدیقہ تہین اور نبی مرسل کی دختر نیک اختر تہین وہ کسی آدمی پر یعنی ابوبکر و عمر پر غضبناک
دنیا سے رحلت فرما گئیں تو ہم بہی بسبب اونکے غضب کے غضبناک ہین انتہی خلاصہ پس بعد دیکھنے ایسی روایات
کے اہل سنت کو اصلا مجال قیل وقال اس امر مین نہین کیونکہ وہ حضرات اسقدر روایات کو کیونکر رد کر دینگے اور
ان صراحتون کا انکار اونکی طرف سے کیسے مان لیا جائے گا اور ایک دو تاویل اونکی اسطرح باوجود ایسے ہو
کثیر اور صحیح کے قبول کر لیجاویگی تاویلون کے بہکانے کو البتہ تاویلین اونکی خوب ہین **قولہ** اور ابن ابی الحدید معتزلی نے
اقول مفتری کذاب لوگون نے کیا کیا بہتان وافترا باندہی ہین اور سوئی کا پہاڑ بنایا ہے جہان گنجائش باقی ہے وہین
حاشیہ چڑہایا ہے اصل عبارت یہی ہے کہ روضۃ ابوبکر للزہراء ونظر فی وجوه القوم ظلم ... فدعا بعلها الی آخر القصہ دیکہو اصل
کتاب فی ... ابن ابی الحدید صاحب یہ حاشیہ اپنی طرف سے بڑہاتے ہین کہ ... گہر ... کے نوبت پہنچ گئے
ہین اور ... ترک کلام کے ... روایت لاتے ہین اور آپ ... ثابت کرنا پہلا اوسکا جواب
ہمارے پاس ... سوائے تکذیب ... اور تصدیق ... لاحول ولا قوۃ الا باللہ نعوذ باللہ
نعوذ باللہ **قولہ** تا وقت وفات ناراض رہا اہ **اقول** جبکہ بموجب روایات رضامندی مروی ہے ...

راضی ہونا حضرت زہرا کا بروقت مرض الموت ہوا تہا لہذا نہ تو ابابکر عادخا طر تو شاید اس اعتبار سے راوی نے
از روی مبالغہ حتی توفیت کہا یعنی قریب عن الوفات اور حضرت امیر کا انقطاع بہی لاجل فاطمہ اسی معنی سے ہم ہین کے
اگر اوسکو مسلم کرین گے مگر تمہارا وہ بہی عقیدہ ہے کہ دیوانہ راہو پس سب ذرا سی بات تمکو دیوانہ بنا دیتی ہے اور آخر
انجام تم جو بہی تو سن چکے ہو کہ ہمارے پاس حضرت فاطمہ کے غضبناک مرجانے کی آیہ ونزعنا ما فی صدورہم من غل
اخوانا علی سرر متقابلین وارد موجود ہی ہم اپنے ایمانکو جانبین مین سے کسی جانب سے بد اعتقاد ہو کر ہلاک ہونے نہین
دینے کے مگر تم نے دونون جانب کی بد اعتقادی سے اپنا ایمان برباد کر لیا عجبا امرکم بئسما یامرکم بہ ایمانکم ان کنتم مومنین **قولہ**
البتہ حضرت کے پوتے عبد اللہ بن حسن الخ **اقول** حضرت زہرا کے دو پوتے ایک معصوم حضرت امام محمد باقر اور دوسرے اونکے برادر
حقیقی حضرت زید شہید تو یون فرماتے ہین کہ لا والذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا ما ظلمانا من حقنا ما یزن حبۃ خردلۃ
وذلک حین قیل لہ اظلمکم الشیخان من حقکم شیئا واللہ لو رفع الامر فیہا الی لقضیت بقضاء ابی بکر کذا فی الصواعق المحرقۃ
الاول عن الاول والثانی عن الثانی فی تتمۃ الروایۃ التی ذکرتہا من جواہر العقدین فی رسالۃ التعرض صواعق محرقہ ست
کتاب اور امام باقر اور زید شہید سے مرشد کو چہوڑ کر ہم کس ابن ابی الحدید یا کس ابو بکر جوہری کی کہنے سے اپنے ایمان مین خبث بہر بنا
کر جناب زہرا کو ناحق وہی غضبی سمجھ کر بموجب حدیث الاجل لیغضب فما یرضی حتی یدخل النار کی مستحق نار بنا دین توبہ
توبہ نعوذ باللہ **قال** ایک بار اتہکا آخری جواب اہل سنت کا یاد رہے کہ فدک کو حضرت ابو بکر نے تو حضرت زہرا کو
دیدیا تہا اور ایک کاغذ واپسی کی سند مین لکہدیا تہا چنانچہ سبط ابن جوزی نے اپنی تاریخ مین لکہا ہے اور نور الدین علی بن
برہان الدین شافعی نے انسان العیون مین اسطرح اسکو مذکور کیا ہے وفی کلام سبط ابن جوزی رحمہ اللہ انہ یعنی ابابکر رضی اللہ عنہ
کتب لہا بفدک مگر ساتہہ ہی اسکے اوس کتاب مین یہ بہی مذکور ہے ودخل علیہ عمر فقال ما ہذا فقال کتاب کتبتہ لفاطمۃ بمیراثہا
من ابیہا فقال ماذا تنفق علی المسلمین وقد حاربتک العرب کما تری ثم اخذ عمر الکتاب فشقہ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ خلیفہ دوم اہل سنت
عمر بن الخطاب نے ابو بکر سے اکر پوچہا کہ یہ کیا ہے جواب دیا کہ بیٹی فاطمہ زہرا کو اونکے باپ کی میراث کے بارہ مین ایک کتاب لکہدی
ہے جواب دیا کہ مسلمان لوگ کہانسے نفقہ پاوینگے اور اوس کاغذ کو لیکر پہاڑ ڈالا اسکا جواب یہ ہے کہ یہ طعن بڑا اونپر عمر بن الخطاب
کے بہی قایم ہوا اور حسب تحریر اہل سنت حضرت ابو بکر کے ذمہ دوبالا ہو گیا یعنی نہ تو اونہون نے باوجود قبول اور تصدیق کرنے
دعوی حضرت زہرا کے فدک واپس دیا اور نہ کاغذ پہاڑ ڈالنے پر حضرت عمر سے کچہ کہا اور پہر راضی ہو کر سکوت اختیار کیا
پس اس روایت اور قصہ پر چند سے کہ ابو بکر نے حضرت فاطمہ کو رسول خدا کی میراث پانیکی سند لکہدی تہی اور عمر نے چاک
کر ڈالی تکذیب حدیث موضوع نحن معاشر الانبیاء کی بہی ظاہر ہے کہ اگر وہ حدیث صحیح اور سچی تہی تو حضرت ابو بکر نے در باب میراث

جناب فاطمہ کو کتبہ کیون لکھدیا اس سے تو صریح میراث رسول خدا کا کر لینا ظاہر ہی قولہ آیا یہ ہار اتہ کا آخری جواب ہے
اقول یہ جواب تو ہم تمہاری اصح الکتب قبل کتاب اللہ کافی کلینی کی روایت سے دیتے ہین بہلا یہ کیسے ہار سکتا تہا
تہا ب سکتا ہی او سمین ہی تو یہ مذکور ہی کہ فکاتب لہا بترک التعرض فخرجت والکتاب معہا فلقیہا عمر فقال انتہا ما ہذا یا بنت
محمد قالت کتاب کتب لی ابن ابی قحافہ قال ارنیہ فابت فانتزعہ من یدہا ونظر فیہ وتفل فیہ ومحاہ وخرقہ الخ تو اب حضرت
صدیق تو بری الذمہ ہو ہی گئے اور حضرت فاطمہ اونسے بیشک راضی ہی ہو ہی گئیں اب ناراضی کہان رہی تو رد وباہ
لکہتے ہین اور سکوت کرتے ہین تم یون ہی سمجہلو کہ عمر کے فتنہ وفساد کا خوف دیکہا تو ناچار اونسے تقیہ کرکے خاموش ہو رہے
اب برای خدا انکو اس طعن سے معاف کرو اور جناب امیر اور حضرت زہرا کی کمسیاکی کا جواب دو کہ جناب امیر انکو بعد
ادای شہادت کے تنہا کیون چہوڑ آئی تہے اپنے ہمراہ کیون نہین لاسکتے تہے تا کہ کسی زید عمرو کو راہ مین مجال اونکی چہین
پہاڑنیکی نہوتی دوم یہ جناب کیون اونکو باوجود تنہائی کے ہاتہ نہین بچاتی لاتی تہین اگر بغل مین چہپا کر لاتین تو میان
عمر صاحب کیسے اونکو دیکہتے اور چہینتے اور پہاڑتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ایسی ایسی مخبط روایات انہی حضرات
منافقین نے سنی شیعون مین شایع کی ہین کہ جنکو ہم مجالس المومنین وغیرہ کے حوالہ سے پہلے بیان کرچکے ہین مگر خدا کی شان
دیکہو کہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد یہان سے تسلیم خلافت کی تو بخوبی مفہوم ہو گئی کہ نوشتہ اونسے اونکو خلیفہ رسول اللہ سمجہکر
لکہوایا ورنہ اونکا نوشتہ کس کام کا تہا وقد مر سابقا ایضا اگر کوئی کہے کہ اونکو غاصب متغلب سمجہکر لکہوایا تو مین کہونگا کہ
بربین تقدیر اس لکہوانے سے گویا اونکے تغلب اور غصب کو جایز کر اونکے حکمنامہ کو نافذ کرنے پر کمر باندہی فماذا بعد الحق الا الضلال
فانی تصرفون قال اب طالبان صدق وصواب اسطرف خیال فرماوین کہ جب اہلسنت پر اس قصہ غصب فدک مین
راہ قیل وقال سب طرح سے مسدود ہوتی ہی اور حق مانند آفتاب نیم روز روشن ہو جاتا ہی تو مجبور ہو کر فی العجلہ ایک تاویل بہر
حفظ اپنی خلافت آپکے اس طعن سے پیش کرتے ہین چنانچہ مدعا بجا اس رسالہ مین لکہکر ظاہر ہو لیا مثل اسکی کہ وجدت کو
بمعنی غضبت نہین بتاتے باوجودیکہ قرآن غضب حدیث مین موجود ہین اور لفظ غضبت بہی روایت مین بصراحت مذکور ہوا ہے
اور خلافت آپ اونکو ہی برای رضامندی جو حضرت زہرا کی در تشریف گئے تہے اگر غضب نہین تہا تو رضامندی کو جانا
کیسا یہی کہتے ہین کہ غضب اونکا براہ بشریت تہا یہ نہین جانتے کہ اگر غضب حضرت زہرا لندا و بشریت ہوتا تو جناب رسول خدا
یہ نفرماتے کہ ان اللہ یغضب لغضبک جیسا کہ قبل ازین مذکور ہوا اس سے کہ جب اللہ بسبب غضب حضرت زہرا غضب مین
آتا ہی اور حضرت زہرا لندا و بشریت غضب مین آتیں تو نتیجہ اس سے یہ حاصل ہو کہ خدا سے نعوذ بہی براہ بشریت غضب مین
آتا ہی اور یہ امر محال ہے اسلئے کہ غضب بتقاضاء بشریت ناجایز طور سے بہی ہوتا ہی اگر حضرت فاطمہ کو بقول اہل سنت حدیث

حدیث نحن معاشر الانبیا خلیفہ پر رسول کی زبانی سنکر غضب ہوا اور اونہون نے وہ حدیث قبول نکی اور ناجایز طور سے اونہین
غضب ہوا تو العیاذ باللہ نکو بہی ناجایز طور سے معاذ اللہ غضب ہوا اور بطلان اسکا اہل عقل کے نزدیک ظاہر ہی کبہی آیات
قرانی کی تاویل کرتے ہین کہ وراثت سے وراثت علم مراد ہی باوجودیکہ حضرت امیرؑ برخلاف اسکے ظاہر فرماتے ہین اور بعض معتبرین
بہی اونکی وراثت سے وراثت مالی مراد لیتے ہین مانند ابن عباس وغیرہ کے کبہی گواہی مین حضرت امیرؑ کے نصاب پورا نہونے
کا عذر اور تاویل پیش کرتے ہین باوجودیکہ حسب تحریر صاحب کنز العمال و تلویح شرح توضیح جناب رسول خدا ایک گواہی پر
حکم دیتے تھے اور مذہب ابی بکر و عمر و عثمان کا جواز حکم بشاہد و الیمین ہی عبارت تلویح کی یہ ہی المروی عن علی رضی اللہ عنہ
ان النبی صلعم قضی بشہادۃ شاہد و یمین صاحب الحق وروی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر و عمر و عثمن کانوا یقضون بشہادۃ
الواحد والیمین انتہی ملخصہ اسکا یہ ہی کہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہی کہ رسول خداؐ نے حکم دیا ساتھ شہادت ایک
شاہد کی اور یمین صاحب حق کے اور اونہین حضرت سے روایت ہی کہ تحقیق جناب رسول خداؐ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان
حکم دیتے تہے ساتہہ شہادت واحد اور یمین کے انتہت خلاصتہ پس گواہی ام ایمن اور حسنین و مولای جناب رسول خدا کی تو
نور علی نور تہی دعوی تورثیت مین حدیث موضوع نحن معاشر الانبیا پڑہ سناتے ہین جسکا موضوع ہونا بہت سی دلایل سے
بلکہ حضرت ابوبکر کے کتبہ لکہدینے سے درباب وراثت متروکہ رسول خدا حضرت زہرا کو ثابت ہی لم تکلم کے معنی مین یہ تاویل
کرتے ہین کہ کبہی حضرت زہرا نے درباب فدک کلام نکیا باوجودیکہ صاحب تنقیح اور بہیاسی نے اسکو رد کیا ہی اور یہ عالم اونہین
کے ہین اور شیخ عبد الحق نے شرح مشکوۃ مین لکہا ہی تا انکہ زندہ ماند مہاجرت کرد ابوبکر را انہی روایت کو مہر حجت لاتے ہین
کیا خوب تاویلین ہین ان حضرات کے اہل انصاف ذرا ان تاویلون کی طرف بغور ملاحظہ فرماوین **قولہ** تو جناب رسول اللہ
پہ تغیر ملتاء اہ **اقول** جب جناب رسول کا غضب اوبہار کرنا ہی بعض اوقات مین از راہ بشریت ہوتا تہا چنانچہ آپ فرماتے ہین
کہ اللہم انی بشر فایما دعوت علی انسان فاجعل دعائی لہ لا علیہ واہدہ الی صراط مستقیم کما مر ابن مثیم تو حضرت فاطمہ کا بہی غضب
اور یہ جاکر فی بعض الاحیان از راہ بشریت و صنف انوثت و نوسی و پیغمبر زادگی ہو تو کیا عجب ہی اور لوگ کی ساتھہ مین خدا تعالی
کا غضب کہان سے ہوگا اول جناب امیر کو تو اوس سے بچالو پہر حضرت صدیق اکبر کو اوسکا مستحق سمجہو علاوہ برین یہ بہی تو ہماری خاطر
مان لو کہ یہ کرامت جناب سیدہ کو کبہی عطا ہوئی ہوگی کہ جب حق تعالی ارادہ کرے قلب سے اس صفت غضبیہ کو بالکل سلب کرتا ہوگا
ورنہ انہو بہی تو مدامتکے بندے ہین ایسی حضرت فاطمہ اگر نا راض و غضبناک ہونگی تو کوئی خدا کا بندہ کاہکو بچیگا **قال** اور صاحب
الفصل نے تہہ سا کا حکم قدرے مجرا اور بطور نا جایز حاکم بنگر اور دعوی فدک نسبت رسول خدا حضرت زہرا نے بزعم خود اپنے رد پر ود کر کے
بعضے تقریرین نا معقول جاری کی حدیث مین بیان کرے کہ جنکا رد اس رسالہ مین جابجا لکہا ہی اور اس دعوی فدک کو

ازطرف شیعیان اہل بیت اپنے ذہن مین تجویز کرکے اور آپ کو عدالت عالیہ حقہ فرض کرکے حکم مین یہ لکھا ہو لہذا عدالت
عالیہ حقہ سے حکم ہوا کہ دعوی مدعیون کا خارج کیا جاوے اور دعوی اونکی داخل دفتر ہو اور مدعیانکو عدالت عالیہ حقہ
مین بمطالبہ تمام خارج کیا جاوے کہ پابدستہ دگرے دست بدست دگرے۔ اور اہل سنت وکلا صحابہ کو ہدایت ہو کہ وہ
نالش کرنے کے ہتک عزت صحابہ کی ازطرف صحابہ مجاز مین عدالت عالیہ حقہ سماعت اونکے دعوے کی کریگی انتہی اقول
مشہور ہے الیوم کرلان حضرت نے آپ کو کونسا حاکم مقرر کیا ہے آیا یہ حضرت زعم خود کلکٹر ہے ہین یا صدر الصدور جج ماتحت آپکا تجویز کیا
اور حکم موافق قواعد عدالت مال دیا ہے باقی مضامین دیکھنے سے رسالہ قول الفصل کے لوگو پر آشکار ہونگے کہ جسنے ناواقفیت تمام
رسالہ کی قواعد مقررہ عدالات اور احادیث واخبار فرقہ شیعہ اور آثار اہل سنت سے پیدا ہے بہ تمام عوام صیدا دنی غور و تامل وہ
تحریر صاحب قول الفصل کی موجب مضحکہ اطفال ہے اور قلوب صافیہ ارباب ایمان اور صاحبان عقل وہوش پر یہ بھی مخفی نرہیگا
کہ صاحب قول الفصل نے جو آپ کو حاکم تجویز کرکے بزعم خود فیصلہ لکھا اور اتلاف حق حضرت زہرا مین کوکہ وہ بروے خطاب خلافت
مآب ثابت ہوچکا تھا چنانچہ اونھون نے حسب تصریح سبط ابن جوزی ایک کتبہ لکھکر فدک واپس دیدیا کوشش کی اور روح
پاک دختر صاحب لولاک کو رنجیدہ کیا اور سنت قدیمہ مین اپنے ان کے حصہ لیا مگر اتنا خیال نکیا کہ یہ دعوی جسوقت بعد
قیامت روبروے حق جل علا پیش ہوگا اور اوس روز جناب رسول خدا اسکے کفیل ہونگے اوسدن یہ حضرت کیا کرینگے
مین اس مضمون کو اپنے ذہن کی موافق بیان نہین کرتا بلکہ موافق ارشاد فیض بنیاد دختر رسول امجاد صلوات اللہ علیہا الی یوم التناد
مین انکو عرض کرتا ہون کہ اون حضرت نے اپنے خطبہ مین ارشاد فرمایا ہے بعض فقرات شریفہ اوسکے یہ ہین ایہا المعاشر
المسلمۃ ابتزارثیہ اقصدان ترث اباک ولا ارث ابی لقد جئتم شیئا فریا فدونکہا مخطومۃ مرحولۃ تلقاک یوم حشرک فنعم
الحکم اللہ والزعیم محمد والموعد القیامۃ وعند الساعۃ ما یحزنون ولکل نبأ مستقر وسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحل علیہ
عذاب مقیم پس اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ بعد قیامت مطالبہ فدک ابوبکر سے ہوگا اور اوسوقت خدا سے تم حاکم ہوگا اور
جناب رسول خدا اوسروز کفیل اسکے ہونگے پس اوسوقت لوگ جانینگے کہ کس شخص پر عذاب عظیم آتا ہے اور عذاب مقیم کسکو گرفتار
کرتا ہے اور یہ خطبہ حسب تصریح ابوبکر جوہری در کتاب سقیفہ وحسب تحریر شیخ اسعد در کتاب فایق اور در تاریخ یافعی اور بموجب تحریر
ابن اثیر جزری وغیرہم کی جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کا ہے اگر اہل سنت اسکا انکار کرین تو قابل قبول نہین پس حکم لگانا صاحب
قول الفصل کا دفعتہ کھل جاویگا قیامت قریب ہے اوسدن کا جواب صاحب قول الفصل سوچ رکھین یہ تھا آخر ما اوردنا فی ہذا
التقریر بعون اللہ القدیر والحمد للکبیر علی اتمام التحریر والصلوۃ علی رسولہ البشیر وآلہ واہل بیتہ صاحب التطہیر ووصیہ الامیر ولعنۃ اللہ
علی عدوہ الشریر اللہم اخذل من اعادی رسولہ واہل بیتہ واجعل لاعدائہ عذابا سعیرا فقط مولفہ [illegible] اقول

[illegible]

قول فیصل کے دلایل و براہین و حجج و بینات نے تمکو کیا کر تم کیا بیچارہ ہو تمہارے تمام علما کو بھی جکڑ دیا ہی جناب مولوی احمد حسن
صاحب تمہارے مسکت دریا علم اس فن کے ہیں انکی اعتراضات نفیس بھی جو رسالہ قول فیصل مع دیگر رسائل ارسال کیا گیا تھا تو بجز سکوت کے اجتناب جواب اور نہ بن آیا
اب تمہیں اوسکی کیا قدر ہو جواب کافی مجملہ سو وہ اتمام حجت ہو چکا یا تو بہہ جواب بسکا تو کر اوراق کا الطرق الحسان التعاقب فی التعریض یعنی جو تمہارا نامہ تھا وہ تو جواب اون رسالہ کے عاجز
ہو کر شکار ہو رہے سو گویا اب تم [illegible] کہاں جا سکتے ہو گردن جہکاؤ اور قدم قلم نہ بڑہاؤ کہ ان لا تعلوا علی واتونی مسلمین [illegible] یحکم [illegible] اقبل لکم بہا ولنخرجنکم منہا اذلۃ وھم صاغرون
اور ذلیل گنا جو تمہارا رسالہ قول فیصل کے [illegible] ذکر کیا تو تمہارا [illegible] فرمایہ کو [illegible] کہ حضرت [illegible] جدہ مجیدہ سیدۃ نساء العالمین کو یہہ کہی کہ انما فاطمۃ بضعۃ منی یغضبنی ما اغضبہا الی
الفیلی اب دیکہو [illegible] والذل الازل بھی اپنے مدعا [illegible] بیان کیونکر [illegible] نہیں کیا [illegible] گریبان کو پکڑ کے [illegible] اور [illegible]
لات اور طلباچہ اور [illegible] سو جو [illegible] اوسکی خبر لو اوسکا تو کچھ بیان نہیں کہ حل بھی [illegible] سو وقت [illegible] اور کا بھی لوہا ہو تکاد السموات
یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ہدا **قولہ** اور یہ خطبہ جب بتصریح اہ **اقول** اگر یہ خطبہ تسلیم کیا جاوے اور باور کیا جاوے تو جناب فاطمہ پر الزام [illegible] کا جوم ہو جا بیلا اول
تو تم سمجھے یہ بات پہنچی ہیں کہ اندیکا تو نسبت کلام پاک مصنف تو بت کے لو انما یہ ارشاد فرماتا کہ او من ینشؤا فی الحلیۃ وھو فی الخصام غیر مبین اور تم انکو خطبہ میں فی الخصام
مبین کا بیان کر [illegible] تو یہ کیسا الزام اونپر عاید کرتے ہو [illegible] وقرن فی بیوتکن ارشاد فرماتا اور تم انکو گہر سے باہر مجلس جانب میں حاضر ہونا خطبہ میں ثابت کرتے ہو [illegible]
ولا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض فرماتا اور تم انکے اس طول طویل خطبہ میں بات آہ [illegible] کرتا ہے [illegible] قلوبہم مرض کے عیاں کے [illegible] دیا [illegible] قول
[illegible] اور تم اونکے خطبہ میں وہ منکر قول نسبت مہاجرین و انصار [illegible] کی نقل کرتے ہو کہ معاذ اللہ معاذ اللہ تم [illegible] تم بیباک کہ پردہ داکو [illegible] خطبہ خوانی
کری تھی مگر اسکا تو جواب بعکہ تمہاری کتاب امالی کی حدیث میں [illegible] کہ نہی النبی عن ان تتکلم المرأۃ عند غیر زوجہا وغیر ذی محرم منہا اکثر من خمس کلمات الا مالہا منہ بد اور
تم خطبہ کو اتنا طول طویل نقل کرتے ہو کہ خمس کلمات کا تو کیا ذکر بعض خطبات جنکی بن سکتی ہیں غرض تمہاری جہالت سی بات پر صرف کہنا ہو سو [illegible] تو نہیں ہو نیکا کہ
[illegible] ابتلیٰ [illegible] الیوم ختم اللہ علی قلوبکم [illegible] وعلی ابصارکم غشاوۃ ولکم عذاب عظیم فقط **خاتمہ** ہر چند کہ از اول تا آخر اس رسالہ جواب میں ہماری
حضرت فاطمہ الی ذلک علی ابی بکر [illegible] و مجادلات و محاسبہ کا بیان بخوبی اسلوب [illegible] لیکن کچھ قدرے اور بھی اس کے متعلق بحث
کہ جو بیان باقی ہو اوسکو بطور خاتمہ کلام بیان کرتا ہوں تاکہ مستوفی شرکافی و شافی بیان اوسکا منضبط ہو جاوے اسلئے کہ باعث قوی خواہش
و ضلالات کا اسفرقہ کی یہی حدیث ہماری صحیحین کی ہو جہسا ہے اور وہ بحث بیان یہہ کہ از قبیل ہدیہ جاوے بلکہ اصلی یہہ بات تھی کہ غضب
فاطمی از مصنف ناشی تھیں و در حضرت صدیق اکبر از قسم ذکر [illegible] یہہ دو [illegible] اب شیعہ مریضہ بھی کرتے تھے کہ ایکدوسرے سے اجنبی تھا اور جناب فاطمہ
نہ مسجد و جماعت میں حاضر ہوتی تھیں اور نہ مجالس شوریٰ و فتوی جہاد وغیرہ میں تو انکے باہم [illegible] ہو قسم و مقام ہو اچہت [illegible] ہو جہاں کا
قیاس میں جا نہیں تاکہ جس سے استدلال ہجران و ترک کلام ہو کر دا ای جا سکے کہ فلاں موضع میں شامل جب اور جماعت کی جو ملاقی ہو ملتی تھیں تو حضرت فاطمہ
اونسے کلام و سلام نکرتی تہیں یا مسجد میں جو نماز کو آتی تہیں تو حضرت صدیق کی اقتدا میں جماعت سے ادا اوسکو ادا نفرمائی تہیں یا مشورہ جہاد میں

یا مسائل شرعیہ میں کہ افتا میں حاضر ہونا چہوڑ دیا تہا اور اگر حاضر ہوتی تہیں تو فتوی یا مشورہ نہیں دیتی تہیں یہ باتیں نہ منقول ہیں نہ شرع جائز سمجہتی ہیں اور نہ کہیں کتب معتبرہ اہل سنت میں منقول ہیں تو اب ہجران و ترک کلام اگر حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وہ حدیث کا بیان واقعی ہے تو ضرور بالضرور بطور مبالغہ ذیل میں غضب کے مذکور کر دیا ہے کہ غضب کی ذیل میں ہجران و ترک کلام بھی بنا بر مبالغہ اکثر مذکور ہوجاتا ہے اگرچہ فی الواقع بے اصل ہو اور نیت صاحب غضب میں وہ مصمم نہو بلکہ غضب اوسکا فرو ہوگیا ہو اور اونکی نیت و ارادہ ہجران و ترک کلام کا نہ کیا ہو اگر کے اوسکو رفع کر دیا ہو اور اگر فی الواقع بیان حضرت راوی کا نہیں تو یہ کلام بلا شک و شبہ کسی درمیان کے راوی نے اپنی طرف سے زاد کیا ہے تو بحالت تہیہ اسجگہ گنجائش نہ ہو کہ یہ حاشیہ اوسنے چڑہایا ہو اور تتمہ اوسمیں لگایا ہے چنانچہ دلیل اسپر یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ حدیث امام بخاری نے اپنی اس کتاب میں چار جگہ باختلاف متن و اسناد جو لائی ہیں تو ایک مقام میں تو اسی قدر لائے ہیں کہ نہ اوسمیں قصہ غضب کا ذکر ہے اور نہ ہجران و ترک کلام کا کہیں پتہ و نشان ہے اور دو مقام امام زہری کا مدرج وارد ہے اور تین جگہ جو لائے ہیں تو ان تینون میں دراصل امام زہری تک واقع ہیں اور ایک جگہ انہیں سے یون کہا ہے کہ قال فہجرتہ فلم تکلمہ حتی ماتت تو اس جگہ کے کہنے سے امام بخاری کے یہ معلوم ہوتا کہ ہجران وغیرہ کا بیان کسی اور راوی تحت کا ہے اصل بات یہ ہے حضرت ام المومنین کا نہیں حضرت ام المومنین کا بیان واقع اوسقدر کہ جسمیں نہ قصہ غضب ہے اور نہ تذکرہ ہجران و ترک کلام اور یہ بیان کسی مدرج علی النفاق کا ہے کہ امام بخاری نے یا اونکے کسی شیخ نے بحکم لا تعلمہم او حکم یہ کار سازی نہیں سمجہی پس یا امام بخاری نے اسکو باختلاف روایت مسنداً و اسناداً الی الزہری اپنی اس کتاب صحیح کے گوشہ میں چہپا کر رکہی واللہ اعلم بالصواب نہ یہ کہ اس غلطی کو امام بخاری یا اونکے کسی شیخ کی جانب منسوب کرنا میرے نزدیک ہوان و اسہل اسی کے رسمیت شدہ ہجران و ترک کلام کو کیا جاوے وطرف حضرت زہرا سیدۃ النساء کی ہر چند کہ وہ بمقتضای بشریت ہی فرض کیا جاوے اسلیے کہ بشریت امام بخاری اور اونکے شیوخ تہی بشریت سے جناب زہرا کی بلکہ بالعکس اسکی تہا اگر جناب زہرا کی بشریت کو امام بخاری اور اونکی بشریت سے نسبت ایمانی والحق حقیق بالقبول علی انہ لم ینزل الآیۃ الکریمۃ انہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ الا فی شان کتاب اللہ لا فی شان غیرہ کان او مسلما و بکذا قولہ تعالی بما تعملون علیک بالانصاف و ترک الاعتساف واللہ الموفق والمعین اللہم ایاک نعبد و ایاک نستعین ورب اعوذ بک من ہمزات الشیاطین و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین فقط قطعہ تاریخ تالیف و طبع رسالہ رضاء الزہرا عن اہل الخلفاء طبع زاد جناب مولوی محمد امانت اللہ صاحب قریشی صدیقی امروہوی سلمہ اللہ القوی قطعہ

ایک ہیں آل محمد صدیقی طعن نقی
ایک نسل محمد حافظ شرع نبی
تہا ارشاد کلا جو اونکی ابا بکر امام
نام نامی ہے جو ترکیب افت یا علی
مصرعہ تاریخ القابون امانت کہو

دوسرے آل محمد دریا علم و غوی
ہیں محب آل حق کیون نہ ہون ...
رضی شان ... صاف تقی
سید و عالم ہادی ہو حافظ فقیہ
... آل محمد ہی قوی

ایک وہ آل محمد حسن ... معاد
آپ ہی تا صد ... سری
مرشد کامل کی صحبت طہارت کا ثمر
فضل ... ہیں کی
بتعلم ... سید آل نبی امروہوی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۱	کسیقدر	کسیقدر [illegible]
〃	۱۲	بہی	بہی اور سمجہی
۳	۱۳	غلط	[illegible]
۵	۹	رہتا	رہتا و یحیی انشاء اللہ تعالی
〃	۹	رہتا	رہتا و سیاتی انشاء اللہ تعالی
〃	۱۰	موجب	موجب فرط
۷	۳	صاحب	صاحب تو
〃	۵	شرح	در شرح
〃	۶	سلی	کاہی
〃	۷	امیرسلی	امیرکی
۸	۲۳	معاملت	روایات
۹	〃	وہ انکی بدولت	وہ باقرار انکی بدولت انکی
۱۰	۴	عامہ صحابہ	علی العموم صحابہ
۱۱	۷	اعتبار	اعتبار وسیاتی
〃	۶	ابابکر	امرابی بکر
〃	〃	ابوبکر	امرابوبکر
۱۲	۴	تغیر لازم آتی ہی	لزوم تغیر ثابت ہوتا ہی
〃	۱۵	ہوسکتی	ہوسکتی ہو و سیاتی [illegible]
۱۳	۲	بر	برسر
〃	۸	کرد	کرد اور شہود ہو
۱۶	۱۳	ہذا الحدیث	[illegible]
۱۸	۱۱	[illegible]	[illegible]
۲۱	۱۳	کلینی	کلینی وغیرہ
〃	〃	قول فصل مین	قول فصل کے متن اور حاشیہ مین
〃	۲۰	محمول اوپر	محمول بر
[illegible]	۲۳	[illegible]	[illegible]
۲۳	۱۶	[illegible]	[illegible]
۲۸	〃	رہنیا	[illegible]
۳۰	۴	کہنا	کہنا تھا ریا
۳۲	۸	انا کا	کا انا
۳۵	۴	نہ اسکا او سہو	اسکا او سہو سے نہ
۳۶	۹	جیسہ رہی	[illegible]
〃	۱۵	خلافت کرنے	خلافت میں انہی اقتدار و اختیار سے
۳۹	۲۱	بابی امراز	[illegible]
۴۰	۱۶	روایت کلو	روایت کو
۴۴	۲۱	جیسکوا	جیسکو
۴۵	۱۲	[illegible]	[illegible]
۴۸	۸	عبداللہ	عبداللہ قمی
۵۲	۲۱	حضرت	ابی حضرت
۵۳	۴	او	اور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۳	۳	کرا او سکی	کرنا پڑا او سکی
۵۴	۱۶	عمر	عمرو
〃	۱۹	افسوس	افسوس صد افسوس
〃	۲۳	[illegible]	[illegible]
۶۰	۱۷	اسبر	اسیر
۶۱	۱۶	توجہ	توجہ لاعلاج ہا
〃	۸	شریفین	شریف سے
〃	۲۱	خلافت وجود	خلافت کے وجود
۶۳	۱۶	میراث کے	میراث لی
〃	۱۸	قبول	تحمل
۶۷	۸	کرنقل	کردہ نقل
۶۸	۱۸	بہہ مذکور	بہہ بہی مذکور
〃	۲۱	کرتصحیح	کہ جو تصحیح
۷۳	۴	احق	حق
۷۸	۲	کاہی	کام ہی
۸۲	۳	حق	اونکا حق
۸۴	۱۱	تکذیب ہی	تکذیب نہین
۸۵	۶	دہم	موہم
〃	۱۴	[illegible]	جیسی تہی مناقب
〃	۱۸	وعیدات سے	وعیدات شنیعہ سی
〃	〃	[illegible]	[illegible]
۸۶	۱۰	جوہری کہ	جوہری کی
۹۲	۱۴	[illegible]	[illegible]
۹۵	۱۶	[illegible]	[illegible]
〃	۲۰	کوتا	کوئی
۹۶	۶	چار جگہ	چند جگہ
〃	۷	[illegible]	دو مقام
〃	〃	[illegible]	[illegible]
〃	۱۳	برچند	ہرچند
۹۷	۱۳	[illegible]	[illegible]
۷۵	۱۶	[illegible]	[illegible]